ٹارزن اور دشمن پری زاد

بچوں کے لئے ٹارزن کی انتہائی دلچسپ کہانی

خاص نمبر

ٹارزن اور دشمن پری زاد

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ذہین ساتھیو۔ السلام علیکم۔

میرا نیا ناول "ٹارزن اور دشمن پری زاد" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول میرے لکھے ہوئے ٹارزن کے تمام سابقہ ناولوں سے قطعی ہٹ کر اور انتہائی دلچسپ پیرائے میں لکھا گیا ہے جو آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی میں کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

پشاور سے حامد گل اور ان کے دیگر ساتھی لکھتے ہیں۔ ہم آپ کے عمرو عیار، ٹارزن، شیخ چلی اور کالے شہزادے سمیت دیگر لکھے ہوئے ناول بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں آپ کے لکھے ہوئے عمران سیریز بھی پسند ہیں۔ ہمارے گھر والے آپ کی عمران سیریز کے ناول پڑھنے سے ہمیں نہیں روکتے کیونکہ یہ ناول بھی صاف ستھرے اور انتہائی دلچسپ ہوتے ہیں۔

محترم حامد گل آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ عمران سیریز کے حوالے سے یہی کہوں گا کہ میں بچوں کے ناول اور عمران سیریز اس پیرائے میں لکھتا ہوں کہ انہیں ہر عمر کے لوگ

آسانی سے پڑھ سکیں۔ میرے ناولوں میں ایسی کوئی بات سرے ہی سے موجود نہیں ہوتی جو باعث شرمندگی ہو یا ناگواریت کے زمرے میں آتی ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ملتان سے کاشف حمید اور ان کے کلاس فیلو لکھتے ہیں۔ ہمیں بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے ایک بار پھر بچوں کے ناول لکھنے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ آپ بچوں کے ناول لکھنے میں ماہر ہیں اس لئے ہمارے لئے جتنا زیادہ ہو سکے لکھیں۔ ہم آپ کے ناول شوق سے پڑھیں گے۔

محترم کاشف حمید۔ میں آپ کا اور آپ کے سب دوستوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے لکھے ہوئے ناول پسند کرتے ہیں۔ آپ سب کی فرمائش پر ہی میں نے بچوں کے ناول لکھنے کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا ہے اور میری کوشش ہو گی کہ اب یہ سلسلہ ترک نہ ہو اور آپ کو ہر ماہ بچوں کے دو ناول پڑھنے کو ضرور ملیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔اب اجازت دیجئے۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

سیاہ سمندر کے سیاہ جزیرے پر سیاہ رنگ کی چٹانوں سے بنا ہوا ایک بھیانک اور خوفناک محل ایک بڑی سی پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا تھا۔ اس محل کے عین اوپر ایک بڑا سا مینار بنا ہوا تھا۔ مینار کے چاروں طرف محرابی کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں۔ اس مینار کے سب سے اوپر والے حصے میں ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی سیاہ رنگ کا پری زاد دونوں ہاتھ کھڑکی کے کنارے پر رکھے کھڑا تھا۔ اس کی نظریں اوپر آسمان پر جمی ہوئی تھیں۔

پری زاد نے سرخ رنگ کا زیر جامہ پہنا ہوا تھا اور اس نے زیر جامے پر سبز رنگ کا کپڑا باندھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھوں پر سنہری رنگ کے پر تھے۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے سر پر بیلوں کی طرح دو بڑے بڑے، لمبے اور

مڑے ہوئے سیاہ رنگ کے سینگ تھے۔ اس پری زاد کی آنکھیں گول اور بڑی بڑی تھیں۔ وہ بے حد ڈراؤنا اور خوفناک دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے دونوں پہلوؤں میں میانیں لٹک رہی تھیں جن سے بھاری اور بڑی تلواروں کے دستے باہر جھانکتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

جزیرے پر ہر طرف سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے جو بار بار گرج رہے تھے۔ ان بادلوں میں جگہ جگہ بجلیاں بھی چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ سیاہ بادل پورے جزیرے پر ایک بڑے دائرے کی شکل میں گھوم رہے تھے۔ مینار کے اوپر بادلوں کا رنگ سفید تھا جو ایک بڑے دائرے جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ سفید دائرے میں بجلیوں کی چمک اور کڑک زیادہ تھی۔ بادلوں کے اس حصے سے بجلی کی لہریں سی لپک کر مینار کی طرف آتی دکھائی دیتی تھیں۔ جس پہاڑی چوٹی پر یہ مینار محل بنا ہوا تھا۔ وہاں سے طویل سیڑھیاں سی نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان سیڑھیوں کا اختتام زمین پر ہوتا تھا جہاں ایک طویل اور ٹیڑھی میڑھی سی سڑک تھی۔ یہ سڑک سانپ کی طرح بل کھاتی دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ سڑک کے دونوں

کناروں پر گہری کھائیاں تھیں۔ سڑک ویران اور خالی تھی۔
مینار کے اندر کھڑا بھیانک شکل والا پری زاد مینار کی کھڑکی
سے اسی سڑک کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غصہ
تھا اور وہ نہایت بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

"آخر کہاں مر گئے ہیں سب کے سب۔ اب تک تو
انہیں واپس آ جانا چاہیے تھا"۔ بھیانک شکل والے پری زاد
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں جنگل کے
بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔ اچانک زور سے بادل گرجے
اور پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے نزدیک ہی بجلی گری ہو
اور گرتے ہی واپس آسمان کی طرف اٹھتی چلی گئی ہو۔
بھیانک شکل والے پری زاد نے سر اٹھایا تو اسے آسمان پر
چھائے ہوئے بادلوں سے ہزاروں چھوٹی چمگادڑیں
نکل کر اس طرف آتی دکھائی دیں۔ چمگادڑیں بڑی بڑی
قطاروں کی شکل میں اڑتی ہوئی اس طرف آتی دکھائی دے
رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر بھیانک شکل والے پری زاد نے
چونک کر سڑک کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے بجلی چمکی اور پوری
سڑک نمایاں ہو گئی لیکن سڑک اسی طرح ویران تھی۔

"کیا مطلب۔ یہ سب اس طرح اڑتے ہوئے کیوں آ

رہے ہیں۔ سیاہ بگھی کہاں ہے جو اس سڑک پر آنے والی
تھی اور جس میں شہزادی عاطفہ نے آنا تھا"۔ بھیانک شکل
والے پری زاد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ آسمان پر نظر
آنے والی چمگادڑیں تیزی سے آگے ہوتی ہوئی بڑی ہوتی جا
رہی تھیں اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ چمگادڑیں صاف دکھائی
دینے لگیں۔ یہ چمگادڑیں نہیں بلکہ اس جیسے بڑے بڑے
پروں والے سیاہ رنگ کے اور گنجے سروں والے پری زاد
تھے جو بڑے بڑے پر پھیلائے چمگادڑوں کی طرح اُڑتے
ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں چمگادڑوں
جیسے پری زاد تیزی سے پھیل گئے اور مینار کے ارد گرد
قطاروں کی شکل میں ہوا میں معلق ہوتے چلے گئے۔ ان تمام
پری زادوں کے ہاتھوں میں لمبے لمبے بانسوں جیسے ڈنڈے
دکھائی دے رہے تھے جن کے آگے مڑی ہوئی برچھیاں لگی
ہوئی تھیں۔

مینار میں کھڑا بھیانک شکل والا پری زاد کھڑکیوں میں
گھوم گھوم کر چاروں طرف جمع ہونے والے ان پری زادوں
کو دیکھنے لگا۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور خوفناک شکل والا
پری زاد ہوا میں تیرتا ہوا آگے آیا اور مینار کی ایک کھڑکی

کے پاس بڑے مؤدبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کر ہوا میں معلق ہو گیا۔

"سیاہ جزیرے کے سیاہ پری زادوں کا سالار ٹوگا، سردار جونگا کو سلام پیش کرتا ہے"۔ آگے آنے والے اور ہوا میں معلق پری زاد نے مینار میں کھڑے بھیانک شکل والے پری زاد سے مخاطب ہو کر نہایت مؤدبانہ لیکن چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ سب کیا ہے سالار ٹوگا۔ تم سب واپس کیوں آ گئے ہو اور پرستان کی سنہری ریاست کی شہزادی پری عاطفہ کہاں ہے"۔ مینار میں کھڑے بھیانک شکل والے سردار جونگا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہمیں افسوس ہے آقا۔ جس ریاست کا خاتمہ کرانے اور جس پری شہزادی کو آپ نے ہمیں لانے کا حکم دیا تھا وہ ریاست پرستان سے غائب ہو گئی ہے۔ لاکھ کوشش کے باوجود ہم اس ریاست کو تلاش نہیں کر سکے اس لئے ہمیں مجبوراً خالی ہاتھ واپس آنا پڑا"۔ سالار ٹوگا نے مؤدبانہ مگر نہایت سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو سردار جونگا بری طرح سے چونک پڑا۔

"پرستان سے سنہری ریاست غائب ہو گئی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو سالار ٹوگا۔ کیا تم ہوش میں ہو"۔ سردار جونگا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں آقا۔ جب ہم پرستان کی سنہری ریاست پر حملہ کرنے کے لئے پہنچے تو وہاں خالی میدان کے سوا کچھ نہیں تھا۔ وہاں کے تمام باسی اور ان کی بنائی ہوئی عمارتیں اور سب کچھ غائب ہو چکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ساری کی ساری سنہری ریاست یکلخت زمین میں سما گئی ہو اور اوپر سوائے چٹیل میدان کے کچھ نہ ہو۔ اس میدان میں ایک جھاڑی تک اگی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی ہے"۔ سالار ٹوگا نے اسی طرح سے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنی بڑی ریاست اور اس ریاست کے باسی اچانک کہاں غائب ہو گئے۔ کیسے"۔ سردار جونگا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"انہیں شاید اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ ہم اس ریاست کو تباہ و برباد کرنے اور انہیں تہس نہس کرنے کے لئے آ رہے ہیں اس لئے انہوں نے ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی ساری ریاست کو ہماری نظروں سے اوجھل کر دیا تاکہ ہم

اس ریاست پر حملہ نہ کر سکیں"۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

"اوہ۔ اس ریاست میں ایسی کون سی طاقت ہے جس نے پوری رعایا کے ساتھ اتنی بڑی ریاست کو غائب کر دیا ہے"۔ سردار جونگا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں آقا۔ ہم نے ہر طرف معلوم کیا لیکن وہاں خالی میدان کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس ریاست میں چونکہ سورج کی روشنی بہت تیز ہوتی ہے اور ہم زیادہ دیر سورج کی روشنی میں نہیں ٹھہر سکتے ہیں اس لئے مجھے مجبوراً اپنی فوج کو لے کر واپس آنا پڑا ہے۔ میں نے وہاں کچھ جاسوس پری زاد چھوڑ دیئے ہیں تا کہ جیسے ہی ریاست دوبارہ ظاہر ہو تو وہ مجھے اطلاع کر سکیں۔ جیسے ہی ہمیں اس ریاست کے ظاہر ہونے کی خبر ملے گی میں اپنی فوج کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤں گا اور اس ساری ریاست کو تہس نہس کر دوں گا اور اس ریاست کی شہزادی کو اٹھا کر یہاں لے آؤں گا اور پھر اسے سیاہ بگھی میں بٹھا کر آپ کے محل میں پہنچا دوں گا"۔ سالار ٹوگا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جس طاقت نے اس ریاست کو اس طرح سے غائب کیا ہے اگر اس نے کبھی اس ریاست کو ظاہر ہی نہ کیا تو"۔

سردار جونگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ ریاست ظاہر ہو گی آقا۔ یہ سب انہوں نے ہم سے بچنے کے لئے وقتی طور پر کیا ہے۔ کوئی بھی ریاست طویل عرصہ تک غائب نہیں رہ سکتی ہے کیونکہ جو ریاست اس طرح سے غائب ہوتی ہے وہ اندھیروں میں چلی جاتی ہے۔ اس ریاست میں نہ دن ہوتا ہے نہ رات۔ ہوا پانی بھی انہیں میسر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ اس تاریکی میں نہ تو کچھ کھا سکتے ہیں اور نہ کچھ پی سکتے ہیں۔ جب تک وہ مخفی رہیں گے انہیں اسی طرح سے بھوکا پیاسا رہنا پڑے گا اور یہ زیادہ عرصہ نہیں ہو گا۔ اس ریاست کے بچے بھوک اور پیاس سے جب بلکنا شروع ہوں گے اور چیخیں چلائیں گے تو جس نے اس ریاست کو غائب کیا ہے اسے اس ریاست کو دوبارہ ظاہر کرنا ہی پڑے گا۔ ایک بار یہ ریاست پرستان میں دوبارہ ظاہر ہو گئی تو میں اسے دوبارہ غائب ہونے کا کوئی موقع نہ دوں گا۔ میں نے جن پری زادوں کو اس خالی میدان میں چھوڑا ہے۔ ان کے پاس سیاہ ہیرے ہیں۔ ریاست ظاہر ہوتے ہی وہ سیاہ ہیرے ہر طرف پھینک دیں گے پھر جس نے اس ریاست کو اپنی جس طاقت سے بھی مخفی

کیا ہے وہ دوبارہ ایسا نہیں کر سکے گا اور اس ریاست کو دوبارہ ہماری نظروں سے نہ چھپا سکے گا۔ اس ریاست کے ظاہر ہونے کی دیر ہے اس کے بعد ہم فوراً وہاں چڑھائی کر دیں گے"۔ سالارٹوگا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ ریاست آخر کب ظاہر ہو گی"۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے کہا۔

"سنہری ریاست جنوں اور پریوں کی ریاست ہے آقا۔ جن زاد اور پریاں روشنی کی طرح اندھیروں میں بھی رہ سکتے ہیں۔ انہیں جلد بھوک پیاس نہیں لگتی۔ ان میں برداشت کی قوت بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے ایک ماہ، دو ماہ یا پھر زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک انہیں کچھ نہیں ہو گا لیکن تین ماہ سے زیادہ وہ ایسی حالت میں نہیں رہ سکتے۔ اس کے بعد انہیں ہر حال میں اپنی بھوک پیاس مٹانے۔ روشنی حاصل کرنے اور پرسکون سانس لینے کے لئے ظاہر ہونا ہی پڑے گا ورنہ ہر لمحہ ان پر عذاب بن کر گزرے گا اور بھوک پیاس سے وہ بلکنا شروع ہو جائیں گے اور روشنی نہ ملنے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جائیں گے ان کے رگوں میں خون کی گردش کم ہو جائے گی اور وہ زرد ہو جائیں گے اور زرد ہوتے ہی

ان پر موت کے سائے پھیل جائیں گے جن سے بچنا ان کے لئے ممکن نہ ہو گا۔ اس لئے آپ کو زیادہ سے زیادہ اب تین ماہ تک کا انتظار تو کرنا ہی پڑے گا"۔ سالارٹوگا نے کہا تو سردار جونگا نے غصے اور بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تین ماہ بہت زیادہ وقت ہے سالارٹوگا۔ کچھ کرو۔ اس ریاست کو کسی بھی طریقے سے ظاہر کرو اور سنہری ریاست کے محل سے شہزادی عاطفہ کو اٹھا لاؤ۔ میں جلد سے جلد اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ کالے دیوتا نے مجھے بہت کم وقت دیا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اگر میں نے تین دنوں کے اندر شہزادی عاطفہ سے شادی نہ کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ فنا ہو جاؤں گا اور میرا وجود ہمیشہ کے لئے مٹ کر رہ جائے گا۔ مجھے ہر صورت میں شہزادی عاطفہ سے شادی کرنی ہے۔ چاہے وہ اس کے لئے راضی ہو یا نہ ہو۔ میرے پاس صرف اور صرف تین ہیں اور تم مجھے تین ماہ صبر کرنے کا مشورہ دے رہے ہو"۔ سردار جونگا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو بتائیں آقا۔ اب میں کیا کرسکتا ہوں۔ اس ریاست کو ظاہر کرنے کی میرے پاس کوئی طاقت نہیں ہے اور نہ ہی

میں غائب ہونے والی ریاست میں جا کر شہزادی کو لا سکتا ہوں"۔ سالار ٹوگا نے بے بسی سے کہا۔

"آخر کوئی تو طریقہ ہو گا اس ریاست کو ظاہر کرنے کا یا غائب ہونے والی ریاست کے محل سے شہزادی عاطفہ کو باہر لانے کا۔ کہاں ہے وہ باخبر بوڑھا پری زاد ماگو۔ وہ ہر مسئلے کا حل جانتا ہے۔ بلاؤ اسے۔ اسے یقیناً اس مسئلے کے حل کا علم ہو گا"۔ سردار جونگا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں یہاں ہوں آقا"۔ اچانک اس کے سامنے ایک بوڑھے اور کمزور سے پری زاد نے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔ اس پری زاد کا جسم سوکھا سڑا سا تھا اور اس کا سارا جسم جھریوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی کمر بھی جھکی ہوئی تھی اور اس کا جسم یوں لرز رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

"تم نے سنا باخبر بوڑھے پری زاد ماگو یہ سالار ٹوگا کیا کہہ رہا ہے"۔ سردار جونگا نے اس کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ میں نے سن لیا ہے"۔ بوڑھے پری زاد ماگو نے کہا۔

"تو بتاؤ۔ اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ سنہری ریاست کس نے غائب کی ہے اور اسے دوبارہ ظاہر کرنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہاں ہم حملہ کریں یا نہ کریں لیکن شہزادی عاطفہ کو وہاں سے نکال کر لایا جا سکے"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"مجھے اس کے بارے میں کچھ خبر نہیں ہے آقا۔ میں نے پراسرار علم کی مدد سے یہ سب کچھ معلوم کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن میری آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ سا تن گیا تھا اور مجھے کچھ دکھائی نہ دیا تھا"۔ بوڑھے ماگو نے افسوس بھرے اور گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جس ہستی نے اس ریاست کو غائب کیا ہے وہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ طاقتور ہے کہ باخبر ماگو پری زاد کی آنکھوں کے سامنے بھی سیاہ پردہ تن گیا ہے"۔ سردار جونگا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"وہ جو کوئی بھی ہے آقا۔ اس کا تعلق ضرور روشنی کی دنیا سے ہے۔ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن روشن دنیا کی روشنی کی طاقتوں سے مقابلہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کیا کیا جائے۔ تم جانتے ہو کہ سیاہ دیوتا کی

بتائی ہوئی کوئی بات غلط ثابت نہیں ہوتی۔ اس کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس صرف تین دن ہیں۔ تین دن بعد میری زندگی ختم ہو جائے گی اور میں خود بخود جل کر راکھ بن جاؤں گا۔ اگر ان تین دنوں کے اندر میں نے پرستان کی سنہری ریاست کی شہزادی عاطفہ سے شادی نہ کی تو سب کچھ ختم ہو جائے گا اور تم سب میرے وجود کا حصہ ہو۔ تم میری طرح شیطانی ذریتیں ہو۔ میں فنا ہوا تو تم میں سے بھی کوئی زندہ نہیں بچ سکے گا۔ میرے فنا ہوتے ہی تمہارے وجود بھی ختم ہو جائیں گے اور تم سب بھی جل کر راکھ بن جاؤ گے"۔ سردار جونگا نے اس بار نہایت پریشان اور خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں آقا۔ سیاہ دیوتا کا یہ پیغام میں ہی آپ کے پاس لایا تھا۔ ہم سب کی زندگیاں آپ سے جڑی ہوئی ہیں۔ جب تک آپ زندہ ہیں ہم بھی زندہ ہیں لیکن آپ کے فنا ہوتے ہی ہم سب بھی فنا ہو جائیں گے اور یہ سارا جزیرہ بھی سمندر برد ہو جائے گا"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"تو کوئی حل بتاؤ۔ اگر سب نے زندہ رہنا ہے تو پھر

ہمیں ہر حال میں سیاہ دیوتا کے حکم کی تعمیل کرنی ہو گی۔ میرے لئے ضروری ہے کہ میں پرستان کی سنہری ریاست کی شہزادی عاطفہ سے شادی کروں اور تم سب کے لئے ضروری ہے کہ تم سب سنہری ریاست کی رعایا کو ہلاک کر کے ان کے خون سے غسل کرو۔ اسی لئے میں نے تم سب کو پرستان کی سنہری ریاست پر حملہ کرنے اور وہاں موجود تمام جنات اور پریوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا تھا‘‘۔ سردار جونگا نے کہا۔

’’اب ہم کیا کر سکتے ہیں آقا۔ اگر سنہری ریاست ہمارے سامنے ہوتی تو اب تک ہم وہاں ہر طرف تباہی پھیلا چکے ہوتے اور ریاست کے باسیوں کے خون کا غسل کر چکے ہوتے مگر افسوس ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ سب وہاں سے غائب ہو گئے‘‘۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

’’اب اس ریاست کو ظاہر کرنے کی ایک ہی صورت ہے آقا‘‘۔ اچانک بوڑھے ماگو نے کہا تو سردار جونگا کے ساتھ سالار ٹوگا بھی چونک پڑا۔

’’کون سی صورت۔ جلدی بتاؤ‘‘۔ سردار جونگا نے بے چین لہجے میں کہا۔

"یہاں سے لاکھوں کوس دور افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک سفید فام آدمی ہے جس کا نام ٹارزن ہے۔ وہ ان جنگلوں کا بادشاہ ہے۔ جنگل کے تمام چرند پرند اس کے تابع ہیں۔ وہ نیک انسان ہے اور وہ اب تک بے شمار ظالموں کو ان کے انجام تک پہنچا چکا ہے۔ اس نے شیرنی کا دودھ پیا ہوا ہے اور اس کے سر پر روشن دنیا کی ایک نیک ہستی کا ہاتھ ہے جو انہی جنگلوں میں رہتی ہے۔ ٹارزن ایک ایسا انسان ہے جس نے ہمیشہ اچھائی کا ساتھ دیا ہے اور برائی کا خاتمہ کیا ہے۔ ایسا انسان پوری دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔ خاص طور پر اس نے شیرنی کا دودھ پیا ہوا ہے اس لئے اس کا خون عام انسانوں سے گہرا اور زیادہ صاف شفاف ہے۔ اس کے دل میں ہمدردی کے ساتھ ساتھ انسانوں اور جانوروں کی بھلائی بھری ہوئی ہے اور وہ صاف دل کا انسان ہے۔ اگر ٹارزن کو یہاں لایا جائے اور آپ اسے ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر خود سنہری ریاست میں ظاہر ہونے والے میدان میں چلے جائیں اور اس دل کو ریاست کے خالی میدان میں کسی جگہ گاڑ دیں تو اسی وقت وہ ریاست دوبارہ ظاہر ہو جائے گی۔ ایک بار ریاست ظاہر ہو

گئی تو آپ کا ہر کام آسان ہو جائے گا۔ تمام سیاہ پری زاد اس ریاست پر حملہ کر کے اس ریاست کے باسیوں کو ہلاک کر کے ان کے خون کا غسل بھی کر لیں گے اور محل سے شہزادی عاطفہ کو بھی نکال کر لایا اور اس سے آپ کی شادی کرائی جا سکتی ہے"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"اوہ۔ سالار ٹوگا کو اس جنگل کے بارے میں تفصیل اور ٹارزن کی پہچان بتاؤ اور سالار تم فوراً چند پری زادوں کو ان جنگلات میں بھیج دو تاکہ وہ ٹارزن کو ہر صورت میں پکڑ کر یہاں لا سکیں"۔ سردار جونگا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ سالار ٹوگا نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور وہ مڑ کر باخبر بوڑھے پری زاد کی طرف دیکھنے لگا اور بوڑھے ماگو اسے ٹارزن کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

"سنو۔ میں نیچے محل میں جا رہا ہوں۔ ٹارزن کو محل میں ہی لے آنا۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کا سر کاٹوں گا اور اس کے سینے سے اس کا دل نکالوں گا اور غائب ہونے والی ریاست کی زمین میں لے جا کر گاڑ دوں گا"۔ سردار جونگا نے کہا تو سالار ٹوگا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سالار ٹوگا نے بوڑھے ماگو کی تمام باتیں سنیں اور پھر اس

نے مڑ کر ہر طرف قطاروں میں موجود خوفناک پری زادوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

''ٹارزن کو لانے کے لئے صرف تین ہی سیاہ پری زادوں کو بھیجنا۔ ان سے کہنا کہ وہ ٹارزن کو ہر صورت میں اٹھا کر یہاں لائیں۔ جو انہیں روکنے کی کوشش کرے یہ اسے فوراً ہلاک کر دیں''۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن تم یہ کیوں کہہ رہے ہو کہ ٹارزن کو لینے کے لئے تین سیاہ پری زاد ہی جائیں''۔ سالار ٹوگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جن تین سیاہ پری زادوں کو تم بھیجو وہ کبھی واپس ہی نہیں آئیں ۔ انہیں اس جنگل میں موجود روشن دنیا کا آدمی روکنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس روشن دنیا کے آدمی میں کتنی طاقت ہے اور وہ ان تین پری زادوں کو کیسے روکتا ہے۔ اس کی طاقت کا اندازہ لگانے کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہیں وہاں کتنے پری زادوں کو بھیجنا ہے۔ ہو سکتا ہے اس جنگل میں ٹارزن کو لانے کے لئے تمہیں وہاں اپنی ساری فوج ہی لے جانی پڑے''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سالار ٹوگا چونک

پڑا۔

''ایک آدم زاد کو لانے کے لئے ساری فوج''۔ سالار ٹوگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ عام آدمی نہیں ہے۔ ٹارزن ہے جنگلوں کا بادشاہ جو ہم سب پر بھاری پڑ سکتا ہے۔ بہرحال تم تین سیاہ پری زادوں کو بھیجو پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سالار ٹوگا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹارزن جھیل کے کنارے پر موجود اونچی چٹان پر بیٹھا دھوپ سینک رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک جھیل میں نہاتا رہا تھا پھر منکو اس کے لئے ناشتہ لے آیا۔ دونوں نے مل کر ناشتہ کیا اور پھر ٹارزن اس چٹان پر بیٹھ گیا۔ منکو اپنے دوست بندروں سے کھیلنے کے لئے جنگل میں چلا گیا تھا۔

ٹارزن چٹان پر بیٹھا جھیل کے صاف ،شفاف اور چمکدار پانی کو دیکھ رہا تھا جس میں رنگ برنگی مچھلیاں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اچانک ٹارزن کو آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے چونک کر مڑ کر دیکھا تو سامنے چٹانوں کو پھلانگتا ہوا ایک وحشی تیزی سے اس کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

”یہ تو کاچار قبیلے کا وحشی تامبا ہے جو آج کل کاچار قبیلے

کے پاس موجود الگ جھونپڑی میں آ کو بابا کی خدمت پر مامور ہے"۔ ٹارزن نے اس وحشی کو دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے دور سے ہی اس وحشی کو پہچان لیا تھا۔ وحشی چٹانوں پر چھلانگیں مارتا ہوا تیزی سے اس طرف آ رہا تھا۔ اس کے گلے میں بڑے سنہری موتیوں کی مالا تھی اور اس نے سر پر تاج جیسی سنہری کپڑے کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ اس کے نچلے حصے پر نیلے رنگ کا زیر جامہ تھا اور اس وحشی کے بال بے حد بڑے بڑے اور اس کے شانوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے نیفے میں ایک خنجر اڑسا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو کسی تلوار جیسا بڑا تھا۔

"سلام بڑے سردار"۔ اس وحشی نے ٹارزن کے قریب آ کر اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے آئے ہو تامبا"۔ ٹارزن نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"آ کو بابا نے بھیجا ہے بڑے سردار اور آ کو بابا نے آپ کے لئے یہ ایک انگوٹھی بھی دی ہے۔ ان کا کہنا ہے یہ انگوٹھی آپ فوراً پہن لیں اور اسے ایک لمحے کے لئے بھی خود سے الگ نہ کریں"۔ تامبا نے کہا اور اس نے دائیں ہاتھ کی انگلی

میں پہنی ہوئی ایک انگوٹھی اتار کر ٹارزن کی طرف بڑھا دی۔ ٹارزن نے اس سے انگوٹھی لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ چاندی کی انگوٹھی تھی جس پر ہلکے زرد رنگ کا ایک نگینہ جڑا ہوا تھا جو دھوپ میں چمک کر سنہری رنگ کا دکھائی دے رہا تھا۔

"مگر آ کو بابا نے یہ انگوٹھی کیوں دی ہے۔ کوئی وجہ بتائی ہے انہوں نے"۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بڑے سردار۔ آ کو بابا نے بتایا ہے کہ جنگلوں میں چند دشمن پری زاد آنے والے ہیں۔ تمہیں ان پری زادوں سے بچنے کے لئے یہ انگوٹھی ہر حال میں پہن کر رکھنی چاہئے"۔ تامبا نے کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔

"دشمن پری زاد۔ کیا مطلب۔ کون دشمن پری زاد"۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

"ان کے بارے میں آ کو بابا نے کوئی تفصیل تو نہیں بتائی ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ دشمن پری زاد ہیں۔ وہ بے حد طاقتور ہیں اور جادو جانتے ہیں۔ وہ تمہارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اس لئے ان کی خوفناک طاقت اور جادو سے بچنے کے لئے تمہیں یہ انگوٹھی پہن کر رکھنی ہو گی۔ آ کو

بابا کے کہنے کے مطابق وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتے ہیں"۔ تامبا نے کہا۔ ٹارزن حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے تامبا کی باتیں سمجھ نہ آ رہی ہوں لیکن چونکہ زرد نگینے والی انگوٹھی آ کو بابا نے بھیجی تھی اور ٹارزن آ کو بابا کی ہر بات مانتا تھا اس لئے اس نے انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی میں پہن لی۔ انگوٹھی اس کی انگلی میں فٹ تھی۔

"اور کیا بتایا ہے آ کو بابا نے"۔ ٹارزن نے انگوٹھی پہن کر تامبا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"انہوں نے مجھے بھی تمہارے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے مجھے یہ خنجر دیا ہے تاکہ اگر دشمن پری زاد تم پر حملہ کرنے کی کوشش کریں تو میں اس خنجر سے ان دشمن پری زادوں سے تمہاری حفاظت کر سکوں"۔ تامبا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے نیفے میں اڑسا ہوا تلوار جیسا بڑا سا خنجر نکال کر ٹارزن کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس خنجر سے میری ان دشمن پری زادوں سے حفاظت کر سکو گے"۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بڑے سردار۔ اس خنجر کو ہاتھ میں لیتے ہی میرے

جسم میں ہاتھیوں اور گینڈوں جیسی طاقت آ جاتی ہے اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے جسم میں خون کی جگہ بجلی کی لہریں دوڑ رہی ہوں"۔ تامبا نے کہا۔

"اچھا۔ دکھاؤ مجھے یہ خنجر"۔ ٹارزن نے کہا تو تامبا نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر خنجر ٹارزن کو دے دیا۔ ٹارزن نے دیکھا وہ ایک عام سا خنجر تھا۔ خنجر ہاتھ میں لینے کے باوجود اسے کوئی احساس نہ ہوا تھا نہ تو اسے اپنے جسم میں طاقت بھرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور نہ ہی کوئی اور احساس بیدار ہوا تھا۔

"مجھے تو اس خنجر میں ایسی کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو رہی ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"لیکن مجھے ہوتی ہے بڑے سردار۔ اس خنجر کو ہاتھ میں لیتے ہی مجھے بے حد طاقت کا احساس ہوتا ہے"۔ تامبا نے کہا۔

"پھر شاید اسی لئے یہ انوکھا خنجر آ کو بابا نے تمہیں دیا ہے۔ لو اسے اپنے پاس رکھ لو"۔ ٹارزن نے کہا تو تامبا نے آگے بڑھ کر بڑے ادب سے اس سے خنجر لے لیا اور اسے اپنے نیفے میں اڑس لیا۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر وہ دشمن پری زاد ہیں کون اور وہ کہاں سے آئیں گے۔ ان کی مجھ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے جو وہ مجھ پر حملہ کریں گے اور ان پری زادوں میں ایسی کیا خصوصیت ہے کہ آ کو بابا نے پہلی بار میری حفاظت کے لئے کسی وحشی کو طاقت کا خنجر دے کر میرے پاس بھیجا ہے جبکہ میں اپنی حفاظت خود کر سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب میں نہیں جانتا بڑے سردار۔ میں تو آ کو بابا کا غلام ہوں۔ وہ جو حکم دیتے ہیں مجھے اس پر عمل کرنا ہوتا ہے اور بس"۔ تامبا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اب تمہیں آ کو بابا نے بھیجا ہے تو میں کیسے منع کر سکتا ہوں۔ رہ لو میرے ساتھ"۔ ٹارزن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چٹان سے اچھل کر نیچے آ گیا۔

"چلو میرے ساتھ"۔ ٹارزن نے کہا اور جنگل کی طرف بڑھ گیا۔ وہ تامبا کے ساتھ آ کو بابا کے پاس جا کر ان سے اصل بات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس نے چٹان پر رکھا ہوا اپنا مخصوص خنجر اٹھا کر اپنے جانگیئے کے نیفے میں اڑس لیا تھا۔

وہ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر کھلے میدانی حصے میں آیا۔ یہاں ہر طرف گھاس ہی گھاس اگی ہوئی تھی۔ سامنے درختوں کی طویل قطاریں تھیں جو دور دور تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اسی لمحے ٹارزن نے ان درختوں سے منکو کو نکل کر دوڑتے ہوئے اس طرف آتے دیکھا۔

منکو ابھی کافی دور تھا کہ یکلخت ایک کے بعد ایک تین زور دار کڑاکے ہوئے اور یہ دیکھ کر ٹارزن چونک پڑا کہ آسمان پر سیاہ رنگ کے تین عجیب وغریب انسانی جسم اور شکل والی مخلوق نمودار ہوئی۔ ان تینوں نے سرخ رنگ کے پاجامے پہنے ہوئے تھے اور انہوں نے پاجاموں پر سبز رنگ کے کپڑے سے باندھ رکھے تھے۔ ان تینوں کے سر گنجے تھے اور یہی نہیں ان کے کاندھوں پر پتلے پتلے مگر بے حد لمبے عجیب وغیریب پر بھی دکھائی دے رہے تھے۔ جن کے کنارے سنہری رنگ کے تھے۔

ان تینوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے بانس نما ڈنڈے تھے جن کے سروں پر مڑی ہوئی فولادی برچھیاں لگی ہوئی تھیں۔ وہ تینوں ایک ساتھ ہوا میں ظاہر ہوئے تھے اور ایک تکون بن کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔

ایسے عجیب و غریب پری زاد اس سے پہلے ٹارزن نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ وہ تینوں ٹارزن کو ہی خوفناک نظروں سے گھور رہے تھے۔

ان پری زادوں کو نمودار ہوتے دیکھ کر تامبا نے فوراً آ کو بابا کا دیا ہوا خنجر نیفے سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور چوکس ہو کر اس مخلوق کی طرف دیکھنے لگا۔ سامنے سے بھاگ کر آنے والا منکو بھی آسمان پر نمودار ہونے والے پری زادوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا تھا اور خوف بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن نے بھی نیفے میں اڑسا ہوا خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''ہوشیار بڑے سردار۔ یہ دشمن پری زاد ہیں جو تم پر حملہ کرنے اور تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں''۔ تامبا نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پری زاد اڑتے ہوئے غطہ لگا کر نیچے آئے اور پھر وہ ایک ایک کر کے ٹارزن کے سامنے زمین پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے منہ کافی لمبے تھے۔ آنکھوں کی جگہ بڑے بڑے سیاہ سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔ شکل و صورت سے وہ کافی بھیانک اور خوفناک دکھائی دے رہے تھے۔

''رک جاؤ۔ خبردار۔ اگر تم آگے بڑھے تو میں تم تینوں کو ہلاک کر دوں گا''۔ تامبا نے ان کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ ان تینوں نے سیاہ سوراخ جیسی آنکھوں سے تامبا کی طرف دیکھا دوسرے لمحے ان کی آنکھوں کے سوراخوں میں سرخ آگ سی چمکی اور ساتھ ہی ان کے منہ سے عجیب اور خوفناک آواز نکلنے لگی۔ ایسی آواز جیسے خونخوار درندے غرا رہے ہوں۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تامبا کو ڈرا رہے ہوں کہ خبردار وہ نہ بولے۔

''رک جاؤ تامبا۔ مجھے ان سے بات کرنے دو''۔ ٹارزن نے تامبا کو روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس عجیب و غریب پری زادوں کی طرف مڑا۔

''کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو''۔ ٹارزن نے ان کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

''ہم سیاہ پری زاد ہیں اور سیاہ دیس سے آئے ہیں''۔ ان میں سے ایک نے آنکھوں میں سرخی چمکاتے ہوئے انتہائی تیز اور چیختی ہوئی انسانی آواز میں کہا۔

''سیاہ پری زاد۔ سیاہ دیس۔ کیا مطلب۔ کس سیاہ دیس کی بات کر رہے ہو تم''۔ ٹارزن نے ان کی انسانی آواز سن

کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے تم بتاؤ۔ کیا تم ٹارزن ہو''۔ اسی سیاہ پری زاد نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ میں ہوں ٹارزن۔ ان جنگلوں کا بادشاہ''۔ ٹارزن نے کہا۔

تو پھر تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہم تمہیں لینے آئے ہیں''۔ اس سیاہ پری زاد نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔ تامبا خنجر ہاتھ میں لئے انتہائی غصیلی نظروں سے ان سیاہ پری زادوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خنجر لے کر ان تینوں پری زادوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دے لیکن ٹارزن نے چونکہ اسے روک دیا تھا اس لئے وہ خاموش کھڑا تھا۔ منکو بھی دور کھڑا خوف بھری نظروں سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔

''تمہیں ہمارے سردار نے بلایا ہے''۔ اس پری زاد نے کہا۔

''سردار۔ کون سردار''۔ ٹارزن نے پوچھا۔

''اس کا نام جونگا ہے''۔ پری زاد نے جواب دیا۔

''جونگا۔ بڑا عجیب سا نام ہے۔ تمہارا کیا نام ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میرا نام ہوگو ہے۔ یہ میرا ساتھی ماتھو ہے۔ اور یہ چامکا''۔ اس نے اپنا نام بتا کر اپنے ساتھ آنے والے پری زادوں کے نام بتاتے ہوئے کہا۔

''تم سب کے نام ہی عجیب ہیں۔ بہرحال تمہارے سردار نے مجھے کیوں بلایا ہے اور تمہارا سیاہ دیس کہاں پر ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہمارا سیاہ دیس سیاہ سمندر کے سیاہ جزیرے پر ہے اور سردار نے تمہیں کیوں بلایا ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں معلوم۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم یہاں آ کر تمہیں اپنے ساتھ اس کے پاس لے آئیں''۔ ہوگو نامی پری زاد نے کہا۔

''تو پھر سنو۔ میں ان جنگلوں کا سردار ہوں۔ میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا۔ اگر تمہارے سردار کو مجھ سے کوئی کام ہے تو اس سے کہو کہ وہ خود مجھے یہاں آ کر ملے۔ میں اس کا غلام نہیں ہوں کہ وہ مجھے بلائے اور میں

تمہارے ساتھ چلا جاؤں"۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

"ہمارے سردار کا حکم ہے اور ہم اپنے سردار کا حکم ہر صورت میں پورا کریں گے۔ اگر تم ہمارے ساتھ جانے سے انکار کرو گے تو ہم تمہیں زبردستی یہاں سے لے جائیں گے"۔ ہوگو کے ساتھی ماتھو نے غرا کر کہا۔

"کیا کہا۔ تم مجھے اپنے ساتھ زبردستی لے جاؤ گے"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں"۔ اس بار تیسرے پری زاد چامکا نے کہا۔

"بڑے سردار کو تم ہاتھ لگا کر دکھاؤ میں تمہارے ٹکڑے اُڑا دوں گا"۔ تامبا نے جو اب تک چپ تھا، یکلخت گرجتے ہوئے کہا تو وہ تینوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ٹھیک ہے۔ تو پہلے ہم تمہیں ہی ہلاک کریں گے۔ ہمیں انسانی گوشت کھانے اور خون پینے کا بے حد شوق ہے۔ اب ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہارا خون پیئیں گے پھر تمہارا گوشت کھائیں گے اور پھر ہم تمہارے بڑے سردار ٹارزن کو اپنے ساتھ لے جائیں گے"۔ چامکا نے غراتے ہوئے کہا اور بانس جیسا ڈنڈا جس پر مڑی ہوئی برچھی لگی ہوئی تھی لے کر تیزی سے تامبا کی جانب بڑھا۔ اس کے

آگے بڑھتے ہی دوسرا پری زاد جس کا نام ماتھو تھا وہ بھی تامبا کی طرف بڑھ گیا۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ رک جائیں ورنہ ان کے لئے اچھا نہیں ہو گا''۔ ان دونوں کو تامبا کی طرف بڑھتے دیکھ کر ٹارزن نے ہوگو کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

''میں انہیں نہیں روکوں گا۔ مجھے بھی بھوک پیاس لگی ہے۔ میں بھی تمہارے ساتھی کا خون پینا اور گوشت کھانا چاہتا ہوں''۔ ہوگو نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ تامبا ان دونوں پری زادوں کو اپنے سامنے آتے دیکھ کر ہوشیار ہو گیا اس نے خنجر مضبوطی سے پکڑ لیا اور ان دونوں کی جانب غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔ اسی لمحے ماتھو اور چامکا نے مڑی ہوئی برچھیوں والے ڈنڈے سیدھے کئے اور پھر انہوں نے یکلخت ایک ساتھ حلق کے بل زور سے چیخیں ماریں اور اچھل کر تامبا پر حملہ آور ہو گئے۔ جیسے ہی ان دونوں نے تامبا پر حملہ کیا دوسری طرف کھڑے ٹارزن نے بھی یکلخت اچھل کر ہوگو پر حملہ کر دیا۔

سیاہ جزیرے کے شاہی محل میں سردار جونگا سیاہ رنگ کے بڑے سے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے سیاہ پری زادوں کا سالار ٹوگا سر جھکائے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔ جو ابھی چند لمحے قبل سردار جونگا کے کہنے پر یہاں آیا تھا۔

''کہاں ہے وہ باخبر بوڑھا پری زاد ماگو۔ میں نے اسے بھی آنے کا کہا تھا''۔ سردار جونگا نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ آ رہا ہے آقا''۔ سالار ٹوگا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور بوڑھا ماگو اندر داخل ہوا۔

''میں آقا کی خدمت میں حاضر ہوں''۔ بوڑھے ماگو

نے دروازے پر رک کر سردار جونگا کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اندر آؤ''۔ سردار جونگا کے غرا کر کہا تو بوڑھا ماگو سر جھکا کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات تھے۔

''سالار ٹوگا کہہ رہا ہے کہ اس نے تمہاری کہنے پر افریقہ کے جنگلوں میں ٹارزن کو لینے کے لئے صرف تین سیاہ پری زادوں کو بھیجا ہے۔ وہ کب سے گئے ہوئے ہیں لیکن اب تک لوٹ کر نہیں آئے ہیں۔ کیوں''۔ سردار جونگا نے بوڑھے ماگو کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں ابھی معلوم کرتا ہوں آقا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر تک اس کے چہرے کے زاویئے بدلتے رہے پھر اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

''کیا ہوا''۔ سردار جونگا جو اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا، نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا کیونکہ بوڑھے ماگو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ پریشانی

کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''ٹارزن اور اس کے ساتھی نے ان تینوں کو فنا کر دیا ہے آقا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سردار جونگا اور سالار ٹوگا بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ایک آدم زاد نے ہمارے تین طاقتور سیاہ پری زادوں کو فنا کر دیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''۔ سالار ٹوگا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ٹارزن کے ساتھ ایک وحشی تھا جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کا نام تامبا ہے۔ اس تامبا کے پاس ایک کراماتی خنجر ہے۔ اس نے کراماتی خنجر کے ساتھ دو سیاہ پری زادوں پر حملہ کیا تھا اور جیسے ہی اس نے خنجروں سے ان سیاہ پری زادوں پر وار کیے وہ دونوں اسی وقت جل کر بھسم ہو گئے۔ تیسرے سیاہ پری زاد پر ٹارزن نے حملہ کیا تھا۔ ٹارزن نے پوری قوت کے ساتھ اس پر حملہ کیا تھا اور اس پری زاد کا سر درخت پر مار کر اسے فنا کر دیا تھا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سردار جونگا اور سالار ٹوگا حیرت سے اس کی شکل دیکھتے رہ گئے جیسے انہیں اس کی باتوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''حیرت ہے۔ سیاہ پری زادوں پر سوائے ان کے ہتھیاروں کے دوسرا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا ہے۔ انہیں کسی طریقے سے زخمی بھی نہیں کیا جا سکتا ہے البتہ ان کے سر کسی چٹان، زمین یا درخت پر مار کر انہیں فنا کیا جا سکتا ہے اور تم نے بتایا ہے کہ ایک سیاہ پری زاد کو ٹارزن نے سر درخت پر مار کر فنا کیا ہے۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن دوسرا وحشی جس کے پاس خنجر تھا۔ اس خنجر سے دو سیاہ پری زاد کیسے فنا ہو گئے۔ کیا وہ خنجر ہمارے ہتھیار ہوکو سے زیادہ طاقتور ہے''۔ سردار جونگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ اس خنجر پر جنگل میں رہنے والے روشنی کی دنیا کے بوڑھے آدمی نے کچھ پڑھ کر پھونک رکھا ہے۔ خنجر کراماتی ہے اس لئے وہ خنجر ہمارے ہتھیاروں ہوکوؤں سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اور اگر یہ خنجر کسی سیاہ پری زاد کو چھو بھی جائے تو پری زاد ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سردار جونگا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ اب کیا ہو گا۔ سالار ٹوگا بتا رہا تھا کہ تم نے ٹارزن کو لینے کے لئے جنگل میں صرف

تین سیاہ پری زادوں کو ہی بھیجنے کا کہا تھا تاکہ تم اس بوڑھے اور ٹارزن کی طاقت کا اندازہ لگا سکو"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"ہاں آقا۔ اب میں نے ان کی طاقت دیکھ لی ہے۔ ٹارزن میں تو پہلے ہی دیوتاؤں جیسی طاقت بھری ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ جو وحشی تامبا ہے اس کی طاقت اس خنجر کی وجہ سے ہے اور تیسری سب سے بڑی طاقت وہ بوڑھا ہے جس کا نام آکو بابا ہے۔ ٹارزن اور تامبا سے زیادہ طاقتوں کا مالک وہ بوڑھا آکو بابا ہے۔ اس کے پاس روشن دنیا کی طاقت ہے اسی لئے وہاں جو بھی سیاہ پری زاد جائے گا وہ کسی صورت میں کامیاب ہو کر واپس نہ آ سکے گا"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ان تین افراد کی موجودگی میں ہماری لاکھوں کی فوج بھی بے بس ہے"۔ سردار جونگا نے اس کی بات سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ٹارزن کو اس جنگل سے لانا مشکل نہیں ناممکن ہے"۔ بوڑھے ماگو نے سر جھکا کر کہا تو سردار جونگا کا چہرہ غصے سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا اور اس کی آنکھوں سے آگ برسنے لگی۔

''اپنی بکواس بند کرو بوڑھے پری زاد۔ تم میری اور میرے سیاہ پری زادوں کی طاقتوں کی توہین کر رہے ہو۔ ہمارے مقابلے میں جنات اور دیو بھی نہیں ٹھہر سکتے اور تم کہہ رہے ہو کہ ہماری اتنی بڑی فوج ان تین آدم زادوں کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی''۔ سردار جونگا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یہی سچ ہے آقا''۔ بوڑھے ماگو نے بڑے دھیمے لہجے میں کہا۔

''تم نے پھر بکواس کی''۔ سردار جونگا نے غرا کر کہا۔

''آقا۔ روشنی کی طاقتوں کے سامنے ہماری طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں یہ آپ جانتے ہیں۔ ہم شیطان کی پیدا کردہ ذریتیں ہیں اور شیطانی ذریات روشنی کی دنیا کی طاقتوں سے مقابلہ نہیں کر سکتی''۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

''وہ آدم زاد ہیں جو روشنی کی دنیا کے نمائندے ہو سکتے ہیں روشنی کی دنیا کی طاقتیں نہیں۔ ہم روشنی کی دنیا کی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن آدم زادوں کی ہمارے سامنے کوئی حیثیت نہیں۔ بتاؤ انہیں کیسے زیر کیا جا سکتا ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہیں خود فنا کر دوں گا ابھی اور اسی

وقت''۔ سردار جونگا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں پتہ لگاتا ہوں آقا''۔ بوڑھے ماگو نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس نے ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

''کچھ پتہ چلا''۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر سردار جونگا نے پوچھا۔

''ہاں آقا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

''کیا پتہ چلا ہے بتاؤ۔ کیسے ان تین آدم زادوں کو زیر کیا جا سکتا ہے۔ جلدی بتاؤ''۔ سردار جونگا نے تیز لہجے میں کہا۔

''انہیں ڈرا کر''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

''ڈرا کر۔ کیا مطلب''۔ سردار جونگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوڑھا ماگو بتانے لگا کہ آکو بابا، ٹارزن اور تامبا کو کیسے ڈرایا جا سکتا ہے۔ وہ ایک انتہائی خوفناک اور لرزا دینے والی تجویز دے رہا تھا جسے سن کر نہ صرف سردار

جونگا بلکہ سالار ٹوگا کی آنکھوں میں بھی عجیب سی سفاکانہ اور بے رحمانہ چمک ابھر آئی۔

''کیا ایسا کرنے سے وہ واقعی ڈر جائیں گے''۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

''ہاں۔ بالکل۔ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ ان کی پرواہ ہے۔ وہ اپنی جان بچانے کے لئے کسی بھی طور پر تمہیں یہ سب نہیں کرنے دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ اگر ایسا ہو گیا تو ٹارزن از خود اپنے سینے سے اپنا دل نکال کر تمہارے قدموں میں رکھ دے گا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر یہ سارا تماشہ دیکھنے کے لئے میں بھی جاؤں گا۔ سالار ٹوگا اپنی فوج کو تیار کرو۔ ہم آج ہی بلکہ ابھی افریقہ کے جنگلوں میں جائیں گے اور ویسا ہی کریں گے جیسا بوڑھے ماگو نے کہا ہے''۔ سردار جونگا نے کہا تو سالار ٹوگا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دونوں سیاہ پری زادوں نے بانسوں جیسے ڈنڈوں پر لگی ہوئی برچھیوں سے تامبا پر حملہ کیا تھا لیکن تامبا بے حد تیز اور پھرتیلا ثابت ہوا۔ جیسے ہی ان دونوں نے برچھیاں گھما کر تامبا کو مارنے کی کوشش کی تامبا تیزی سے نیچے جھک گیا چونکہ نیچے نرم اور دبیز گھاس پھیلی ہوئی تھی اس لئے وہ یکلخت گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا اور گھٹنوں کے بل ہی وہ آگے کی طرف گھسٹتا چلا گیا۔ جیسے ہی سیاہ پری زادوں کی برچھیوں والے ڈنڈے گھومتے ہوئے اس کے نزدیک آئے اس نے فوراً اپنا جسم کسی کمان کی طرح پیچھے کی طرف موڑ لیا۔ دونوں سیاہ پری زادوں کے ڈنڈوں پر لگی ہوئی برچھیاں عین اس کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ چونکہ برچھیاں تامبا کو نہیں لگی تھیں اس لئے دونوں سیاہ پری زاد

اپنے ہی زور پر گھوم کر رہ گئے۔ تامبا رکا اور پھر اس نے پوری قوت سے دائیں طرف موجود سیاہ پری زاد پر چھلانگ لگا دی۔ سیاہ پری زاد ابھی گھوم کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ تامبا پوری قوت سے اس سے ٹکرایا۔ اس نے سر کی ٹکر اس سیاہ پری زاد کے پہلو میں ماری تھی۔ سیاہ پری زاد کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے اس کا ٹیڑھی برچھی والا ڈنڈا نکل کر دور جا گرا۔ اس نے اٹھ کر تیزی سے اپنے برچھی والے ڈنڈے کی طرف بڑھنا چاہا لیکن اسی لمحے تامبا نے الٹی قلابازی کھائی اور یکلخت سیاہ پری زاد کی ٹانگ پکڑ کر اسے پوری قوت سے اپنی طرف گھسیٹ لیا۔ سیاہ پری زاد نے اپنا جسم گھمایا اور اسے دوسری ٹانگ مارنی چاہی لیکن اسی لمحے تامبا اچھل کر اس پر آیا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے پری زاد کے سینے میں مار دیا۔ یہ تامبا کی قوت تھی یا پھر خنجر کا کمال کہ خنجر اس پری زاد کے سینے میں یوں گھستا چلا گیا جیسے اس کا جسم موم کا بنا ہوا ہو۔

سیاہ پری زاد کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے دونوں ہاتھ تامبا کے سینے پر رکھ کر اسے پوری قوت سے پیچھے کی

طرف دھکا دے دیا۔ تامبا اچھل کر دائیں طرف زمین پر گرا۔ خنجر اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ وہ جس طرح سے سیاہ پری زاد کے سینے میں آسانی سے گھس گیا تھا اسی آسانی سے اس کے سینے سے باہر بھی نکل آیا تھا۔

دوسری طرف گرتے ہی تامبا بھڑک کر سیدھا ہوا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک بار پھر اسی سیاہ پری زاد پر چھلانگ لگا کر خنجر سے اس پر وار کرنا چاہا لیکن یہ دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا کہ سیاہ پری زاد زمین پر گرا بری طرح سے تڑپ رہا تھا اس کا سیاہ جسم تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ دوسرے لمحے بھک کی تیز آواز ابھری اور سیاہ پری زاد یکلخت جل کر بھسم ہو گیا اور پھر اس کا جسم راکھ میں تبدیل ہو کر ہوا میں اڑ گیا۔ ابھی تامبا حیرت سے اس سیاہ پری زاد کو جل کر راکھ بنتے دیکھ ہی رہا تھا کہ دوسرے سیاہ پری زاد نے یکلخت چیختے ہوئے ایک بار پھر اس پر حملہ کر دیا۔ اس کے چیخنے کی آواز سنتے ہی تامبا فوراً نیچے جھک گیا اور اس کا یہ جھکنا ہی اس کی زندگی کی ضمانت بن گیا کیونکہ سیاہ پری زاد نے پھر سے اس پر برچھی والے ڈنڈے سے حملہ کیا تھا۔ اگر تامبا نیچے نہ جھک جاتا تو ڈنڈے کی برچھی اس کی

گردن پر پڑتی اور اس کا سر کٹ کر دور جا گرتا۔ نیچے جھکتے ہی تامبا پلٹا اور اس نے خنجر سنبھالے پوری قوت سے دوسرے سیاہ پری زاد پر حملہ کر دیا۔ اس نے چھلانگ لگاتے ہی آکو بابا کا دیا ہوا خنجر پوری قوت سے دوسرے سیاہ پری زاد کی گردن پر مارا تھا۔ دوسرے سیاہ پری زاد کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا رنگ سرخ ہوا اور پھر وہ بھی یکلخت جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔

ادھر ٹارزن بھی پوری قوت سے تیسرے سیاہ پری زاد پر حملہ کر رہا تھا۔ تیسرا سیاہ پری زاد برچھی والے ڈنڈے سے ٹارزن پر مسلسل وار کر رہا تھا۔ وہ غصے سے بھرا ہوا تھا۔ ٹارزن نہ صرف ادھر ادھر چھلانگیں لگا کر سیاہ پری زاد کے حملوں سے خود کو بچا رہا تھا بلکہ وہ موقع ملتے ہی سیاہ پری زاد پر لاتوں اور مکوں کی بارش کر دیتا اور سیاہ پری زاد طاقتور ہونے کے باوجود ٹارزن کی طاقت کے سامنے بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ وہ برچھی والے ڈنڈے سے ٹارزن کو برچھی مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دینا چاہتا تھا لیکن ٹارزن اسے ایسا کوئی موقع نہ دے رہا تھا۔ وہ نہ صرف خود

کو سیاہ پری زاد کے حملوں سے بچا رہا تھا بلکہ اس پر تابڑ توڑ
مکے اور ٹانگیں برسا رہا تھا جس کی وجہ سے سیاہ پری زاد کو
سنبھلنے کا کوئی موقع نہ مل رہا تھا۔

سیاہ پری زاد غصے سے پاگل ہو رہا تھا اور اس نے پاگل
پن میں اپنے حملوں کی شدت میں اضافہ کر دیا تھا۔ وہ اچھل
اچھل کر اور ہوا میں اُڑ اُڑ کر ٹارزن پر وار کرنے کی کوشش
کر رہا تھا۔ ایک بار وہ شائیں کی آواز کے ساتھ اُڑتا ہوا
آیا اور اس نے پوری قوت سے دونوں ٹانگیں جوڑ کر ٹارزن
کے سینے پر مارنے کی کوشش کی لیکن ٹارزن تیار تھا۔ جیسے ہی
سیاہ پری زاد اس کے قریب آیا۔ ٹارزن فوراً نیچے جھک گیا۔
سیاہ پری زاد تیزی سے اُڑتا ہوا اس کے اوپر سے گزرنے
ہی لگا تھا کہ ٹارزن تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے بجلی کی
سی تیزی سے گھوم کر اپنے اوپر سے گزرتے ہوئے سیاہ پری
زاد کی ٹانگیں پکڑ لیں۔ سیاہ پری زاد کو ایک زور دار جھٹکا لگا
اور وہ نیچے کی طرف آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ نیچے گر پڑتا
اس نے پر مارتے ہوئے خود کو ٹارزن سمیت اُڑانے کی
کوشش کی لیکن اب بھلا ٹارزن اسے ایسا موقع کیسے دے
سکتا تھا۔ ٹارزن کے پیر مضبوطی سے زمین پر جمے ہوئے

تھے۔ دوسرے لمحے ٹارزن ایڑیوں کے بل گھوما اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا سیاہ پری زاد بھی ہوا میں اٹھ کر تیزی سے گھومتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ٹارزن نے سیاہ پری زاد کا سر پوری قوت سے ایک درخت کے تنے پر مار دیا۔ زور دار دھماکا ہوا اور نہ صرف سیاہ پری زاد کے سر کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے بلکہ درخت کے تنے پر بھی سیاہ پری زاد کے سر کے ٹکرانے کا دباؤ آ گیا اور درخت بری طرح سے جھنجھنا کر رہ گیا اور اس کے پتے ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرتے چلے گئے۔

سیاہ پری زاد کا چونکہ سر غائب ہو چکا تھا اس لئے اس کا بے سر کا دھڑ ٹارزن کے ہاتھوں میں بری طرح سے پھڑکنے لگا۔ اس کے سر سے خون کی بجائے سیاہ رنگ کا دھواں نکل رہا تھا۔ ٹارزن نے ایک جھٹکے سے اسے دور اچھال دیا۔ سیاہ پری زاد دور گھاس پر گرا اور اسی لمحے اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ دوسرے سیاہ پری زادوں کی طرح سرخ ہو کر راکھ بن کر بھسم ہونے کی بجائے جلنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر کوئلہ بن گیا۔ اس کے جسم کے جلنے کی تیز سرانڈ تیزی سے ہر طرف پھیلتی چلی

گئی۔

''بہت خوب بڑے سردار۔ میں نے آکو بابا کے کراماتی خنجر سے ان دونوں سیاہ پری زادوں کو فنا کیا تھا لیکن تم نے اپنے ہاتھوں کی طاقت سے اس کا خاتمہ کیا ہے۔ تم واقعی بے حد دلیر اور طاقتور ہو''۔ تامبا نے ٹارزن کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے بھی بہادری سے ایک ساتھ دو دشمن پری زادوں کا مقابلہ کیا اور انہیں ان کے انجام تک پہنچایا''۔ ٹارزن نے اس کی بھی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''میری ساری طاقت تو اس کراماتی خنجر کی بدولت ہے بڑے سردار''۔ تامبا نے مسکرا کر کہا۔

''ویسے تھا یہ بے حد طاقتور۔ بڑی مشکلوں سے میں نے اسے ہلاک کیا ہے یہ جس انداز میں مجھ پر حملہ کر رہا تھا مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ مجھے ہلاک کر کے ہی چھوڑے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔ دور کھڑے منکو نے ٹارزن اور تامبا کو ان سیاہ پری زادوں کو فنا کرتے دیکھ لیا تھا۔ اب وہاں ان تینوں کی بکھری ہوئی راکھ کے سوا کچھ نہ تھا اس لئے وہ بے فکر ہو کر دوڑتا ہوا ٹارزن کے پاس آ گیا۔

''یہ اُڑنے والی خوفناک مخلوق کون تھی سردار اور انہوں نے تم پر حملہ کیوں کیا تھا اور یہ تامبا۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے''۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ اُڑنے والی مخلوق سیاہ پری زاد تھے۔ جو میرے دشمن بن کر سامنے آئے تھے۔ یہ مجھے اپنے ساتھ کسی سیاہ جزیرے کے سیاہ محل میں لے جانا چاہتے تھے۔ میں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا تو انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا اور پھر میں نے اور تامبا نے مل کر انہیں فنا کر دیا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''لیکن یہ تمہیں سیاہ جزیرے کے سیاہ محل میں کیوں لے جانا چاہتے تھے''۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔ ان کے بارے میں مجھے تامبا نے ہی بتایا تھا کہ یہ دشمن پری زاد ہیں اور کبھی بھی مجھے یہاں نقصان پہنچانے کے لئے آ سکتے ہیں اور ایسا ہی ہوا تھا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''بڑے ہی بھیانک اور خوفناک شکلوں والے بھوت تھے جنہیں دیکھ کر میں تو ڈر ہی گیا تھا''۔ منکو نے کہا۔

''تم سے زیادہ بھیانک نہیں تھے۔ اگر تم ان کے سامنے

آ جاتے تو یہ الٹا تمہیں دیکھ کر ڈر جاتے اور دم دبا کر بھاگ جاتے"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو تامبا بے اختیار ہنس پڑا۔ اسے ہنستا دیکھ کر منکو اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"تم کیوں دانت نکال رہے ہو تامبا۔ تم کون سا کسی بھوت سے کم ہو۔ اپنی شکل دیکھو اور اپنے سر کے بال جو جھاڑ جھنکار کی طرح بڑھے ہوئے ہیں"۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔ اس کی بات سن کر ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔ تامبا چونکہ جانوروں کی زبان نہ سمجھتا تھا اس لئے وہ ٹارزن کو ہنستا دیکھ کر چونک پڑا۔

"اس منکو نے میرے بارے میں تم سے کچھ کہا ہے بڑے سردار۔ جو تم میرے طرف دیکھ کر ہنس رہے ہو"۔ تامبا نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تمہیں بھوت کہہ رہا ہے"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو تامبا غصے سے منکو کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں تمہیں بھوت لگتا ہوں۔ اپنی شکل دیکھو بندر کی اولاد ہی لگتے ہو"۔ تامبا نے منہ بنا کر کہا تو اس کی بات سن کر ٹارزن کے ساتھ منکو بھی ہنس پڑا۔ انہیں ہنستا دیکھ کر

تامبا چونک پڑا اور پھر جیسے ہی اسے سمجھ آیا کہ اس نے بندر کو بندر کہا ہے تو وہ بھی کھسیانے انداز میں ہنسنے لگا۔ ظاہر ہے منکو بندر تھا تو بندر جیسا ہی نظر آتا تھا۔

''چلو۔ اب آکو بابا کے پاس چلتے ہیں تاکہ ان سے پوچھا جاسکے کہ آخر یہ دشمن پری زاد تھے کون اور یہ مجھے سیاہ جزیرے کے سیاہ محل میں کیوں لے جانا چاہتے تھے''۔ ٹارزن نے کہا تو تامبا اور منکو نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں کاچار قبیلے کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب آکو بابا کی جھونپڑی کے سامنے موجود تھے۔ آکو بابا جھونپڑی کے باہر ایک چٹان پر بیٹھے عبادت کرنے میں مصروف تھے۔ ٹارزن، منکو اور تامبا چٹان کے پاس جا کر خاموش کھڑے ہو گئے۔ آکو بابا نے اپنی عبادت ختم کی اور پھر ان کی طرف دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیئے۔ انہوں نے آکو بابا کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو انہوں نے مسکرا کر ان کے سلام کا جواب دیا۔

''تو تم پر آخر ان دشمن پری زادوں نے حملہ کر ہی دیا''۔ آکو بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں آکو بابا۔ لیکن وہ کون تھے اور مجھے کہاں لے جانا چاہتے تھے اور کس لئے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"بتاتا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گئے انہوں نے آنکھیں بند کیں اور پھر وہ کچھ دیر اسی طرح سے آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے۔ کچھ دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں تو ان کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے اور ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تو اب وہ سب یہاں ہمیں ڈرانے کے لئے آ رہے ہیں"۔ آکو بابا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈرانے کے لئے"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ انہیں ہماری طاقت کا اندازہ ہو گیا ہے اس لئے وہ اس بار جنتھوں کی شکل میں لاکھوں کی تعداد میں یہاں پہنچنے والے ہیں تاکہ ہمیں ڈرا سکیں"۔ آکو بابا نے کہا۔

"لاکھوں کی تعداد میں۔ وہ سیاہ پری زاد اب یہاں لاکھوں کی تعداد میں آئیں گے"۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔ تو منکو اور تامبا کے چہرے پر خوف لہرانے لگا۔

"ہاں۔ بہرحال انہیں آنے میں ابھی وقت لگے گا۔ میں تمہیں اصل بات بتاتا ہوں۔ سیاہ پری زادوں کی اپنی ایک

الگ دنیا ہے اور یہ شیطان کی ذریات ہیں۔ تم انہیں
شیطان کی اولاد سمجھو جو دیکھنے میں تو انسانی قد کاٹھ کے ہیں
لیکن وہ کیسے ہیں یہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ ہی لیا
ہے۔ اس لئے انہیں شیطان پری زاد کہا جا سکتا ہے۔ یہ
شیطان پری زاد یہاں سے لاکھوں کوس دور سیاہ پانی کے
سمندر کے ایک سیاہ جزیرے میں رہتے ہیں۔ وہ ایک چھوٹا
مگر دنیا کا خوفناک جزیرہ ہے جہاں آج تک کوئی انسان
نہیں پہنچ سکا ہے۔ تمام شیطان پری زاد اس جزیرے تک
ہی محدود ہیں۔ ان کا کام جناتی دنیا کے نیک جنوں کو ستانا
اور انہیں نقصان پہنچانے تک محدود تھا۔ انسانی دنیا کی طرف
ان کی کوئی توجہ نہ تھی۔ شیطان پری زادوں کا ایک سردار ہے
جس کا نام سردار جونگا ہے۔ تمام شیطان پری زاد اس کے
حکم کے تابع ہیں اور اسی کے حکم سے جناتی دنیا میں جا کر
شیطان کاریاں کرتے ہیں۔ ان شیطان پری زادوں کا وجود
سینکڑوں سالوں سے ہے لیکن اب اچانک ان پر ایک افتاد
ٹوٹ پڑی ہے۔ شیطان پری زادوں کے آقا سردار جونگا کی
زندگی ایک ہزار سال کی تھی اور یہ مدت اب پوری ہونے
والی ہے۔ ایک ہزار سال پورے ہوتے ہی ان شیطانی

ذریات کے وجود خود بخود فنا ہو جاتے ہیں۔ چونکہ سردار جونگا کے ساتھ اس سیاہ پری زادوں کی پوری فوج ایک ساتھ وجود میں لائی گئی تھی اس لئے جیسے ہی سردار جونگا فنا ہو گا اس کے ساتھ ہی اس کے سارے شیطان پری زاد بھی فنا ہو جائیں گے اور سیاہ جزیرے پر موجود تمام شیطان پری زاد ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے۔ اس بات سے سردار جونگا کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ اس نے اپنے دیوتا سے بات کی اور اپنی زندگی بڑھانے کی درخواست کی تھی۔ شیطان دیوتا جو شیطان کا پجاری ہے اس نے سردار جونگا سے کہا ہے کہ اگر وہ مزید ایک ہزار سال کی زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو پھر اسے پرستان کی خوبصورت پری زاد شہزادی سے شادی کرنی ہو گی۔ ایسی پری شہزادی جو خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی نیک اور معصوم ہو۔ شیطان کے پجاری نے سردار جونگا کو بتایا کہ وہ خوبصورت اور نیک پری پرستان کی ایک سنہری ریاست میں موجود ہے۔ وہ اسے وہاں سے نکال کر لے آئے اور اگر اس سے زبردستی شادی کر کے اپنے پاس رکھ لے گا تب بھی اس کی اور اس کے تمام شیطان پری زادوں کی زندگیاں مزید ایک

ہزار سال بڑھ جائیں گی۔ اس کے علاوہ شیطان کے پجاری نے سردار جونگا سے یہ بھی کہا کہ پرستان کی سنہری ریاست کے جنات اور پریاں نیک اور انتہائی معصوم ہیں۔ سردار جونگا کو شہزادی عاطفہ پری سے شادی کرنی پڑے گی لیکن اس کے ساتھ جتنے بھی شیطان پری زاد ہیں ان سب کو سنہری ریاست کی رعایا کو ہلاک کرنا پڑے گا اور ان کے خون سے غسل کرنا پڑے گا۔ شیطان کے پجاری کی بات سن کر سردار جونگا خوش ہو گیا۔ اس نے فوراً اپنے سالار کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ پرستان جائے اور پرستان کی سنہری ریاست پر شیطان پری زادوں کی فوج کے ساتھ حملہ کر دے اور وہاں موجود تمام جنات اور پریوں کو ہلاک کر دے اور سب ان جنات اور پریوں کے خون کا غسل کر کے آئیں اس کے ساتھ ساتھ وہ سنہری ریاست کے محل میں گھس کر وہاں موجود شہزادی عاطفہ پری کو بھی اٹھا کر لے آئیں۔ جب وہ سب سنہری ریاست کے جنات اور پریوں کے خون کا غسل کر لیں گے اور سردار جونگا کی شادی عاطفہ پری سے ہو جائے گی تو اس کے ساتھ ساتھ ان سب کی زندگیاں بھی ایک ہزار سال بڑھ جائیں گی۔ یہ سن کر سالار اور شیطان

پری زاد بے حد خوش ہوئے اور سالار شیطان پری زادوں کی فوج لے کر پرستان کی سنہری ریاست کو تباہ و برباد کرنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ ادھر سنہری ریاست کے بادشاہ جن کو ایک نیک اور بزرگ جن نے آ کر سردار جونگا اور شیطان پری زادوں کی حقیقت سے آگاہ کر دیا تو بادشاہ جن نے ان شیطان پری زادوں سے مقابلہ کرنے کی ٹھان لی لیکن بزرگ جن نے اسے بتایا کہ وہ اور اس کی ریاست کی فوج کسی بھی صورت میں شیطان پری زادوں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ شیطان پری زاد وہاں پہنچ کر سب کچھ تہس نہس کر دیں گے۔ چنانچہ بادشاہ جن نے نیک بزرگ جن سے مشورہ مانگا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے تو نیک بزرگ جن نے اسے بتایا کہ شیطان پری زادوں سے بچنے کے لئے اب ان کے پاس ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ سنہری ریاست کو مکمل طور پر کچھ عرصہ کے لئے پرستان سے ہی غائب کر دیا جائے۔ بادشاہ جن کے پوچھنے پر بزرگ جن نے بتایا کہ وہ ایک ایسا علم جانتا ہے جس سے وہ سنہری ریاست کو مکمل طور پر غائب کر سکتا ہے۔ وہ ریاست کی عمارتوں سمیت تمام رعایا کو اندھیرے میں لے جا سکتا ہے۔

ریاست کے غائب ہونے پر وہاں سوائے کھلے میدان کے کچھ نہ رہ جائے گا۔ اگر شیطان سیاہ پری زاد وہاں حملہ کرنے آئے تو انہیں وہاں کچھ نہ ملے گا۔ بزرگ جن کے کہنے کے مطابق انہیں اس وقت تک ریاست کو غائب رکھنا پڑے گا جب تک شیطان سیاہ پری زادوں کے حملوں کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل نہیں جاتا۔ نیک بزرگ کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ شیطان پری زاد سردار جونگا کی زندگی کے تین دن باقی بچے ہیں اس لئے اس نے بادشاہ جن سے مشورہ کرنے کے بعد ساری ریاست کو غائب کر دیا۔ ریاست غائب تو ہو گئی اور وہ اندھیرے میں چلے گئے اس لئے انہیں ایسی حالت میں بھوکا پیاسا ہی رہنا تھا۔ جب تک وہ روشنی میں نہ آ جائیں اس وقت تک انہیں ایسی ہی حالت میں رہنا پڑ سکتا ہے۔ اس سے ریاست کی رعایا کو شدید مشکلات اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور زیادہ دیر ان کا اندھیروں میں رہنا مشکل ہو گا۔ جب ریاست کے لوگ بھوک پیاس سے تڑپیں گے اور بھوک پیاس ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جائے گی تب انہیں مجبوراً اندھیروں سے نکل کر واپس روشنی میں آنا پڑے گا اور جیسے ہی وہ روشنی کی

دنیا میں آئیں گے شیطان پری زادوں کو علم ہو جائے گا اور وہ ان پر حملہ کر کے انہیں ختم کر دیں گے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ سردار جونگا کے پاس صرف تین دن ہیں اسے اس کے شیطان مخبر بوڑھے نے بتایا ہے کہ اگر وہ تم جیسے نیک اور مظلوموں کے دوست انسان جس نے خاص طور پر شیرنی کا دودھ پیا ہے کو ہلاک کر دیں اور تمہارے سینے سے تمہارا دل نکال کر غائب ہونے والی ریاست کے میدان میں گاڑ دیا جائے تو وہ ریاست اسی وقت ظاہر ہو جائے گی۔ ریاست کے ظاہر ہوتے ہی ظاہر ہے ان کا کام آسان ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے سردار جونگا نے تمہیں حاصل کرنے کے لئے ان شیطان پری زادوں کو یہاں بھیجا تھا تاکہ وہ تمہیں پکڑ کر زندہ یا مردہ حالت میں لے جائیں اور تمہارا دل نکال کر سنہری ریاست کی زمین میں گاڑ کر اس کو ظاہر کر سکیں۔ مجھے جیسے ہی ان ساری باتوں کو علم ہوا تو میں نے تمہارے لئے خصوصی عبادت کی اور پھر میں نے تامبا کو ایک خنجر اور اسے تمہارے لئے ایک انگوٹھی دی تاکہ وہ تمہیں جادوئی طریقے سے نہ پکڑ سکیں اور نہ چھپ کر تم پر حملہ کر سکیں۔ اب جبکہ تم نے اور تامبا نے مل کر اپنے تین دشمن

پری زادوں کو فنا کر دیا ہے۔ اس سے سردار جونگا کو میری اور تمہاری طاقت کا علم ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ جو شیطان بوڑھا پری زاد ہے اس نے سردار جونگا کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پوری فوج کے ساتھ یہاں آئے اور وہ کچھ ایسا کرے کہ تم ڈر جاؤ اور تم اپنی مرضی سے خود کو ان کے حوالے کر دو تا کہ وہ تمہیں ہلاک کر سکیں اور تمہارا دل نکال سکیں"۔ آ کو بابا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ ہے ساری حقیقت"۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ آ کو بابا نے کہا۔

"لیکن وہ ہمیں کیسے ڈرا سکتے ہیں"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"مجھے اس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے کیونکہ یہ ان کا شیطانی چلایا ہوا چکر ہے اس لئے میں ان کے منصوبے کا پتہ نہیں چلا سکا ہوں۔ میں نے کوشش تو کی تھی لیکن ان کے منصوبے کا پتہ چلانے کے لئے مجھے بہت وقت درکار ہے اور مجھے چونکہ مخصوص وقت میں عبادت بھی کرنی ہوتی ہے اس لئے میں ساری توجہ ان کی طرف مبذول نہیں کر سکتا لیکن بہرحال میں تمہیں یہ ضرور بتا سکتا

ہوں کہ اس بار وہ دو چار، دس بیس یا سو دو سو کی نہیں بلکہ لاکھوں کی فوج لے کر یہاں پہنچیں گے۔ وہ یہاں آ کر کیا کریں گے کہ تمہارے ساتھ میں بھی ڈر جاؤں اس کا مجھے بھی اندازہ نہیں ہے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ لاکھوں کی تعداد میں آئے تو پھر ہم ان کا مقابلہ کیسے کریں گے''۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ان سب کی زندگیاں ان کے آقا سردار جونگا سے جڑی ہوئی ہیں۔ اگر تم کسی طرح سے اس سردار جونگا کو فنا کر دو تو اس کے ساتھ ہی اس کی لاکھوں کی فوج بھی ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سردار جونگا اس فوج کے ساتھ یہاں آتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آیا تو میرے پاس بھی ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں تمہیں اس کے سیاہ جزیرے کے سیاہ محل میں بھیج سکوں۔ وہ شیطان کی دنیا ہے۔ میں وہاں تک تمہیں کسی صورت میں نہیں پہنچا سکتا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''اگر صرف سردار جونگا کو ہلاک کرنا ہے تو پھر ایک طریقہ ہو سکتا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''وہ کیا''۔ آ کو بابا نے پوچھا۔

''وہ اس بار دو چار کی شکل میں آئیں یا لاکھوں کی فوج لے کر میں ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاتا ہوں۔ وہ یقیناً مجھے یہاں سے سیاہ جزیرے کے سیاہ محل میں لے جائیں گے اور مجھے سردار جونگا کے سامنے لے جا کر پیش کریں گے وہاں جا کر میں سردار جونگا پر حملہ کر دوں گا اور اسے فنا کر دوں گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ سردار جونگا کو فنا کرنا ہے تو اسے ان جنگلات میں ہی فنا کیا جا سکتا ہے۔ ان جنگلات میں آتے ہی اس کی جادوئی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ عام پری زادوں جیسا بن جائے گا جس سے تم مقابلہ کر سکتے ہو لیکن سیاہ جزیرے کے سیاہ محل میں تم اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ وہاں اس کی جان کی حفاظت کرنے والی بے شمار ذریتیں ہیں جو تمہیں کسی بھی صورت میں اس تک نہ پہنچنے دیں گی''۔ آ کو بابا نے کہا۔

''آپ نے مجھے یہ جو کراماتی انگوٹھی دی ہے کیا یہ بھی ان شیطانی طاقتوں کو وہاں مجھے نقصان سے بچنے میں مدد نہ دے گی''۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں پہنچتے ہی اس انگوٹھی کا اثر ختم ہو جائے گا اور تم ایک عام سے انسان بن کر رہ جاؤ گے بلکہ اس محل میں جاتے ہی تمہاری ساری جسمانی طاقتیں بھی سلب ہو جائیں گی اور تم اس قدر کمزور اور لاغر ہو جاؤ کر ہاتھ اٹھانے کے بھی قابل نہیں رہو گے اور سردار جونگا یا اس کا کوئی بھی ساتھی تمہیں آسانی سے ہلاک کر دے گا اور تمہارے سینے سے دل نکال لے گا"۔ آکو بابا نے کہا۔

"یہ صرف تین دن کی بات ہے نا"۔ ٹارزن نے کچھ سوچ کر کہا۔

"ہاں"۔ آکو بابا نے کہا۔

"تو جس طرح سے اس نیک جن نے پرستان کی پوری ریاست کو غائب کر دیا ہے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان شیطانی ذریات سے بچنے کے لئے تین دن کے لئے میں بھی کہیں غائب ہو جاؤں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"کیا مطلب"۔ آکو بابا نے چونک کر کہا۔

"میرا کہنے کا مطلب ہے کہ تین دنوں کے لئے میں بھی کہیں چلا جاتا ہوں اور کسی ایسی جگہ چھپ جاتا ہوں جہاں شیطان یا سیاہ پری زاد مجھے ڈھونڈ نہ سکیں۔ تین دن بعد وہ خود

بخود ختم ہو جائیں گے تو میں بھی باہر آ جاؤں گا۔ اب ظاہر ہے میں چند سیاہ پری زادوں کا مقابلہ تو کر سکتا ہوں لیکن مجھے لاکھوں شیطان پری زادوں نے گھیر لیا تو میں اکیلا ان کا کیسے مقابلہ کر سکوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"نہیں۔ تم کہیں بھی چھپ جاؤ۔ وہ تمہیں ڈھونڈ لیں گے اور تمہیں اس طرح دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے ان سے جان بچا کر چھپنا زیب نہیں دیتا ہے"۔ آ کو بابا نے کہا۔

"میں جانتا ہوں لیکن ایسا میں صرف اپنی جان بچانے کے لئے نہیں کرنا چاہتا۔ تین دن بعد اگر شیطان پری زادوں کا وجود ختم ہو جاتا ہے اور پرستان کی سنہری ریاست کے باسیوں کو ان سے ہمیشہ کے لئے نجات مل سکتی ہے تو اس میں کیا حرج ہے اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لاکھوں کی فوج میں آ کر اس جنگل کو ہی تہس نہس کرنا شروع کر دیں۔ میرے لئے اس جنگل کی رعایا بھی تو اہمیت رکھتی ہے۔ ان دشمن پری زادوں نے یہاں کے جنگلی جانوروں اور انسانی قبیلوں پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کرنا شروع کر دیا تو میں کہاں کہاں جا کر اور کیسے ان کی مدد کروں گا"۔

ٹارزن نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''۔ آکو بابا نے سوچتے ہوئے کہا۔

''میں چھپ گیا تو یہ میری بزدلی نہیں ہو گی بلکہ پرستان کی سنہری ریاست کے باسیوں کے ساتھ ساتھ میرے جنگل کے باسیوں کے تحفظ کی ضمانت ہو گی۔ انہیں میرے دل کی ضرورت ہے۔ وہ جنگلوں میں پھیل کر ہر طرف مجھے تلاش کرتے پھریں گے۔ جب تک میں انہیں نہیں مل جاتا اور ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا ہو سکتا ہے وہ جنگل کو تباہ نہ کریں اور جنگل کے باسیوں کو نقصان نہ پہنچائیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''پتہ نہیں وہ کیا کریں گے لیکن تمہارا اس طرح دشمنوں سے چھپنا مجھے پسند نہیں اور نہ ہی اس بات کو تمہارے جنگل کے دوست پسند کریں گے''۔ آکو بابا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر آپ بتائیں کہ میں کیا کروں۔ ان لاکھوں کی تعداد میں آنے والے دشمن پری زادوں کا میں اکیلا کیسے مقابلہ کروں گا''۔ ٹارزن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہی میں سوچ رہا ہوں''۔ آکو بابا نے کہا۔

''کیا ان دشمن پری زادوں کا مقابلہ جنگل کے جانور یا قبیلے کے وحشی کر سکتے ہیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ وہ لمحوں میں قبیلے کے وحشیوں اور جانوروں کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیں گے''۔ آکو بابا نے جواب دیا۔

''اگر میں تمام قبیلوں کو اکٹھا کروں اور انہیں درختوں اور دوسری جگہوں پر چھپا دوں اور وہ آنے والے دشمن پری زادوں پر نیزوں اور تیروں کی بوچھاڑ کر دیں تو کیا اس سے بھی انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ان دشمن پری زادوں کو یا تو اس خنجر سے جلا کر راکھ کیا جا سکتا ہے یا پھر کسی طرح ان کے سر پوری قوت سے زمین یا کسی درخت پر مار کر توڑ دیا جائے تب وہ فنا ہوتے ہیں۔ خنجر ایک ہے جو تامبا کے پاس ہے۔ تم اکیلے تو ان دشمن پری زادوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے سر زمین یا درختوں کے تنوں سے مار کر توڑ سکتے ہو لیکن ان جنگلوں میں ایسا اور کوئی سورما نہیں ہے جو یہ کام کر سکے اور پھر یہ مت بھولو کہ ان کے پاس برچھیوں والے لمبے ڈنڈے ہیں۔ وہ ان سے کسی بھی انسان اور جانور کے ٹکڑے کر سکتے ہیں۔ وہ ہوا میں اُڑ بھی سکتے ہیں''۔ آکو بابا نے کہا۔

"تب پھر میں اور کیا کہوں۔ مجھے تو اب وہی ایک راستہ دکھائی دیتا ہے کہ میں اس جنگل کے جانوروں اور پرستان کی سنہری ریاست کو بچانے کے لئے بزدل بن جاؤں اور تین دنوں کے لئے کہیں جا کر چھپ جاؤں"۔ ٹارزن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ایسا نہیں ہو گا۔ وہ بے حد طاقتور ہیں۔ تم کہیں بھی جا کر چھپ جاؤ وہ تم تک آسانی سے پہنچ جائیں گے"۔ آکو بابا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے"۔ ٹارزن نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"رکو۔ میں پتہ کرتا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا اور ایک بار پھر انہوں نے آنکھیں موند لیں۔ ٹارزن بے چینی کے عالم میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ منکو اور تامبا ایک طرف خاموش کھڑے تھے انہوں نے اس دوران کوئی بھی بات نہ کی تھی۔ آکو بابا کچھ دیر اسی طرح آنکھیں بند کئے رہے پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اس سب کا بس ایک ہی حل ہے"۔ آکو بابا نے کہا۔

''کون ساحل''۔ ٹارزن نے کہا۔

''سردار جونگا کی ہلاکت۔ اس کے ہلاک ہونے کے بعد ہی یہ سارا مسئلہ ختم ہو گا۔ تم بھی محفوظ ہو جاؤ گے اور پرستان کی سنہری ریاست کے باسیوں کی زندگیاں بھی بچ جائیں گی''۔ آکو بابا نے کہا۔

''لیکن سردار جونگا کو کیسے ہلاک کیا جائے۔ کیا وہ یہاں آئے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ فوج کے ساتھ وہ خود بھی یہاں آ رہا ہے''۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔

''اوہ۔ تو پھر میں اسے ہر صورت میں ہلاک کر دوں گا چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تمہیں اس کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑے گا ٹارزن بیٹا۔ یہاں اس کی جادوئی طاقتیں تو کام نہیں آئیں گی لیکن اس کی جسمانی طاقت تمہاری طاقت سے ہزاروں گنا زیادہ ہے اور یہ بھی سن لو کہ سردار جونگا پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرے گا۔ اسے تامبا کے پاس موجود خنجر سے بھی ہلاک نہیں کیا جا سکتا''۔ آکو بابا نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر اسے فنا کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تمہیں کسی طرح سے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اس کی دونوں آنکھیں ایک ساتھ پھوڑنی ہوں گی۔ جیسے ہی اس کی آنکھیں پھوٹیں گی وہ بے بس ہو جائے گا اور اس کی طاقت عام انسانوں جیسی ہو جائے گی پھر تم اسے اٹھا کر سر کے بل زمین پر پٹخ دینا۔ اس طرح سے اس کا سر ٹوٹ جائے گا اور اس کا سر ٹوٹتے ہی وہ فوراً جل کر بھسم ہو جائے گا۔

اس کے بھسم ہوتے ہی اس کے ساتھ آنے والی ساری فوج بھی جل کر راکھ بن جائے گی۔ میں تمہاری مدد کروں گا اور اس کے ساتھ آنے والی فوج کو حرکت نہیں کرنے دوں گا جب تک تمہارا سردار جونگا کے ساتھ مقابلہ ختم نہیں ہو جاتا۔ تب تک میں اپنی طاقتوں سے سردار جونگا کی ساری فوج کو بے بس اور ساکت کر دوں گا"۔ آ کو بابا نے کہا تو ٹارزن کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"اگر ایسا ہو جائے تو پھر میں سردار جونگا سے پوری قوت سے مقابلہ کروں گا اور اسے ہر صورت میں اس کے انجام

تک پہنچاؤں گا آکو بابا"۔ ٹارزن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو آکو با نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی اسی طرح سے پہنے رہنا اور اب تم جھیل کے پاس چلے جاؤ۔ وہاں جا کر تم اونچی پہاڑی کی چوٹی پر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب دشمن پری زادوں کی فوج آئے گی تو تم انہیں آسانی سے دیکھ سکو گے۔

جب وہ آتے دکھائی دیں تو تم فوراً اپنی آنکھیں بند کر لینا۔ جب تک تم آنکھیں بند رکھو گے اس وقت تک سردار جونگا اور اس کے ساتھ آنے والی فوج کو تم دکھائی نہیں دو گے۔ پھر میں وہاں آؤں گا اور سردار جونگا سے بات کروں گا۔ اگر وہ میری باتوں میں آ گیا اور تم سے مقابلہ کرنے کے لئے راضی ہو گیا تب میں تمہیں آنکھیں کھولنے کا کہوں گا۔ تم آنکھیں کھولو گے تو وہ تمہیں آسانی سے دیکھ سکیں گے۔ بس اس بات کا دھیان رہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تم میرے حکم تک کسی بھی صورت میں آنکھیں نہیں کھولو گے"۔ آکو بابا نے ٹارزن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی

کروں گا''۔ ٹارزن نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

''جاؤ۔ وہ سیاہ جزیرے سے روانہ ہو چکے ہیں اور ان کی فوج اسی طرف آ رہی ہے''۔ آ کو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے آ کو بابا کو سلام کر کے منکو اور تامبا کو اشارہ کیا اور مڑ کر تیزی سے جھیل کے پاس موجود اونچی پہاڑی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ منکو اور تامبا بھی اس کے پیچھے دوڑنا شروع ہو گئے۔

سردار جونگا اور اس کی شیطان پری زادوں کی فوج جن کی تعداد لاکھوں میں تھی انتہائی تیز رفتاری سے جمگھٹوں کی شکل میں آسمان پر اُڑتے ہوئے افریقہ کے جنگلوں کی جانب بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ انتہائی بلندی پر پرواز کر رہے تھے اور ان سب کے ہاتھوں میں برچھیوں والے ڈنڈے تھے۔ آسمان کی بلندیوں پر ہونے کی وجہ سے وہ چمگادڑوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ ہر طرف جیسے چمگادڑوں کی بڑی فوج اُڑ رہی تھی۔

سردار جونگا ان سب سے آگے تھا اس کے دائیں طرف سالار ٹوگا تھا اور بائیں طرف بوڑھا ماگو اُڑ رہا تھا۔ بوڑھے ماگو کے ہاتھ میں بھی برچھی والا ڈنڈا تھا۔ سردار جونگا کے دونوں پہلوؤں میں تلواریں لٹکی ہوئی تھی اور سالار ٹوگا کے

ہاتھ میں ایک بڑے پھل والی بھاری تلوار دکھائی دے رہی تھی۔

''کتنی دور ہے افریقہ کا وہ جنگل جہاں ٹارزن موجود ہے''۔ سردار جونگا نے سالار ٹوگا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ابھی بہت دور ہے آقا۔ ہمیں وہاں پہنچنے میں کئی گھنٹے لگیں گے''۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

''میں کافی دیر سے اُڑ رہا ہوں۔ تھک گیا ہوں۔ میرے خیال میں ہمیں کچھ دیر رک کر ستا لینا چاہئے۔ وہ دیکھیں سمندر میں ایک جزیرہ ہے۔ یہ ایک خالی جزیرہ ہے۔ یہاں نہ کوئی انسان ہے نہ کوئی دوسری مخلوق۔ ہم کچھ دیر یہاں آرام کر سکتے ہیں اور پھر تازہ دم ہو کر آگے کا سفر جاری رکھ سکتے ہیں''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سردار جونگا دور نیچے نظر آنے والے سمندر میں ایک جزیرے کی طرف دیکھنے لگا۔

''بوڑھا ماگو ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مسلسل اُڑتے اُڑتے میں بھی تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں۔ ہمیں اب کچھ دیر آرام کر لینا چاہئے''۔ سردار جونگا نے کہا۔

''جو حکم آقا''۔ سالار ٹوگا نے کہا اور پھر وہ مڑ کر چیخ چیخ

کر اپنے پیچھے آنے والی سیاہ پری زادوں کی فوج کو اس جزیرے کی طرف جانے کا حکم دینے لگا۔ دوسرے لمحے ان سب نے غوطے لگائے اور وہ تیزی سے اس جزیرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب جزیرے پر تھے۔ جزیرہ چٹیل تھا اور وہاں گھاس پھونس تک دکھائی نہ دے رہا تھا۔ جزیرے پر چٹانیں، خالی میدان اور گہری کھائیاں تھیں۔ سارے کا سارا جزیرہ ان شیطان سیاہ پری زادوں سے بھر گیا۔ سردار جونگا، سالار ٹوگا اور بوڑھا ماگو ایک بڑی سی چٹان پر آ گئے۔

''یہاں تو بڑی خاموشی ہے''۔ سردار جونگا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ یہ جزیرہ حال ہی میں سمندر سے باہر آیا ہے اس لئے دنیا کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے اسی لئے یہاں کوئی چرند پرند بھی نہیں ہیں''۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

''صاف ستھرا اور پرسکون جزیرہ ہے۔ سیاہ جزیرے کی طرح ہم یہاں بھی ڈیرے ڈال سکتے ہیں''۔ سردار جونگا نے

کہا۔

"نہیں آقا۔ یہ جزیرہ صرف چند روز کے لئے سمندر سے نکلا ہے۔ اگلے کچھ دنوں بعد یہاں زبردست سمندری طوفان آئے گا جس کی بڑی بڑی اور طاقتور لہریں اس جزیرے کو تباہ و برباد کر دیں گی اور یہ جزیرہ پھر سے غرقاب ہو جائے گا"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو یہاں رہنا ہمارے لئے کسی طرح سے مناسب نہیں ہے"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"ہاں آقا"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"اچھا۔ تم اپنی طاقتوں سے یہ پتہ لگاؤ کہ ٹارزن اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"ابھی پتہ لگاتا ہوں آقا"۔ بوڑھے ماگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح سے کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر حیرت لہرا رہی تھی۔

"کیا ہوا۔ تم اس قدر حیران کیوں ہو"۔ سردار جونگا جو غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا، نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''ٹارزن مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے آقا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا تو سردار جونگا اور اس کے ساتھ موجود سالار ٹوگا بری طرح سے چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ ٹارزن اپنے جنگلوں میں رہتا ہے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''۔ سردار جونگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس طرح سے پرستان کی سنہری ریاست غائب ہو گئی ہے اسی طرح جنگل سے ٹارزن بھی غائب ہو گیا ہے آقا۔ میری پراسرار طاقتیں بتا رہی ہیں کہ ان جنگلوں میں ٹارزن کہیں موجود نہیں ہے''۔ بوڑھے ماگو نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ محل میں تم نے بتایا تھا کہ ہم نے جن سیاہ پری زادوں کو ٹارزن کے جنگل میں اسے پکڑ کر لانے کے لئے بھیجا تھا۔ ٹارزن اور اس کے ساتھی تامبا نے ان سیاہ پری زادوں کا مقابلہ کیا تھا اور انہیں فنا کر دیا تھا۔ اگر ٹارزن پہلے وہاں موجود تھا تو اب کہاں چلا گیا وہ

اتنی جلدی اتنے بڑے جنگل سے کہاں غائب ہو گیا ہے"۔
سالار ٹوگا نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ میں نے سارا جنگل دیکھ لیا ہے لیکن ایسا لگتا ہے جیسے ٹارزن جنگلوں میں کہیں بھی موجود نہیں ہے"۔ بوڑھے ماگو نے اسی انداز میں کہا تو سردار جونگا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"لگتا ہے اس بوڑھے کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کچھ دیر پہلے اس نے کچھ کہا تھا اور اب یہ کچھ اور کہہ رہا ہے۔ اگر ٹارزن ان جنگلوں میں نہیں ہے تو کہاں ہے۔ ہم وہاں ٹارزن کو پکڑنے اور اس کا دل نکالنے کے لئے جا رہے ہیں۔ اگر وہی وہاں موجود نہیں ہے تو پھر ہمارا اتنی دور ان جنگلوں میں جانے کا کیا فائدہ۔ دوبارہ دیکھو۔ ٹارزن وہیں ہو گا اتنی جلدی وہ کہیں نہیں جا سکتا احمق بوڑھے"۔ سردار جونگا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ میں دوبارہ دیکھتا ہوں"۔ بوڑھے ماگو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور پھر سے بڑبڑانا شروع ہو گیا۔ اس بار اس نے کافی دیر تک آنکھیں بند رکھی تھیں پھر اس نے

دوبارہ آنکھیں کھول دیں۔

''کچھ پتہ چلا''۔ سردار جونگا نے اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر تیز لہجے میں پوچھا۔

''ہاں آقا۔ میں نے جنگلوں کے ایک ایک حصے کو دیکھا ہے۔ جنگل میں موجود ٹارزن کی بو سونگھنے کی کوشش کی ہے لیکن''۔ بوڑھا ماگو کہتے کہتے یکلخت خاموش ہو گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا احمق بوڑھے۔ جلدی بتاؤ''۔ سردار جونگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹارزن کی بو تو اس جنگل میں موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جنگل میں ہی کہیں موجود ہے لیکن وہ لاکھ کوشش کے باوجود مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ بوڑھے ماگو نے خوف سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی بو جنگل میں ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ جنگل میں ہی موجود ہے تو پھر وہ تمہیں دکھائی کیوں نہیں دے رہا''۔ سردار جونگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے گرد سیاہ پردہ سا تنا ہوا ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے جیسے اسے جنگل میں موجود روشنی کی دنیا کے نمائندے

آکو بابا نے کہیں چھپا دیا ہو یا پھر شاید وہ ہم سے ڈر کر جنگل میں کسی ایسی جگہ چھپ گیا ہو جہاں تک میری نظر نہ پہنچ سکتی ہو"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"اوہ۔ اسے صرف تم ہی اپنی پراسرار طاقتوں سے تلاش کر سکتے ہو۔ اگر وہ تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے تو پھر ہم اسے وہاں جا کر کیسے ڈھونڈیں گے"۔ سردار جونگا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شاید اسے پتہ چل گیا ہے کہ ہم آ رہے ہیں اور وہ ہم سے ڈر کر چھپ گیا ہے"۔ سالار ٹوگا نے منہ بنا کر کہا۔

"اسے کیسے پتہ چل گیا کہ ہم آ رہے ہیں"۔ سردار جونگا نے منہ بنا کر کہا۔

"آکو بابا نے اسے بتایا ہو گا"۔ بوڑھے ماگو نے جواب دیا۔

"آکو بابا سے تم ویسے ہی خوفزدہ ہو کہ وہ بے حد طاقتور ہے۔ اگر اس نے ہی ٹارزن کو کہیں چھپایا ہے تو پھر اب وہ ہمیں کیسے ملے گا۔ بولو"۔ سردار جونگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں آقا۔ میں نے آپ کو جو ترکیب بتائی

ہے اسی ترکیب کی وجہ سے آ کو بابا کو ہمارے سامنے جھکنا ہی پڑے گا اور ٹارزن کو بھی ہمارے سامنے آنا پڑے گا"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"اگر پھر بھی وہ نہ سامنے آیا تو"۔ سردار جونگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہماری فوج حقیقت میں اس کے سارے جنگل کو برباد کر دے گی۔ اس جنگل میں جانوروں کے ساتھ انسانی وحشی قبیلوں کو بھی ہم ختم کر دیں گے"۔ سالار ٹوگا نے کہا تو سردار جونگا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ تب تو آ کو بابا بھی کچھ نہیں کر سکے گا اور ٹارزن کو بھی ہمارے سامنے آنے پر مجبور ہونا ہی پڑے گا"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"تو چلیں آقا۔ ہم نے آرام کر لیا ہے۔ ابھی کافی سفر باقی ہے۔ ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچنا ہے تاکہ اپنا کام کر سکیں"۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ چلو"۔ سردار جونگا نے سر ہلا کر کہا اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابھی وہ اٹھے ہی تھے کہ اچانک وہ بری طرح سے چونک پڑے۔ انہوں نے آسمان

پر سینکڑوں کی تعداد میں طاقتور جنوں اور دیوؤں کی فوج کو اس طرف آتے دیکھا۔ ان جنوں اور دیوؤں کے ہاتھوں میں بڑی بڑی تلواریں۔ نیزے اور کلہاڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر وہ تینوں بری طرح سے چونک پڑے۔ جنات اور دیو ہوا میں اُڑتے ہوئے تیزی سے جزیرے کے گرد پھیل رہے تھے۔

"یہ کون ہیں"۔ سردار جونگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ پرستان کی سنہری ریاست کی فوج ہے آقا۔ سنہری ریاست کے بادشاہ جن نے انہیں ہماری سرکوبی کے لئے بھیجا ہے"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔ پہلے تو سردار جونگا حیرت سے ان جنوں اور دیوؤں کو دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"یہ احمق یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ ہمارا مقابلہ کریں گے"۔ سردار جونگا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کے ارادے تو ایسے ہی دکھائی دے رہے ہیں آقا"۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

"تو پھر ان میں سے کوئی ایک بھی یہاں سے زندہ بچ

کر نہیں جانا چاہئے۔ اپنی فوج کو ان پر حملہ کرنے کا کہو اور ان کے ٹکڑے اُڑا دو"۔ سردار جونگا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور سالار ٹوگا چیخ چیخ کر شیطان پری زادوں کو آنے والے جنوں اور دیوؤں پر حملہ کرنے کا حکم دینے لگا۔ اس کا حکم سنتے ہی جزیرے پر موجود شیطان پری زاد برچھیوں والے ڈنڈے لئے تیزی سے ہوا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ انہیں ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر آنے والے جنات اور دیو رک گئے اور پھر وہ اپنے ہتھیار سنبھال کر سیدھے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دشمن پری زاد بجلی کی سی تیزی سے آنے والے جنات کی طرف بڑھے۔ انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر جنات اور دیو بھی ان کی طرف بڑھے اور ماحول ان سب کی تیز اور انتہائی بھیانک چیخوں سے گونج اٹھا۔

پرستان کی سنہری ریاست کا بادشاہ جن اپنے شاہی کمرے میں موجود تھا۔ کمرے میں مسند پر ملکہ پری اور اس کے ساتھ خوبصورت شہزادی عاطفہ پری بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرے کی ایک دیوار پر مشعل جل رہی تھی جس کی دھیمی سرخ روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

بادشاہ جن کمرے کے وسط میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ ملکہ پری اور شہزادی پری کے چہرے پر بھی خوف اور پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک طاقتور اور لحیم شحیم جن اندر داخل ہوا۔ اس جن کا سر گنجا تھا اور اس کے پہلو میں بھاری تلوار والی میان لٹک رہی تھی۔

''سالار اعظم آ گئے ہیں اباحضور''۔ پری شہزادی نے بادشاہ جن سے مخاطب ہو کر کہا تو بادشاہ جن چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور پھر سالار جن کو دیکھ کر وہ اس کی طرف مڑا۔

''میں اندر آ سکتا ہوں بادشاہ حضور''۔ دروازے پر موجود سالار جن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آ جاؤ سالار جن۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''۔ بادشاہ جن نے کہا تو سالار جن اندر آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری کو سلام کیا اور پھر بادشاہ جن کے سامنے آ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے بادشاہ حضور۔ ایک لاکھ جنات اور پچاس ہزار مسلح دیوؤں کی فوج تیار ہے''۔ سالار جن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پھر سوچ لو سالار جن۔ کیا اتنی فوج دس لاکھ سے بھی زیادہ دشمن پری زادوں کے مقابلے کے لئے کافی رہے گی''۔ بادشاہ جن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ان کے مقابلے میں ہماری فوج بہت کم ہے بادشاہ

حضور لیکن یہ ان جنات اور دیوؤں کی فوج ہے جو بدروحوں کا بھی مقابلہ کرنا جانتے ہیں اور انہیں بھی فنا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ دشمن پری زاد شیطانی ذریات ہیں۔ یہ درست ہے کہ نیک جن کے کہنے کے مطابق ان شیطان پری زادوں پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کر سکتا ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ان سیاہ پری زادوں کے دونوں ہاتھ ایک ساتھ کاٹ دیئے جائیں اور پھر ان کی گردنیں اُڑا دی جائیں تو وہ بے کار ہو سکتے ہیں۔ وہ فنا تو نہیں ہوں گے لیکن ہاتھ پیر نہ ہونے کی وجہ سے وہ کوئی حرکت نہ کر سکیں گے اور جہاں ہوں گے وہیں تک محدود ہو کر رہ جائیں گے"۔ سالار جن نے جواب دیا۔

"لیکن پھر بھی ان کے مقابلے میں شیطان پری زاد کی طاقت زیادہ ہے۔ بہت کم تعداد میں ان کا نقصان ہو گا جبکہ ان کے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ان ہتھیاروں سے ہمارے جنات اور دیوؤں کے ٹکڑے اُڑا سکتے ہیں"۔ بادشاہ جن نے کہا۔

"یہ سب تو ہے بادشاہ حضور لیکن اگر ہم نے ان کے خلاف کچھ نہ کیا تو کیا ہو گا۔ ہم کب تک ان پری زادوں

سے اپنی ریاست کو چھپا کر رکھ سکتے ہیں۔ ایک نہ ایک دن تو ہمیں پرستان کی زمین پر دوبارہ ظاہر ہونا ہے۔ میں نے باہر جا کر دیکھا ہے چند شیطان پری زاد ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے ہیرے لے کر کھڑے ہیں جو شیطانی تاج کے ہیرے ہیں۔ وہ ریاست کے ظاہر ہونے کے انتظار میں ہیں۔ جیسے ہی ریاست ظاہر ہو گی وہ ہر طرف شیطانی تاج کے سیاہ ہیرے پھینک دیں گے پھر ہم کچھ بھی کر لیں ریاست کو ان سے نہ بچا سکیں گے اور نیک جن بھی ریاست کو دوبارہ ان کی نظروں سے اوجھل نہ کر سکے گا"۔ سالار جن نے کہا۔

"لیکن اس کے باوجود ہمیں شیطان پری زادوں کی سرکوبی کرنے اور ان پر حملہ کرنے کے لئے اپنی فوج کو بھیجنے سے اجتناب برتنا چاہیئے۔ ان کی طاقت اور تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہم ان سے کسی صورت میں نہ جیت سکیں گے"۔ بادشاہ جن نے کہا۔

"نہ جیت سکیں لیکن کم از کم ہم ان کا آگے بڑھنے کا راستہ تو روک سکتے ہیں۔ ہماری فوج جب تک انہیں روکنے کی کوشش کر سکتی ہے کرتی رہے گی۔ نیک جن بابا خصوصی

عمل کرنے میں مصروف ہیں تاکہ وہ ان شیطان پری زادوں کو بھگا سکیں جو شیطان کے تاج کے ہیرے لئے باہر موجود ہیں۔ وہ اس ریاست کے گرد ایسا حصار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس ریاست میں شیطان پری زاد تو کیا کوئی بھی شیطانی ذریت داخل ہونے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔ نیک جن بابا نے کہا تھا کہ ان کا یہ عمل چالیس دنوں کا ہے۔ چالیس دنوں تک ہم اس ریاست کی حفاظت کے لئے کچھ بھی کریں لیکن ان شیطان پری زادوں سے ہر صورت خود کو بچائیں"۔ سالار جن نے کہا۔

"تو پھر ہمارے لئے یہی مناسب ہے کہ ہم چالیس روز تک اسی طرح خفیہ طور پر رہیں۔ ریاست کو باہر ظاہر ہی نہ ہونے دیں۔ اس کے لئے ہمیں اپنی جنات اور دیوؤں کی فوج کو باہر بھیج کر ان کا مقابلہ کرانے کی کیا ضرورت ہے"۔ بادشاہ جن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہم اندھیروں میں کب تک رہیں گے بادشاہ حضور۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ ہم بھوک پیاس برداشت کر سکتے ہیں۔ ہمیں سورج کی روشنی کی بھی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر سورج کی روشنی کے ہم زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ

سکتے ہیں۔ ہم چالیس روز بھوک پیاس بھی برداشت کر لیں گے اور دھوپ کے بغیر بھی وقت کاٹ لیں گے لیکن یہ بھی تو دیکھیں کہ رعایا کے معصوم بچے بھی ہیں جو نہ بھوک پیاس برداشت کر سکیں گے اور نہ ہی دھوپ کے بغیر رہ سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ انہیں تین سے چار دنوں تک بھوکا پیاسا رکھا جا سکتا ہے اور ایک ہفتہ وہ دھوپ کے بغیر رہ لیں گے لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ اس کے بعد ان کی برداشت کی قوت ختم ہو جائے گی اور وہ مرنا شروع ہو جائیں گے''۔ سالار جن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم اگر وقتی طور پر ریاست سمیت غائب ہوئے ہیں اور اندھیری دنیا میں آئے ہیں تو اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ میں یہ مانتی ہوں کہ جن زاد کے لئے دھوپ کی بے حد اہمیت ہے۔ دھوپ کی تپش نہ ملنے کی وجہ سے ہم کمزور ہو جاتے ہیں لیکن یہ کیوں ضروری ہے کہ ہم یہاں بھوکے پیاسے رہیں''۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا کھانا پینا دھوپ کی روشنی میں ہی گرم ہوتا ہے شہزادی حضور۔ جب تک ہم اپنے کھانے کی چیزیں اور

خاص طور پر پانی دھوپ میں رکھ کر گرم نہ کریں ہم اسے استعمال نہیں کر سکتے۔ دھوپ کے بغیر ہمارا کھانا اور پانی برف کی طرح جم جاتا ہے اور ٹھنڈک ہمارے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے یہ سمجھ لیں کہ برف جیسی ٹھنڈک ہمارے لئے کسی زہر سے کم نہیں ہے۔ ہم جن زاد آگ کی پیداوار ہیں اس لئے ہمارا ٹھنڈک سے دور رہنا ضروری ہے۔ گرمیوں کے دنوں میں بھی ہمیں آگ جلانی پڑتی ہے۔ اس آگ میں پانی اور کھانا گرم کیا جاتا لیکن ہم نے چونکہ دنیا سے مخفی رہنے کے لئے ریاست اندھیروں میں چھپائی ہے اس لئے ہم آگ بھی نہیں جلا سکتے۔ آگ جلتے ہی ریاست پھر سے باہر ظاہر ہو جائے گی۔ اس کمرے میں بھی ہلکی مشعل جلائی گئی ہے اور یہ کمرہ زمین کی انتہائی گہرائی میں رکھا گیا ہے تاکہ روشنی کی کرن بھی یہاں سے باہر نہ جا سکے"۔ سالار جن نے شہزادی پری کو سمجھاتے ہوئے کہا تو اس نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اس کے علاوہ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے ہمارے جسم بھی تیزی سے سرد ہونا شروع ہو جاتے ہیں ہمارے جسم آگ سے بنائے گئے

ہیں۔ آگ کا اثر جیسے جیسے ہمارے جسموں سے ختم ہوتا جائے گا ہم کمزور اور انتہائی لاغر ہوتے جائیں گے اور اتنی ہی ہماری عمر بھی کم ہو جائے گی۔ فرض کریں ہمیں چالیس روز تک اسی حال میں رہنا پڑے تو ہماری ہزار سال کی زندگی میں سے چار سو سال کی زندگیاں کم ہو جائیں گی اس لئے ہم یہی کوشش کریں گے کہ ہم جلد سے جلد روشنی کی اصل دنیا میں واپس جا سکیں“۔ سالار جن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تب تو ہم واقعی شدید مشکل میں آ گئے ہیں اور یہ مشکل تب ہی ختم ہو گی جب شیطان پری زادوں کو فنا کر دیا جائے گا ورنہ وہ تو ہماری پوری ریاست کو مٹا دینا چاہتا ہیں۔ ہم ہر طرف سے موت کے گھیرے میں آ چکے ہیں“۔ ملکہ پری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”اسی لئے میں نے بادشاہ حضور کو مشورہ دیا ہے کہ ہم اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہ بیٹھے رہیں۔ ہمیں خود بھی ان دشمن پری زادوں کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دو فوجیں آپس میں لڑتی ہیں تو کسی ایک کی فتح یا شکست تو ہوتی ہی ہے۔ شیطان پری زادوں کی فوج کے سامنے ہماری

فوج کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی لیکن پھر بھی ان کا جتنا
نقصان ہو گا اتنا ہی ہمارا فائدہ بھی تو ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ
جنات کو ایسا کوئی سراغ مل جائے جس سے اس بات کا پتہ
چل سکے کہ ان شیطان پری زادوں کو آخر کیسے فنا کیا جا سکتا
ہے۔ ایک بار اس بات کا مجھے علم ہو جائے تو میں مزید
جنات کی فوج بھیج کر ان سب کو ہی فنا کرا کر رکھ دوں
گا"۔ سالار جن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سالار جن۔ اگر تم یہ سوچتے ہو کہ اس طرح
ہمیں کم سے کم وقت کے لئے اندھیروں میں رہنا ہو گا تو تم
فوج کو شیطان پری زادوں کی سرکوبی کے لئے بھیج دو۔ اب
جو ہو گا دیکھا جائے گا واقعی ہم اتنی بڑی جناتی فوج کے
مالک ہیں اور پوری فوج سمیت چھپے بیٹھے ہیں۔ یہ ہماری
بزدلی ہے۔ اگر اس بات کا علم پرستان کی دوسری ریاستوں
کو ہوا تو وہ ہمارا بے حد مذاق اڑائیں گے اور ہو سکتا ہے
ہماری ریاست کو کمزور سمجھ کر دوسری ریاستوں کے بادشاہ
جن ہماری ریاست پر حملہ کر دیں اور ہماری ریاست پر قبضہ
کر لیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی طاقت کا کچھ تو
مظاہرہ کریں۔ اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔ تم فوج کو بھیج دو ابھی

اور اسی وقت''۔ بادشاہ جن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو سالار جن کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''بادشاہ حضور کا حکم سرآنکھوں پر۔ میں ابھی فوج کو ان سرکش اور شیطان پری زادوں کی سرکوبی کے لئے بھیجتا ہوں۔ پھر انہیں پتہ چلے گا کہ سنہری ریاست کی فوج میں کتنی طاقت ہے اور وہ انہیں کس طرح سے نیست و نابود کر سکتے ہیں''۔ سالار جن نے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

''نجانے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ ہم نے شیطان پری زادوں کی سرکوبی کے لئے جنات اور دیوؤں کی فوج کو بھیج کر اچھا نہیں کیا ہے''۔ سالار جن کے جانے کے بعد شہزادی پری نے پریشانی کے عالم میں کہا تو بادشاہ جن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیوں بیٹی۔ تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے''۔ بادشاہ جن نے کہا۔

''نیک جن بابا نے کہا تھا کہ وہ انتہائی شیطان اور طاقتور ہیں۔ ان پر دنیا کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔ سالار جن نے کہا ہے کہ جنات اور دیوؤں کی جو فوج بھیجی جا رہی ہے ان

میں طاقت بھری ہوئی ہے وہ ان شیطان پری زادوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہیں اور اگر وہ انہیں ہلاک نہ بھی کر سکے تو وہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ضرور پھینک سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے لگ رہا ہے کہ ہماری فوج ان شیطان پری زادوں کے مقابلے میں ناکام رہے گی اور ہم شیطان پری زادوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"لگتا تو مجھے بھی ایسا ہے لیکن سالار جن کی یہ بات بھی غلط نہیں ہے کہ ہم اس طرح چھپ کر اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے کب تک بیٹھے رہیں گے۔ ریاست کی رعایا ویسے بھی مر رہی ہے اور ایسے بھی مرے گی"۔ بادشاہ جن نے کہا۔

"اگر یہ سب صرف میری ذات تک کے لئے ہوتا اور شیطان پری زاد مجھے حاصل کرنے کے لئے ہماری ریاست کی رعایا کو نقصان نہ پہنچاتا تو اپنی رعایا کی خاطر میں اپنی جان دے دیتی اور ہنسی خوشی اس شیطان پری زاد سے شادی کر لیتی لیکن نیک جن بابا نے کہا تھا کہ وہ ہماری ساری ریاست کو ہی ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ وہ بے حد ظالم، بے رحم اور سفاک ہیں۔ اس لئے میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا

ہے کہ میں آخر کیا کروں"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم اپنی طرف سے جو ہو سکتا ہے کریں گے اس کے بعد جو ہماری قسمت میں ہوا دیکھا جائے گا۔ انسان اور جنات سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن قدرت کے سامنے کسی کا زور نہیں چلتا۔ اگر قدرت کی طرف سے ہم سب کے ختم ہونے کے دن آ گئے ہیں تو بھلا ہم کر بھی کیا سکتے ہیں"۔ بادشاہ جن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اللہ ہم پر اپنا رحم فرمائے"۔ ملکہ پری نے کہا تو بادشاہ جن اور شہزادی پری کے منہ سے بے اختیار آمین نکل گیا۔

جنات اور دیوؤں کی فوج نے پوری قوت سے جزیرے پر پھیلے ہوئے شیطان پری زادوں پر حملے کئے تھے۔ شیطان پری زادوں نے بھی جنات اور دیوؤں کی فوج پر یلغار کر دی تھی۔ جزیرے پر ان کا گھمسان کا رن پڑ رہا تھا۔ جنات تلواروں، نیزوں اور کلہاڑوں سے سیاہ پری زادوں پر ٹوٹ پڑے تھے لیکن یہ دیکھ کر ان کی حیرت بڑھ گئی تھی اور وہ خوفزدہ ہو گئے تھے کہ ان کے ہتھیار ان شیطان پر زادوں پر اثر ہی نہیں کر رہے ہیں۔

تلواریں، نیزے اور کلہاڑے شیطان پری زادوں کے جسموں سے ٹکراتے ضرور تھے لیکن ان جنات اور دیوؤں کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ نیزے، تلواریں اور کلہاڑے شیطان پری زادوں کو نہیں بلکہ ٹھوس چٹانوں پر مار رہے ہوں۔

شیطان پری زادوں سے ٹکرانے والے نیزوں کی انیاں مڑ رہی تھیں۔ تلواریں اور کلہاڑے ٹوٹ رہے تھے۔ شیطان پری زاد شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے برچھیوں والے ڈنڈوں کی برچھیوں سے ان پر جوابی حملے کر رہے تھے اور ان کا جیسے ہی کوئی ڈنڈا گھومتا اور مڑی ہوئی برچھی کسی جن یا دیو کو لگتی تو اس کے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ الگ ہو جاتا۔ کسی کا سر کٹ رہا تھا تو کسی کے ہاتھ پاؤں کٹ کٹ کر گر رہے تھے یہاں تک کہ شیطان پری زاد برچھیوں سے ان جنات اور دیوؤں کے دو ٹکڑے کر کے بھی پھینک رہے تھے۔ ماحول جنوں اور دیوؤں کی اذیت ناک چیخوں سے گونج رہا تھا اور شیطان پری زاد بڑے بڑے پر پھیلائے ان پر موت بن کر ٹوٹے پڑ رہے تھے۔ ان کے فلک شگاف قہقہوں سے ماحول اور زیادہ بھیانک ہو گیا تھا۔

”ہلاک کر دو ان جنات اور دیوؤں کی فوج کو۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے“۔ سردار جونگا جو خود بھی ایک بھاری کلہاڑا لے کر جنات اور دیوؤں کو کاٹتا ہوا ادھر ادھر اڑ رہا تھا، نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو ان شیطان پری زادوں کے حملوں میں اور زیادہ

شدت آ گئی اور ہر طرف ہوا میں جنات اور دیوؤں کے جسموں کے ٹکڑے اُڑ اُڑ کر جزیرے پر گرنا شروع ہو گئے۔ جزیرے پر خون کی بارش ہونا شروع ہو گئی تھی۔ جزیرہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

"آقا۔ آپ ایک طرف چلے جائیں۔ جنات کی فوج کو ہم سنبھال لیں گے۔ آپ آرام سے کسی پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھ کر ان کی موت کا نظارہ دیکھیں"۔ سالار ٹوگا نے ہوا میں تیر کر سردار جونگا کی طرف آتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا سارا جسم خون سے رنگا ہوا تھا یہ خون ظاہر ہے ان جنوں اور دیوؤں کا تھا جنہیں اس نے کاٹا تھا۔

"نہیں۔ انہیں کاٹ کر پھینکنے میں مجھے بے حد لطف آ رہا ہے۔ بہت عرصہ بعد میرے ہاتھ پاؤں کھلے ہیں۔ میں آج ان سے جم کر لڑنا چاہتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ جنوں اور دیوؤں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ تم جاؤ اور جا کر ان جنوں اور دیوؤں کے بھاگنے کے راستے بند کرو۔ مجھے لگتا ہے یہ سب ہم سے خوفزدہ ہو گئے ہیں اور ہم پر حملے کرنے کی بجائے ہم سے بچنے اور بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جاؤ۔ انہیں بھاگنے کا کوئی موقع نہ دینا۔ ہم نے

ان سب کو ختم کرنا ہے۔ ان کے خون سے غسل کرنا ہے کیونکہ تم سب کو ان کے خون، کے غسل کی ضرورت ہے۔ جاؤ۔ جاؤ''۔ سردار جونگا نے ایک جن کی گردن تلوار سے اُڑاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں تلواریں تھیں اور وہ دونوں ہاتھوں سے ادھر ادھر اُڑتا ہوا جنوں اور دیوؤں کی فوج کے ٹکڑے اُڑا رہا تھا۔ سالار ٹوگا، سردار جونگا کو غصے میں دیکھ کر فوراً پلٹ کر ایک طرف اُڑتا چلا گیا۔

اس جنگ میں بوڑھا ماگو حصہ نہ لے رہا تھا وہ ایک طرف ایک اونچی چٹان پر کھڑا تھا۔ چونکہ جن، دیو اور شیطان پری زاد ہوا میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے تھے اور ہوا میں ہی ان جنوں اور دیوؤں کے جسموں کے ٹکڑے اور ان کا خون اُڑ رہا تھا اس لئے ان کے خون سے سب سے زیادہ وہی بھیگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''وہ بھاگ رہے ہیں۔ پکڑو۔ روکو انہیں''۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے کہا۔ جنات اور دیو واقعی اب تک ایک بھی شیطان پری زاد کو نقصان نہ پہنچا سکے تھے الٹا ان کا ہی

نقصان ہو رہا تھا۔ اب تک سینکڑوں جنوں اور دیوؤں کے ٹکڑے جزیرے پر گر کر پھیل چکے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ ان شیطان پری زادوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے تو ان پر خوف سا طاری ہو گیا تھا اور انہوں نے اب شیطان پری زادوں پر حملہ کرنے کی بجائے ان کے حملوں سے بچ کر ادھر ادھر اُڑ کر اپنی جانیں بچانا شروع کر دی تھیں اور پھر ان جنوں اور دیوؤں کے سالار نے انہیں واپس جانے کا کہا تو سارے جن اور دیو پلٹے اور شیطان پری زادوں سے اپنی جانیں بچا کر ادھر ادھر غوطے لگاتے ہوئے بھاگنا شروع ہو گئے۔

''روکو۔ روکو ان کو۔ ہم پری زاد ہیں۔ ہمارے پر ہیں لیکن ان جنوں اور دیوؤں کے پر نہ ہوتے ہوئے بھی یہ ہم سے زیادہ تیز رفتاری سے اُڑ سکتے ہیں۔ انہیں ہر طرف سے گھیر لو اور سب کے ٹکڑے اُڑا دو''۔ جنوں اور دیوؤں کو اس طرح پسپا ہوتے دیکھ کر سالار ٹوگا نے چیختے ہوئے کہا تو ری زاد تیزی سے ایک دائرے کی شکل میں پھیلتے چلے گئے لیکن جنات اور دیوؤں کے اُڑنے کی رفتار واقعی تیز تھی وہ تیز رفتار پرندوں کی طرف ادھر ادھر اُڑتے، غوطے لگاتے

اور آسمان کی جانب پرواز کرتے ہوئے ان پری زادوں سے خود کو بچا کر نکلتے چلے جا رہے تھے۔

جنوں اور دیوؤں کو اس طرح بھاگتے دیکھ کر سردار جونگا کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا وہ جنونی انداز میں لپک لپک کر قریب سے گزرنے والے جنوں اور دیوؤں کو تلواریں مار رہا تھا لیکن جن اور دیوؤں نے اسے بھی چکمہ دینا شروع کر دیا تھا وہ تیزی سے شائیں شائیں کی آوازیں نکالتے ہوئے کبھی اس کے دائیں پہلو کے قریب سے گزر جاتے اور کبھی بائیں پہلو سے۔ کوئی جن اس کے اوپر سے نکل رہا تھا تو کوئی دیو اس کے پیروں کے نیچے سے غوطے لگاتا ہوا جا رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے بچ جانے والے جن اور دیو، شیطان پری زادوں کے گھیرے سے نکل گئے اور برق رفتاری سے ان سے دور ہوتے چلے گئے۔ شیطان پری زاد تیزی سے پر مارتے ہوئے ان کے پیچھے جا رہے تھے لیکن اس معاملے میں وہ جنوں اور دیوؤں کا مقابلہ نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ ان جنوں اور دیوؤں کے اُڑنے کی رفتار ان سے کہیں تیز تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب ان کی نظروں سے اوجھل ہو

گئے۔ سردار جونگا اور سالار ٹوگا نے اپنی فوج کے ساتھ ان کا دور تک پیچھا کیا لیکن اس بار وہ ایک بھی جن اور ایک بھی دیو تک نہ پہنچ سکے اور سارے جن اور دیو ان کی پہنچ سے دور ہوتے چلے گئے۔

''برا ہوا۔ سب کے سب نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ اب وہ لڑنے کی بجائے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تمہیں انہیں گھیرے میں لے کر انہیں بھاگنے کا موقع نہیں دینا چاہئے تھا''۔ سردار جونگا نے ایک جگہ ہوا میں معلق ہوتے ہوئے سالار ٹوگا سے مخاطب ہو کر بڑے غصیلے لہجے میں کہا جو اس کے ساتھ ساتھ اُڑتا ہوا آ رہا تھا۔

''ہم نے انہیں ہر طرف سے گھیر لیا تھا آقا لیکن وہ ہمارے مقابلے میں بے حد پھرتیلے اور تیز رفتار تھے۔ وہ ہمیں چکمہ دے کر نکل رہے تھے۔ ہم نے ہر ممکن طریقے سے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی لیکن یقینی موت سے بچنے کے لئے ان کی رفتار ہزاروں گنا زیادہ ہو گئی تھی''۔ سالار ٹوگا نے سردار جونگا کو غصے میں دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب وہ یقیناً اپنی ریاست میں جائیں گے اور جاتے ہی غائب ہو جائیں گے۔ ہمیں اچھا موقع ملا تھا۔ ہم اپنی فوج کو ان کے خون کا غسل دے کر انہیں امر کر سکتے تھے لیکن افسوس کہ بہت کم تعداد میں سیاہ پری زاد ان کے خون کا غسل کر سکے ہیں۔ خیر کوئی بات نہیں۔ ہم جلد ہی ان کی ریاست میں جائیں گے اور ان سب کا ایک ساتھ خاتمہ کریں گے"۔ سردار جونگا نے کہا۔ اسے ٹھنڈا ہوتے دیکھ کر سالار ٹوگا کی جان میں جان آ گئی۔ وہ دونوں پلٹے اور واپس اس جزیرے کی طرف بڑھنے لگے جو اب جنوں اور دیوؤں کے جسموں کے ٹکڑوں کے ساتھ خون سے بھرا ہوا تھا۔

سارے کا سارا جزیرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہر طرف جنوں اور دیوؤں کے جسموں کے ٹکڑے اور خون ہی خون دکھائی دے رہا تھا۔ جنوں اور دیوؤں کی لاشوں کے ٹکروں اور خون دیکھ کر سردار جونگا بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا جیسے اس نے واقعی بہت بڑا معرکہ جیت لیا ہو۔

"یہاں بہت خون ہے۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ جس قدر ہو سکے اپنے جسموں پر خون لگا لیں۔ اس سے ان

کی طاقت اور زیادہ بڑھ جائے گی پھر ہم ٹارزن کے جنگل
کی طرف جائیں گے"۔ سردار جونگا نے کہا تو سالار ٹوگا نے
اثبات میں سر ہلایا اور سیاہ پری زادوں کی طرف اُڑتا چلا گیا
تا کہ وہ انہیں ہدایات دے سکے۔ دوسرے لمحے ہزاروں سیاہ
پری زاد جزیرے پر اتر کر ہر طرف پھیلے ہوئے خون پر یوں
لوٹ پوٹ ہونا شروع ہو گئے جیسے ننھے بچے پانی کو دیکھ کر
خوش ہوتے ہیں اور پانی پر لوٹ پوٹ ہوتے ہیں۔

ٹارزن، آکو بابا کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جھیل کے پاس موجود اونچی پہاڑی پر چڑھ گیا تھا اور پہاڑی کی چوٹی پر ایک بڑی اور مسطح چٹان پر کھڑا ہو گیا تھا۔ منکو اور تامبا بھی اس کے ساتھ تھے۔ ٹارزن نے ایک نظر چاروں طرف دیکھا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اس طرح کھڑے کھڑے تو تم تھک جاؤ گے سردار۔ آکو بابا نے تمہیں آنکھیں بند رکھنے کا کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ چٹان پر بت کی طرف ساکت ہو کر کھڑے بھی رہو۔ یہ کام تم بیٹھ کر بھی کر سکتے ہو"۔ منکو نے کہا۔

"نہیں۔ آکو بابا نے یہی کہا تھا کہ میں چوٹی پر چڑھ کر کھڑا ہو جاؤں اور آنکھیں بند کر لوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اب پتہ نہیں وہ دشمن پری زاد کب آتے ہیں۔ اس

طرح تم کب تک کھڑے رہو گے''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جب تک دشمن پری زاد یہاں آ نہیں جاتے اور آ کو بابا یہاں آ کر مجھے آنکھیں کھولنے کا حکم نہیں دے دیتے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو تمہارا یہاں کھڑے کھڑے ہی کام ہو جائے گا''۔ منکو نے کہا۔

''کیسا کام''۔ ٹارزن نے کہا۔

''تم اسی طرح کھڑے کھڑے پتھر کا بت بن جاؤ گے اور ہمیشہ اسی طرح چٹان پر جمے رہو گے''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

''بندر کے سر میں واقعی دماغ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی اسی لئے ایسی ہی احمقانہ باتیں اور حرکتیں کرتا ہے''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر ہمارے سروں میں دماغ نہیں ہوتا تو اور کیا ہوتا ہے''۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

''خالی دماغ ہو بھی تو اس کا کیا فائدہ''۔ ٹارزن نے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ تو مجھے آج ہی پتہ چلا ہے کہ میرا دماغ خالی ہے''۔ منکو نے کہا۔

''چلو۔ اب پتہ تو چل گیا نا''۔ ٹارزن نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اگر میرا دماغ خالی ہے تو پھر میں سوچتا کیسے ہوں۔ سوچ سمجھ کر تمہیں جواب کیسے دیتا ہوں''۔ منکو نے حیرانی سے کہا۔

''تمہارے پاس دماغ نہیں ہے دل ہے۔ تم دل سے باتیں کرتے ہو اور دل سے ہی جواب دیتے ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ شکر ہے کہ میرے پاس دل تو ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہوتا تو میرا کیا ہوتا''۔ منکو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پھر تم بے دل کے منکو ہوتے جسے کوئی بندریا دیکھنا بھی گوارا نہ کرتی اور یہ کہہ کر دور رہتی کہ تمہارے سینے میں دل ہی نہیں ہے تم کیا کسی بندریا کا ساتھ دو گے''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو منکو بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ سب تو سارے جنگل کی بندریاں اب بھی کہتی ہیں۔

وہ کہتی ہیں میں کٹھور ہوں۔ تمہارا غلام ہوں۔ میرے سینے میں سوائے تمہاری محبت کے اور کچھ نہیں ہے اور یہ سچ بھی تو ہے۔ میں سب کو چھوڑ سکتا ہوں لیکن تمہیں نہیں"۔ منکو نے جواب دیا تو ٹارزن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اگر اپنے دل میں تم مجھے ہی رکھو گے تو پھر واقعی تمہیں ساری زندگی کنوارا ہی رہنا پڑے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ تم نے کون سی شادی کر لی ہے جو میں کر لوں۔ جب تک تم کنوارے رہو گے اور لیڈی ٹارزن نہیں لاؤ گے تب تک میں بھی کسی لیڈی بندریا کو اپنی دلہن نہیں بناؤں گا"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"لیڈی ٹارزن اور لیڈی بندریا۔ بہت خوب۔ بڑی دور کی کوڑی لائے ہو"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہاں جدید دنیا کے جو لوگ آتے ہیں وہ اپنے ساتھ آنے والی لڑکیوں اور عورتوں کو لیڈیز یا مس کہتے ہیں۔ اگر تم جیسی انسان لڑکیاں اور عورتیں لیڈیز ہو سکتی ہیں تو جنگل کی بندریاں مس یا لیڈیز کیوں نہیں ہو سکتیں"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن کی ہنسی تیز ہو گئی۔ قریب کھڑا تامبا حیرت سے

ٹارزن کو ہنستا دیکھ رہا تھا۔ وہ چونکہ منکو اور ٹارزن کی باتیں سمجھ نہیں سکتا تھا اس لئے وہ ہونق سا بنا کھڑا تھا۔

"میں نے کب کہا کہ نہیں ہو سکتی ہیں۔ تم جنگل کی بندریوں کو مس کہو یا لیڈی۔ ان بے چاریوں کو کیا سمجھ آنی ہے"۔ ٹارزن نے کہا تو اس بار منکو بھی ہنس پڑا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ مجھے موٹی بندریاں پسند ہیں۔ یہ بتاؤ انہیں مس کہوں یا لیڈی"۔ منکو نے کہا۔

"نہیں تم نے کسی موٹی بندریا کو لیڈی یا مس کہا تو وہ برا مان سکتی ہے اس لئے تم اسے کچھ اور کہہ لیا کرو"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا"۔ منکو نے پوچھا۔

"بھتنی بندریا کہہ لیا کرو"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو ہنس پڑا۔

"بس تو پھر اس نے واقعی بھتنی بن کر میرے پیچھے پڑ جانا ہے اور پنجے مار مار کر میری بوٹیاں اڑا دینی ہیں"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ منکو اور تم کیا باتیں کر کے ہنس رہے ہو بڑے سردار۔ مجھے بھی بتاؤ۔ میں بھی ہنسنا چاہتا ہوں"۔ تامبا جو

ہونقوں کی طرح انہیں ہنستا دیکھ رہا تھا، نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن نے اسے ساری باتیں بتا دیں جسے سن کر وہ بھی ہنسنا شروع ہو گیا۔

''اس کی ہنسی تو ایسی ہے جیسے سچ مچ کوئی بھوت ہنس رہا ہو''۔ منکو نے برا سا منہ بنا کر کہا تو ٹارزن ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اسی لمحے اچانک منکو چونک پڑا۔

''ارے یہ کیا''۔ منکو کے منہ سے نکلا۔

''کیا ہوا''۔ ٹارزن نے کہا۔ وہ منکو سے باتیں ضرور کر رہا تھا لیکن اس نے ایک بار بھی آنکھیں نہ کھولی تھیں۔

''دور سے مجھے سیاہ کوؤں یا پھر جیسے چمگادڑوں کے غول کے غول اُڑتے ہوئے اس طرف آتے دکھائی دے رہے ہیں''۔ منکو نے دور آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر یہ یقیناً وہی دشمن پری زاد ہوں گے۔ تامبا منکو بتا رہا ہے کہ سامنے سے دشمن پری زادوں کی فوج آ رہی ہے۔ کیا تم انہیں دیکھ سکتے ہو''۔ ٹارزن نے پہلے منکو سے اور پھر تامبا سے مخاطب ہو کر کہا تو تامبا چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔

''یہ دشمن پری زاد ہیں یا نہیں یہ میں نہیں بتا سکتا بڑے

سردار۔ ان کی تعداد لاکھوں میں ہے اور دور سے یہ چمگادڑ جیسے دکھائی دے رہے ہیں"۔ تامبا نے کہا۔

"بس تو پھر تیار ہو جاؤ۔ یہ وہی شیطان پری زاد ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تو کیا ہم چھپ جائیں"۔ منکو نے فوراً کہا۔

"ہاں۔ چٹانوں میں اس طرح چھپ جاؤ کہ انہیں کسی طرح سے دکھائی نہ دے سکو"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے تامبا کو بھی یہی ہدایات دیں تو تامبا اور منکو فوراً پہاڑی چٹانوں کے پیچھے دبک گئے۔ دور سے آنے والی چمگادڑیں تیزی سے بڑی ہوتی جا رہی تھیں اور پھر اچانک ہر طرف شور کے ساتھ تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ چمگادڑ نما شیطان پری زاد تیزی سے پر مارتے ہوئے نیچے آ گئے تھے اور وہ پورے جنگل پر پھیل کر اُڑ رہے تھے۔ ان میں سینکڑوں سیاہ پری زادوں کے رنگ سرخ تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب خون کا غسل کر کے آئے ہوں۔

"اوہ۔ ان کی تعداد تو واقعی لاکھوں میں ہیں۔ یہ تو پورے جنگل پر پھیل رہے ہیں"۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا یہ میرے اوپر سے بھی گزر رہے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں سردار۔ یہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے ایسے اُڑ رہے ہے جیسے انہیں کچھ دکھائی نہ دے رہا ہو اور یہ اندھوں کی طرح کچھ ڈھونڈ رہے ہوں"۔ منکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تب پھر آ کو بابا کے کہنے کے مطابق یہ مجھے نہیں دیکھ سکتے اور یہ مجھے ہی ڈھونڈ رہے ہیں"۔ ٹارزن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے احتیاطاً اپنے نیفے سے خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو جنگل میں اتر رہے ہیں"۔ منکو نے کہا۔ اس نے پری زادوں کو جنگل میں غوطے لگا کر اترتے ہوئے دیکھا تھا۔

"جنگل میں اتر کر یہ مجھے تلاش کریں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔ اسی لمحے اسے ہر طرف سے جنگلی جانوروں کے چیخنے چلانے کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کہیں انہوں نے جنگل کے جانوروں پر حملے تو نہیں شروع کر دیئے"۔ ٹارزن نے بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں سردار۔ یہ تو۔ یہ تو''۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں سامنے جنگل پر جمی ہوئی تھیں جہاں جنگل میں اترنے والے شیطان پری زاد اب دوبارہ فضاء میں بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ تو کیا۔ تم اس قدر گھبرا کیوں رہے ہو''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جنگل میں اتر کر وہ جانوروں کو پکڑ کر اور انہیں الٹا لٹکائے فضاء میں بلند ہو رہے ہیں سردار''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''۔ ٹارزن نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

''بڑے سردار۔ دشمن پری زادوں نے جنگل کے جانوروں کو پکڑ لیا ہے۔ ان میں شیر ہاتھی، بن مانس۔ ریچھ، معصوم ہرن اور ہر طرح کے جانور شامل ہیں۔ وہ ایک ایک جانور کو ان کے پچھلے پیروں یا پھر دموں سے پکڑے الٹا لٹکائے ہوا میں بلند ہوتے جا رہے ہیں''۔ تامبا نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''الٹا لٹکا کر لیکن کیوں''۔ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ مجھے نہیں معلوم بڑے سردار''۔ تامبا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ یہ کیا''۔ اچانک منکو نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

''اب کیا ہوا''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ قبیلے کے وحشیوں کو بھی پیروں سے پکڑ کر الٹا لٹکائے ہوا میں بلند ہو رہے ہیں''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اور نمایاں ہو گئے۔ شیطان سیاہ پری زاد واقعی سارے جنگل میں پھیل گئے تھے اور انہیں وہاں جو بھی جانور یا وحشی دکھائی دیتا وہ اسے پیروں سے پکڑ کر اور الٹا لٹکا کر ہوا میں بلند ہو جاتا۔ جانور اور وحشی بری طرح سے چیخ چلا رہے تھے۔ وہ خود کو اس عجیب و غریب اور خوفناک مخلوق سے بچانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے لیکن اس مخلوق کی گرفت بے حد سخت تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف شیطان سیاہ پری زاد انسانوں اور جانوروں کو لے کر فضاء میں بلند ہو گئے اور پھر وہ زمین سے انتہائی بلندی

پر پہنچ کر معلق ہو گئے۔ اب ہر طرف شیطان پری زاد تھے
جن کے ایک ہاتھ میں برچھی والا ڈنڈا تھا اور دوسرے ہاتھ
میں کوئی نہ کوئی جانور یا پھر وحشی الٹا لٹکا ہوا دکھائی دے رہا
تھا۔ اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور پھر دو لمبے
تڑنگے اور انتہائی طاقتور سیاہ پری زادوں کے ساتھ ایک
بوڑھا سیاہ پری زاد غوطہ لگا کر نیچے آئے اور جھیل کے پاس
زمین پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک سیاہ پری
زاد بے حد طاقتور اور دیو جیسا لمبا تڑنگا دکھائی دے رہا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور سالار جن اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ اور خوف کے تاثرات تھے۔ اسے دیکھ کر کمرے میں موجود بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری چونک پڑے۔

"کیا ہوا سالار جن۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔ بادشاہ جن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"غضب ہو گیا بادشاہ حضور۔ غضب ہو گیا"۔ سالار جن نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر ملکہ پری اور شہزادی پری کے رنگ اُڑ گئے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا بتاؤ مجھے"۔ بادشاہ جن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہم ان شیطان پری زادوں کے مقابلے میں ہار گئے ہیں آقا۔ ہمارے سینکڑوں جن اور دیو ان دشمن پری زادوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں''۔ سالار جن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر بادشاہ جن جیسے ساکت سا ہو کر رہ گیا۔ اس کے جسم میں کپکپی سی طاری ہو گئی۔

''ہوا کیا ہے۔ ہمیں تفصیل بتاؤ''۔ بادشاہ جن نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''شیطان پری زاد سیاہ جزیرے سے نکل کر سمندر میں موجود ایک دوسرے جزیرے پر آ گئے تھے بادشاہ حضور۔ وہ شاید دور تک اُڑتے رہنے کی وجہ سے تھک گئے تھے۔ اس لئے اس جزیرے پر آرام کرنے کے لئے اترے تھے۔ ہماری جنات اور دیوؤں کی فوج نے انہیں اسی جزیرے پر گھیرنے اور مار گرانے کا فیصلہ کر لیا۔ جنوں اور دیوؤں کی فوج دیکھ کر دشمن پری زاد چونک پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ ہماری فوج ان پر حملہ کرتی انہوں نے اُڑ کر چاروں طرف سے ہماری فوج کو گھیر لیا اور پھر انہوں نے ہماری فوج پر برچھیوں والے ڈنڈوں سے حملہ کر دیا۔ ہماری فوج

کے جن اور دیو ان پر بھرپور حملے کر رہے تھے لیکن ہمارا کوئی بھی ہتھیار ان دشمن پری زادوں پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہماری فوج کے جن اور دیو، دشمن پری زادوں کو نہیں بلکہ ٹھوس چٹانوں پر تلواریں، کلہاڑے اور نیزے مار رہے ہوں۔ ان کی تلواریں اور کلہاڑے ٹوٹ رہے تھے اور نیزوں کی انیاں مڑ رہی تھیں لیکن دشمن پری زادوں کے جسموں پر ایک معمولی سی خراش تک نہ آ رہی تھی جبکہ دشمن پری زاد برچھیوں والے ڈنڈوں کی برچھیوں سے ہماری فوج کے ٹکڑے اُڑا رہے تھے۔ ہماری فوج میں دم ہے۔ وہ طاقتور ہیں اور کسی بھی فوج کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن یہ ایسی فوج ہے جس پر کوئی ہتھیار اثر ہی نہیں کرتا۔ اس لئے مجبوراً انہیں وہاں سے پسپا ہو کر بھاگنا پڑا اور باقی فوج بڑی مشکل سے ان سے بچ کر واپس آنے میں کامیاب ہوئی ہے لیکن ہمارے سینکڑوں جن اور دیو مارے جا چکے ہیں جن کے خون سے وہ جزیرہ سرخ ہو گیا ہے''۔ سالار جن نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کتنا نقصان ہوا ہے ہمارا''۔ بادشاہ جن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''بہت زیادہ بادشاہ سلامت۔ تین ہزار سے زیادہ جنات اور دو ہزار سے زیادہ دیو ہلاک ہو چکے ہیں''۔ سالار جن نے کہا تو بادشاہ جن کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے پیچھے ہٹا اور پھر دھم سے مسند پر بیٹھ گیا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ یہ دیکھ کر ملکہ پری اور شہزادی پری تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھیں۔

''آپ۔ آپ ٹھیک ہیں نا ابا حضور''۔ شہزادی پری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں''۔ بادشاہ جن نے بے حد دھیمے اور شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

''یہ بہت برا ہوا ہے۔ اگرچہ ہمیں معلوم تھا کہ ہم ان دشمن پری زادوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں ان کے مقابلے پر فوج کو بھیجنا ہی نہیں چاہئے تھا''۔ ملکہ پری نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے تو منع کیا تھا لیکن سالار جن کا ہی اصرار تھا کہ ہمیں ایک کوشش کرنی چاہئے''۔ بادشاہ جن نے کہا۔

''مجھے افسوس ہے بادشاہ حضور اور میں اپنی غلطی پر نادم

ہوں"۔ سالار جن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اب تمہارے نادم ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہاری وجہ سے ناحق ہزاروں جن اور دیو ہلاک ہو گئے ہیں"۔ بادشاہ جن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو سالار جن نے اپنا سر جھکا لیا۔

"کیا بچ جانے والے جن غائب ریاست میں آ گئے ہیں"۔ بادشاہ جن نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی بادشاہ حضور"۔ سالار جن نے کہا۔

"اب پری زاد سردار جونگا اپنے شیطان پری زادوں کی فوج لے کر ریاست کے باہر پہنچ جائے گا۔ جہاں ہماری ریاست ہوا کرتی تھی اب باہر شیطان پری زاد ہوں گے۔ وہ ہماری ریاست کے ظاہر ہونے کا انتظار کریں گے۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ اب شاید کچھ بھی نہیں ہو سکتا"۔ بادشاہ جن نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"وہ اس طرف نہیں آئے گے بادشاہ حضور"۔ سالار جن نے کہا تو بادشاہ جن چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ وہ ہماری ریاست پر یلغار کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اگر وہ اس طرف نہیں آئیں گے تو اور

کہاں جائیں گے"۔ بادشاہ جن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک اور بری خبر ہے بادشاہ حضور"۔ سالار جن نے سر جھکاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا تو بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ایک اور بری خبر"۔ بادشاہ جن کے منہ سے نکلا۔

"جی ہاں بادشاہ حضور"۔ سالار جن نے کہا۔

"کیا ہے بری خبر۔ بتاؤ"۔ بادشاہ جن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمارے چند غائب ہونے کی صلاحیت رکھنے والے جنات ان دشمن پری زادوں کے ساتھ موجود ہیں بادشاہ حضور۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ دشمن پری زاد افریقہ کے جنگلوں کی طرف جا رہے ہیں۔ جہاں ایک آدم زاد رہتا ہے۔ اس آدم زاد کا نام ٹارزن ہے۔ وہ ان جنگلوں میں ہی پلا بڑھا ہے اور اس نے شیرنی اور مادہ گوریلا کا دودھ پیا ہے۔

وہ نیک انسان ہے اور ظالموں کے خلاف لڑتا ہے۔ مظلوموں کی مدد کرنے والا، صاف دل اور بہادر انسان

ہونے کے ساتھ ساتھ اس ٹارزن میں بے شمار خوبیاں ہیں جو اسے دوسرے انسانوں سے جدا کرتی ہیں۔ مخبروں کے کہنے کے مطابق دشمن پری زادوں کے سردار جونگا کو اس کے دیوتاؤں نے بتایا ہے کہ اگر وہ ٹارزن کے جنگل میں جائے اور اسے پکڑ کر ہلاک کر دے اور اس کے سینے سے اس کا دل نکال کر لے آئے اور پھر اس دل کو لے کر وہ پرستان کی سنہری ریاست کے کسی حصے میں گاڑ دے تو غائب ہونے والی ریاست ٹارزن کا دل زمین میں گڑتے ہی ظاہر ہو جائے گی اور پھر وہ اس ریاست پر ہلہ بول دیں گے اور ساری ریاست کو تباہ و برباد کر دیں گے"۔ سالار جن نے کہا تو بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری اس کی طرف دیکھتے رہ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو سالار جن"۔ بادشاہ جن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سچ بول رہا ہوں بادشاہ حضور۔ اس نیک آدم زاد کا دل زمین میں گاڑتے ہی اس ریاست پر نیک جن کا کیا ہوا عمل ختم ہو جائے گا اور ہماری ریاست پھر سے ظاہر ہو جائے گی"۔ سالار جن نے کہا۔

"یہ ٹارزن ہے کون اور اس کا دل زمین میں گڑنے سے ہماری ریاست کیسے ظاہر ہو سکتی ہے"۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سالار جن انہیں ٹارزن کے بارے میں بتانے لگا۔

"ٹارزن کو پکڑنے کے لئے سردار جونگا نے پہلے تین دشمن پری زادوں کو اس کے جنگل میں بھیجا تھا۔ وہاں کوئی نیک آدم زاد آکو بابا بھی رہتا ہے۔ آکو بابا نے ٹارزن کے ساتھ ایک اور آدم زاد وحشی کو جوڑ دیا ہے۔ اس آدم زاد وحشی کے پاس ایک کراماتی خنجر ہے جس کے لگتے ہی دشمن پری زاد ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتے ہیں اور ٹارزن کو بھی آکو بابا نے ایک کراماتی انگوٹھی دی ہوئی ہے جس سے آدم زاد ٹارزن کی طاقتیں بڑھ گئی ہے۔

وہ دشمن پری زادوں کے بھاری بھرکم وجود اٹھا کر زمین پر پٹخ سکتا ہے اور ان کے سر درختوں کے تنوں پر مار کر توڑ سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے بھی دشمن پری زاد فنا ہو جاتے ہیں۔ جب سردار جونگا نے تین طاقتور پری زادوں کو آدم زاد ٹارزن کو پکڑنے کے لئے بھیجا تو ٹارزن اور اس کے ساتھی وحشی تاما نے ان تینوں پری زادوں کو فنا کر دیا۔

جب اس بات کی خبر سردار جونگا کو ملی تو وہ اپنی پوری فوج لے کر ٹارزن کے جنگلوں کی طرف روانہ ہو گیا ہے تا کہ وہ ٹارزن کو کسی طرح سے پکڑ سکے اور اسے ہلاک کر کے اس کے سینے سے اس کا دل نکال سکے اور پھر اس دل کو لا کر ہماری ریاست کی زمین میں گاڑ سکے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہماری ریاست ایک لمحے میں ان دشمن پری زادوں کے سامنے ظاہر ہو جائے گی اور پھر"۔ سالار جن نے کہا اور پھر یکلخت خاموش ہو گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم غائب ہونے کے باوجود دشمن پری زادوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ اگر انہیں آدم زاد ٹارزن کا دل مل گیا اور انہوں نے دل لا کر باہر زمین میں گاڑ دیا تو"۔ بادشاہ جن نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اب کیا ہو گا بادشاہ سلامت"۔ ملکہ پری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ نیک جن بابا بھی عبادت میں مصروف ہیں۔ ان سے بھی بات نہیں کی جا سکتی ہے۔ لگتا ہے ہمارے ساتھ ساتھ ہماری ریاست کے ختم ہونے کا وقت آ پہنچا ہے۔

اب ہم کچھ نہیں کر سکیں گے۔ دشمن پری زاد اب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے اور پرستان سے حقیقت میں ہماری ریاست کا وجود غائب ہو جائے گا۔ ہمیشہ کے لئے''۔ بادشاہ جن نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بازی ہار چکا ہو اور اب اس کے جیتنے اور اپنی ریاست کو بچانے کی کوئی صورت باقی نہ ہو۔ وہ مایوس تھا بے حد مایوس۔

جنگل کا آسمان شیطان پری زادوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ سب ہوا میں معلق تھے اور وہاں موجود ہر شیطان پری زاد کے ہاتھوں میں جنگل کے وحشی اور مختلف قسم کے جانور الٹے لٹکے ہوئے تھے جو بری طرح سے تڑپ اور چیخ رہے تھے۔ ان کی دردناک چیخوں سے جنگل بری طرح سے گونج رہا تھا۔ ان سب کی یہ حالت دیکھ کر منکو اور تامبا کی حالت بری ہو رہی تھی۔ ٹارزن بدستور آنکھیں بند کئے کھڑا تھا اس لئے وہ اس خوفناک ماحول کو نہ دیکھ سکتا تھا۔

''آخر یہاں ہو کیا رہا ہے۔ کوئی مجھے کچھ بتائے گا''۔ ٹارزن نے غصے سے منکو اور تامبا سے مخاطب ہو کر کہا تو منکو اور تامبا نے ٹارزن کو ساری باتیں بتا دیں۔ اپنے جنگل

کی رعایا کے اس حالت میں ہونے کا سن کر ٹارزن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آنکھیں کھولے اور پھر وہ پوری قوت سے ان شیطان پری زادوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کی ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے لیکن وہ مجبور تھا۔ آکو بابا نے اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک وہ آ کر اسے خود آنکھیں کھولنے کا نہ کہیں وہ اسی طرح رہے گا۔ اگر وہ آنکھیں کھول دیتا تو اس کے گرد آکو بابا نے جو حصار قائم کیا تھا وہ ختم ہو جاتا اور دشمن پری زاد اسے دیکھ کر آسانی سے اس پر حملہ کر سکتے تھے۔

''سردار۔ ان دشمن پری زادوں میں سے دو لمبے تڑنگے اور انتہائی طاقتور شیطان پری زاد تم سے کچھ فاصلے پر ایک چٹان پر کھڑے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک بوڑھا پری زاد بھی موجود ہے۔ ان میں سے جو سب سے زیادہ طاقتور لمبا تڑنگا شیطان پری زاد ہے اس کے دونوں ہاتھوں میں سرخ رنگ کی تلواریں موجود ہیں۔ وہ بے حد غصے میں معلوم ہو رہا ہے لگتا ہے یہی ان شیطان پری زادوں کا سردار ہے''۔ منکو نے سامنے اونچی چٹان پر کھڑے سردار جونگا کی طرف دیکھ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹارزن۔ کہاں ہو تم۔ مجھ سے ڈر کر کہاں چھپے ہوئے ہو۔ میرے سامنے آؤ۔ میں تم سے مقابلہ کرنے اور تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے تمہارے دل کی ضرورت ہے۔ میں تمہیں ہلاک کر کے تمہارا دل نکالنا چاہتا ہوں۔ کہاں ہو سامنے آؤ۔ میں ان سیاہ پری زادوں کا سردار ہوں اور میرا نام جونگا ہے۔ سردار جونگا"۔ سردار جونگا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یہ اسی طاقتور اور لحیم شحیم پری زاد کی آواز ہے سردار جس کے بارے میں تمہیں ابھی میں نے بتایا ہے"۔ منکو نے کہا۔

"یہ جو کچھ کر رہا ہے بہت غلط کر رہا ہے۔ اس کا اسے خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا"۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

"ٹارزن۔ تمہارے جنگل کے تمام باسی میرے قبضے میں ہیں اور میرے ساتھی انہیں لے کر بلندی پر معلق ہیں۔ اگر تم میرے سامنے نہ آئے تو میرے حکم پر میرے ساتھی تمہارے جنگل کے باسیوں کو چھوڑ دیں گے۔ اتنی بلندی سے گرنے کے بعد تمہارے جنگل کے باسیوں کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جائے گا۔ اگر تم انہیں زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو میری بات

مان لو اور سامنے آ جاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اسی جنگل میں کہیں چھپے ہوئے ہو۔ سامنے آ جاؤ''۔ سردار جونگا نے ایک بار پھر گرجتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز اور ڈراؤنی آواز پورے جنگل میں گونج رہی تھی۔

''میں آکو بابا کے حکم کی وجہ سے مجبور ہوں سردار جونگا ورنہ ابھی تمہارے سامنے آ جاتا''۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''بڑے سردار۔ صورت حال بہت خوفناک ہے۔ سارے پری زاد آسمان پر کافی بلندی پر ہیں۔ اگر انہوں نے واقعی جانوروں اور قبیلے کے وحشیوں کو نیچے پھینکنا شروع کر دیا تو ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا''۔ تامبا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے آکو بابا کی آمد کا انتظار ہے۔ جب تک وہ نہیں آ جاتے میں کچھ نہیں کر سکتا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں ٹارزن۔ تم جہاں بھی ہو میرے سامنے آ جاؤ اور خود کو میرے حوالے کر دو۔ ورنہ''۔ سردار جونگا نے ایک بار پھر چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''لگتا ہے آقا کہ وہ ایسے سامنے نہیں آئے گا۔ اگر آپ کا حکم ہو تو ٹارزن کے جنگل کے باسیوں کو نیچے پھینکنا شروع

کر دیا جائے۔ جب ٹارزن اپنے جنگل کے باسیوں کی موت کی چیخیں سنے گا تو وہ یقیناً آپ کے سامنے آنے پر مجبور ہو جائے گا"۔ بوڑھے شیطان پری زاد نے اونچی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک سو جانوروں اور ایک سو وحشیوں کو نیچے پھینک دو"۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے کہا تو ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسرے لمحے ماحول انسانوں اور جانوروں کی دردناک اور لہراتی ہوئی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ آسمان پر معلق شیطان پری زادوں نے سو جانوروں اور سو وحشیوں کو یکلخت چھوڑ دیا تھا اور وہ سب بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے۔ چند وحشی اور چند جانور جن میں دو شیر۔ چار ہاتھی۔ دس گینڈے اور پانچ بن مانسوں سمیت دوسرے بہت سے جانور شامل تھے ٹھیک ٹارزن کے سامنے کچھ فاصلے پر ٹھوس چٹانوں پر گرے اور ان کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔ یہ منظر اس قدر ہولناک تھا کہ منکو اور تامبا کے منہ سے بے اختیار خوف بھری چیخیں نکل گئیں۔ چٹانیں ان وحشیوں اور جانوروں کے خون کے ساتھ ان

کے جسم کے لوتھڑوں سے بھر گئی تھیں۔

"انہوں نے جنگل کے باسیوں پر ظلم ڈھانا شروع کر دیا ہے بڑے سردار"۔ تامبا نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔ اتنے وحشیوں اور جانوروں کی لاشوں کے ٹکڑے اُڑتے دیکھ کر خوف سے اس کا برا حال ہو گیا تھا۔ منکو نے تو خوف سے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔ اس سے یہ بھیانک اور دل لرزا دینے والا منظر دیکھا ہی نہ جا رہا تھا۔

"تمہارے جنگل کے باسیوں میں سے سو جانور اور سو وحشی ہلاک ہو چکے ہیں ٹارزن۔ اب بھی وقت ہے سامنے آ جاؤ ورنہ اگلی بار جانوروں اور وحشیوں کے مرنے کی تعداد دوگنی بلکہ چار گنا ہو گی"۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے کہا تو ٹارزن کا خون کھول اٹھا۔

"یہ آکو بابا کہاں رہ گئے ہیں۔ وہ اب تک آئے کیوں نہیں"۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آکو بابا آ رہے ہیں بڑے سردار"۔ اچانک تامبا نے لرزتے ہوئے اور قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹارزن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ چٹانوں کے پیچھے سے آکو بابا ایک لاٹھی ٹیکتے ہوئے آہستہ

آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے اسی طرف آ رہے تھے۔ ان کے چہرے پر بے حد جلال دکھائی دے رہا تھا اور وہ غصیلی نظروں سے آسمان پر موجود ہر طرف پھیلے ہوئے شیطان پری زادوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"یہ بوڑھا کون ہے۔ کیا یہ ٹارزن ہے"۔ سردار جونگا نے آکو بابا کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں سردار۔ یہ ٹارزن نہیں ہے۔ ٹارزن تو میرے حساب کے مطابق بے حد جوان اور مضبوط جسم کا مالک ہونا چاہئے"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

"تو پھر کون ہے یہ بوڑھا اور کسی سیاہ پری زاد نے اسے کیوں نہیں اٹھایا۔ جاؤ اسے اٹھا کر آسمان کی طرف لے جاؤ اور اسے بھی دوسروں کی طرح الٹا لٹکا دو"۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے کہا تو تین شیطان پری زاد بجلی کی سی تیزی سے اُڑتے ہوئے آکو بابا کی طرف لپکے۔ اس سے پہلے کہ وہ آکو بابا کے قریب پہنچتے اچانک انہیں زور دار جھٹکے لگے اور وہ ہوا میں پلٹنیاں کھاتے ہوئے اور بری طرح سے چیختے ہوئے دور جا گرے۔ اسی لمحے ان کے جسم سرخ ہوئے اور پھر بھک کی آواز کے ساتھ وہ جل کر راکھ بنتے چلے گئے۔

یہ دیکھ کر سردار جونگا، سالار ٹوگا اور بوڑھا ماگو بری طرح سے چونک پڑے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔ سردار جونگا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ روشن دنیا کا نمائندہ آکو بابا ہے آقا۔ ہمارے سیاہ پری زاد شیطانی ذریتیں ہیں یہ ان کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔ انہوں نے اپنی طاقت سے سیاہ پری زادوں کو دور اچھال پھینکا تھا اور جلا کر راکھ بنا دیا ہے"۔ بوڑھے ماگو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا اس میں ہم سے زیادہ طاقت ہے"۔ سردار جونگا کے چونک کر کہا۔

"ہاں آقا۔ ہمیں اس کے قریب جانے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے"۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔ آکو بابا رکے بغیر مسلسل آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ وہ اسی پہاڑی کی طرف بڑھ رہے جس کی اونچی چٹان پر ٹارزن آنکھیں موندے کھڑا تھا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک آدم زاد ہمارے سیاہ پری زادوں کو اس طرح سے کیسے جلا کر راکھ بنا سکتا ہے"۔

سردار جونگا نے سہمے لہجے میں کہا۔

''ہم سب کسی کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں اور سب کے سامنے ناقابل تسخیر ہیں آقا لیکن یہ آدم زاد روشنی کی دنیا کا نمائندہ ہے اس کی طاقتیں ہم سے بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں اس سے بچنا ہو گا۔ اسی نے ٹارزن کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کر رکھا ہے''۔ سردار ماگو نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم خواہ مخواہ اس بوڑھے کو اہمیت دے رہے ہو۔ آقا آپ مجھے حکم دیں۔ میں ابھی جا کر اس بوڑھے کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں لا کر پھینکتا ہوں''۔ سالار ٹوگا نے کہا۔

''ایسی غلطی نہ کرنا ٹوگا۔ اگر تم اس کے قریب گئے تو تمہارا حشر بھی ان تین سیاہ پری زادوں سے مختلف نہ ہو گا جو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا''۔ بوڑھے ماگو نے کہا۔

''بوڑھا ماگو درست کہہ رہا ہے سالار ٹوگا۔ یہ آدم زاد واقعی خطرناک معلوم ہو رہا ہے۔ مجھے اس کے چہرے پر جلال اور غصہ نظر آ رہا ہے۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مجھے بھی خوف محسوس ہو رہا ہے اس لئے خاموش کھڑے

رہو۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"۔ سردار جونگا نے کہا اور اس کی بات سن کر سالار ٹوگا بے اختیار چونک پڑا۔ سردار جونگا جو شیطانی دنیا کا سردار تھا اور بے شمار طاقتوں کا مالک تھا ایک بوڑھے آدم زاد سے خوف زدہ ہونے کی بات کر رہا تھا اسی لئے وہ حیران ہو رہا تھا۔

آکو بابا چٹانوں پر چڑھتے ہوئے ایک بڑی چٹان پر آ گئے اور پھر انہوں نے لاٹھی کو سامنے کیا اور دونوں ہاتھ لاٹھی پر رکھ کر چٹان پر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہرے پر بدستور جلال دکھائی دے رہا تھا اور وہ قہر بھری نظروں سے سردار جونگا اور اس کے ساتھ کھڑے سالار ٹوگا اور بوڑھے ماگو کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"تم جونگا ہو۔ شیطانی ذریتوں سیاہ پری زادوں کے سردار"۔ اچانک آکو بابا نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں جونگا ہوں۔ سردار جونگا"۔ جونگا نے جواباً چیختے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم یہاں ٹارزن کو ہلاک کرنے اور اس کا دل نکال کر لے جانے کے لئے آئے ہو"۔ آکو بابا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ٹارزن کے دل کی ضرورت ہے۔ اس کے

دل کو لے جا کر میں پرستان کی سنہری ریاست کی زمین میں
گاڑنا چاہتا ہوں۔ وہ ریاست میرے خوف کی وجہ سے
غائب ہو چکی ہے۔ میں اس ریاست کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں
اور یہ ریاست صرف ٹارزن کے دل کو وہاں گاڑنے سے ہی
ظاہر ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہو گا کہ
ٹارزن کو میرے حوالے کر دو ورنہ اس جنگل کے تمام باسی
بے موت مارے جائیں گے"۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے
کہا۔

"مجھے دھمکی مت دو۔ میں جانتا ہوں کہ تم ٹارزن کو
ہلاک کر کے اس کا دل کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تم اور
تمہاری شیطانی ذریتیں پرستان کی سنہری ریاست کے
باسیوں کو ہلاک کر کے ان کے خون سے غسل کرنا چاہتے ہو
اور تم شہزادی عاطفہ سے زبردستی شادی کرنا چاہتے ہو۔ یہ ظلم
ہے۔ بہت بڑا ظلم اور میں تمہیں ایسا ظلم کرنے کی اجازت
نہیں دے سکتا"۔ آ کو بابا نے جلال بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں تمہاری اجازت لینے کے لئے نہیں آیا ہوں
بوڑھے آدم زاد۔ تم اس جنگل کی رعایا کے بارے میں سوچو
جو میرے ساتھیوں کے قبضے میں ہے۔ اگر میرے ساتھیوں

نے انہیں چھوڑ دیا تو یہ سب بلندی سے زمین پر گریں گے اور ان سب کے ٹکڑے بکھر جائیں گے"۔ سردار جونگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر اب تم نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ہلاک کیا تو میں تم سب کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گا۔ تم بھی نہیں بچ سکو گے جونگا۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ جنگل کے باسیوں کو واپس جنگل میں چھوڑ دیں"۔ آکو بابا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ جب تک تم ٹارزن کو میرے حوالے نہیں کرو گے میرے ساتھی جنگل کے باسیوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ اگر انہوں نے انہیں چھوڑا تو بلندی سے نیچے پھینک کر انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہی چھوڑیں گے۔ بولو۔ کیا تم ایسا چاہتے ہو"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"اگر تم نے اب ایک بھی جانور یا ایک بھی انسان کو نقصان پہنچایا تو میں ٹارزن کو کبھی تمہارے سامنے نہیں لاؤں گا جونگا۔ میں جانتا ہوں تمہاری زندگی کے صرف تین دن باقی ہیں۔ آج کا دن ختم ہونے والا ہے۔ اس کے بعد تمہارے پاس صرف دو دن باقی رہیں گے۔ ان دو دنوں

میں تمہیں ہر صورت میں شہزادی پری سے شادی کرنی ہو گی اور یہ شادی تب ہی ہو گی جب ٹارزن تمہارے سامنے آئے گا۔ تم اسے ہلاک کرو گے اور اس کے سینے سے اس کا دل نکال کر پرستان کی سنہری ریاست کے خالی میدان میں لے جا کر گاڑ دو گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو نہ ہی تم شہزادی پری سے شادی کر سکو گے اور نہ ہی تم اپنی اور اپنے شیطان پری زادوں کی زندگیاں مزید ایک ہزار سال بڑھا سکو گے۔ تم سب فنا ہو جاؤ گے۔ سب کے سب فنا ہو جاؤ گے"۔ آ کو بابا نے تیز لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر سردار جونگا بے اختیار چونک پڑا۔

"تم یہ سب کیسے جانتے ہو"۔ سردار جونگا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اور بھی بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں روشن دنیا کا نمائندہ ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھی مجھے چھو بھی نہیں سکتے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ٹارزن کو میں تمہارے سامنے ظاہر کروں تو تمہیں میری تین شرطیں ماننی پڑیں گی۔ اگر تم نے تینوں شرطیں مان لیں تو میں ٹارزن کو تمہارے سامنے لے آؤں گا یہ میرا وعدہ ہے"۔ آ کو بابا نے کہا تو سردار جونگا ایک بار پھر

چونک پڑا۔

''شرطیں۔ کون سی شرطیں''۔ سردار جونگا نے چونک کر کہا۔

''پہلے بولو۔ تم مانو گے شرائط یا نہیں''۔ آکو بابا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''شرائط بتاؤ''۔ سردار جونگا نے کہا۔

''اس کی باتوں میں مت آؤ آقا۔ تم جنگل کے باسیوں کو نیچے پھنکوانا شروع کر دو۔ اپنے ساتھیوں کے انجام دیکھ کر ٹارزن اور یہ ڈر جائیں گے۔ پھر یہ ہر صورت ٹارزن کو تمہارے سامنے ظاہر کرنے پر مجبور ہو جائے گا''۔ بوڑھے ماگو نے سردار جونگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم چپ رہو''۔ سردار جونگا نے اسے جھاڑتے ہوئے کہا تو بوڑھا ماگو ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

''پہلے تم اقرار کرو کہ تم میری بتائی ہوئی شرطیں مانو گے تو میں تمہیں شرطیں بتاؤں گا اور پھر وعدے کے مطابق ٹارزن کو تمہارے سامنے لے آؤں گا''۔ آکو بابا نے کہا۔

''میں طاقت کا بادشاہ جونگا ہوں۔ سردار جونگا۔ میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ تم شرطیں بتاؤ۔ میں ٹارزن کا دل حاصل

کرنے کے لئے تمہاری ہر شرط ماننے کو تیار ہوں"۔ سردار جونگا نے بے حد رعونت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید ضرورت سے زیادہ اپنی طاقتوں پر ناز تھا اس لئے اس نے آکو بابا کی شرائط سنے بغیر ہی انہیں ماننے کی حامی بھر لی تھی۔ اسے حامی بھرتے دیکھ کر آکو بابا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"کیا تم اپنے شیطان دیوتا کی قسم کھاتے ہو کہ تم میری بتائی ہوئی تینوں شرطیں مانو گے"۔ آکو بابا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں شیطان دیوتا کی قسم کھاتا ہوں۔ میں تمہاری تینوں شرائط مانوں گا چاہے وہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں"۔ سردار جونگا نے غصے میں آ کر فوراً شیطان دیوتا کی قسم کھاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اسے یکلخت احساس ہو گیا کہ اس نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے قسم کھا لی ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اب کچھ بھی ہو اسے ہر حال میں آکو بابا کی بتائی ہوئی شرطیں ماننی ہی پڑیں گی۔ اگر وہ آکو بابا کی بتائی ہوئی ایک شرط بھی ماننے سے انکار کرے گا تو شیطان دیوتا اس پر قہر بن کر ٹوٹ

پڑے گا اور اس کے پاس اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے جو دو دن باقی تھے وہ بھی ختم ہو جائیں گے اور شیطان دیوتا ایک لمحے میں اسے اور اس کے سارے شیطان پری زادوں کو فنا کر دے گا۔ اسے جلد بازی میں قسم کھاتے دیکھ کر بوڑھا ماگو اور سالار ٹوگا بے چین سے ہو گئے اور پریشانی کے عالم میں سردار جونگا کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں سردار جونگا کی جلد بازی کی حماقت پر شدید غصہ آ رہا ہو۔

''بہت خوب۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم میری شرائط ضرور مانو گے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر تم نے میری شرائط نہ مانیں تو تمہارا شیطان دیوتا تمہارا کیا حشر کرے گا۔ اب سنو شرائط''۔ آکو بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جلدی بتاؤ''۔ سردار جونگا نے غرا کر کہا۔

''میری پہلی شرط یہ ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سے کہو کہ جنگل کے باسیوں کو بلندی سے نیچے لا کر واپس جنگل میں چھوڑ دیں''۔ آکو بابا نے کہا تو سردار جونگا نے غصے سے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر اس نے فوراً ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ آکو بابا کی تین شرطیں ماننے کی قسم کھا چکا ہے۔

اب اگر وہ ایک بھی شرط پوری نہ کرتا یا ماننے سے انکار کرتا ہے تو اسے اور اس کے ساتھیوں کو فنا ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

"تم بہت چالاک ہو بوڑھے۔ تم نے بڑی چالاکی سے مجھے قسم کھانے پر مجبور کیا تھا۔ بہرحال اب میں قسم کھا چکا ہوں اس لئے میں مجبور ہوں۔ مجھے اب تمہاری شرطیں ماننی ہی پڑیں گی"۔ سردار جونگا نے غصے اور بے بسی سے غراتے ہوئے کہا۔

"تو مان جاؤ"۔ آکو بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سالار ٹوگا"۔ سردار جونگا نے سالار ٹوگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم آقا"۔ سالار ٹوگا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ سب جانوروں اور وحشیوں کو نیچے لا کر واپس جنگل میں چھوڑ دیں"۔ سردار جونگا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لل لل۔ لیکن آقا"۔ سالار ٹوگا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو احمق۔ اگر میں نے اس

بوڑھے کی شرط نہ مانی تو شیطان دیوتا مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور مجھے ایک لمحے میں فنا کر دیں گے۔ میرے فنا ہوتے ہی تم میں سے بھی کوئی نہیں بچے گا۔ ہم سب ایک ہی وقت میں اور ایک ساتھ راکھ کے ڈھیر بن جائیں گے"۔ سردار جونگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں ابھی انہیں حکم دیتا ہوں آقا"۔ سالار ٹوگا نے کہا اور پھر وہ پر پھیلا کر تیزی سے ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا اور اس نے چیخ چیخ کر شیطان پری زاد کو سردار جونگا کا حکم سنانا شروع کر دیا۔ اس کا حکم سنتے ہی پری زاد جنہوں نے جانوروں اور وحشیوں کو الٹا لٹکا رکھا تھا تیزی سے نیچے آئے اور انہوں نے جانوروں اور وحشیوں کو چھوڑنا شروع کر دیا۔ ان سب کو چھوڑ کر وہ سب ایک بار پھر ہوا میں بلند ہوئے اور دوبارہ ہوا میں معلق ہوتے چلے گئے۔

"تمہاری پہلی شرط پوری کر دی گئی ہے بوڑھے۔ تمام جانور اور وحشی جنگل میں صحیح سلامت اتر چکے ہیں۔ اب بولو تمہاری دوسری شرط کیا ہے"۔ سردار جونگا نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹارزن کو جب میں تمہارے سامنے ظاہر کروں گا تو

سوائے تمہارے اسے کوئی ہاتھ لگانے اور پکڑنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ یہ ہے میری دوسری شرط"۔ آ کو بابا نے کہا تو اس بار ان کی شرط سن کر سردار جونگا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"مجھے تمہاری دوسری شرط بھی منظور ہے۔ لاؤ ٹارزن کو سامنے"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ تیسری شرط سن لو پھر میں ٹارزن کو تمہارے سامنے لاؤں گا"۔ آ کو بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا ہے تمہاری تیسری اور آخری شرط"۔ سردار جونگا نے کہا۔

"اس شرط کے مطابق تم اپنی طاقت سے ٹارزن کا مقابلہ کرو گے۔ اگر ٹارزن تمہارے مقابلے میں ہار گیا تو تم اسے ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر لے جانا میں تمہارے راستے کی دیوار نہیں بنوں گا۔ بس اس بات کا دھیان رکھنا کہ جب تک ٹارزن یا تم زندہ ہو تمہارا کوئی ساتھی آگے نہیں آئے گا اور تم دونوں کی اس لڑائی میں دخل نہیں دے گا۔ میرا کہنے کا مطلب ہے ٹارزن سے تمہیں اکیلے ہی لڑنا ہو گا اور اکیلے ہی اس کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ بولو منظور ہے"۔

آکو بابا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ سردار جونگا کچھ دیر آکو بابا کو دیکھتا رہا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ میں ٹارزن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ٹارزن سے میں اکیلا مقابلہ کروں گا اور اسے ہلاک کر کے اس کے سینے سے دل نکالوں گا۔ میرا کوئی ساتھی ہمارے مقابلے میں مداخلت نہیں کرے گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔ اب لاؤ ٹارزن کو میرے سامنے"۔ سردار جونگا نے کہا تو آکو بابا کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

"کچھ دیر رکو میں ٹارزن کو بلاتا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا اور پھر انہوں نے آنکھیں موند لیں۔

"ٹارزن بیٹا اب میری بات دھیان سے سنو۔ تمہیں اکیلے اس شیطان پری زاد کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں نے تمہیں جو انگوٹھی دی ہے اس انگوٹھی کی وجہ سے تمہاری طاقت شیطان پری زاد جونگا سے ہزاروں گنا بڑھ چکی ہے۔ یہ تم پر جتنے بھی وار کرے گا اس کا تم پر اثر تو ہو گا لیکن یہ تمہیں زخمی نہیں کر سکے گا۔ تمہیں اس کا جم کر مقابلہ کرنا ہے اور

اپنے دونوں ہاتھوں کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلیوں سے ایک ساتھ اس کی دونوں آنکھیں پھوڑنی ہیں۔ ایسا کرنے سے اس کی طاقت انتہائی کم ہو جائے گی اور یہ اندھا ہو جائے گا اس کے بعد تم اس پر خنجر سے وار کرو گے۔ یاد رکھنا خنجر کا استعمال بھی تم سیدھا نہیں کرو گے۔ تمہیں اس کے سر کے درمیان میں صرف خنجر کے دستے مارنے ہوں گے۔ ایسا کرنے سے اس کا دماغ ہل جائے گا اور یہ اور زیادہ کمزور ہو جائے گا۔ جیسے جیسے اس کی کمزوری بڑھتی جائے گی اس کا رنگ سیاہ سے سرخ ہوتا چلا جائے گا جب اس کا سارا رنگ گہری سرخی میں ڈوب جائے تو تم خنجر عین اس کے دل میں گھونپ دینا۔ یہ اسی وقت گر جائے گا اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھے گی اور یہ جل کر فنا ہو جائے گا۔ اس کے فنا ہوتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی فنا ہو جائیں گے۔ کیا تم میری باتیں سمجھ رہے ہو"۔ آکو بابا نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔ ان کی آواز اتنی تھی کہ ٹارزن، منکو اور تامبا تو سن سکتے تھے لیکن دور کھڑے سردار جونگا، سالار ٹوگا اور بوڑھا ماگو تک ان کی آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ میں آپ کی ہدایات پر عمل کروں

گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اب منکو اور تامبا تم دونوں میری بات سنو۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے تم دونوں کو بھی ان شیطان پری زادوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا تھا۔ تم ان کے سامنے بھی ہوتے تو یہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جب ٹارزن اور سردار جونگا کا مقابلہ ہو گا اور تم دونوں جیسے ہی سردار جونگا کا رنگ سرخ ہوتے دیکھو تو تم دونوں کو فوراً سردار جونگا کے سالار ٹوگا اور اس بوڑھے شیطان ماگو کے پاس جانا ہو گا۔ تامبا خنجر سے بوڑھے شیطان ماگو پر وار کرے گا اور منکو تم سالار ٹوگا کے سینے پر ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے ناخنوں سے ایک ساتھ زخم لگاؤ گے۔ اس کے جسم پر لگنے والے زخم گہرے اور لمبے ہونے چاہئیں۔ سردار جونگا کے ہلاک ہونے سے پہلے ان دونوں کا ہلاک ہونا ضروری ہے ورنہ یہ دونوں زخمی سردار جونگا کو یہاں سے اٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ اگر یہ دونوں یہاں سے بچ کر نکل گئے تو ان کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا اور یہ شیطان دیوتا کے معبد میں جا کر پرستان کی سنہری ریاست کو ظاہر کرنے اور شیطانی مقصد پورا کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ

یہاں آئے ہیں تو اب ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ واپس نہیں جانا چاہئے۔ سمجھ گئے تم دونوں''۔ آکو بابا نے تامبا اور منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں آکو بابا۔ ہم سمجھ گئے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں بوڑھے ماگو کو ایک ہی وار میں فنا کر دوں گا''۔ تامبا نے کہا۔

''اور منکو تم''۔ آکو بابا نے منکو سے پوچھا۔

''میں بھی آپ کی ہدایات پر عمل کروں گا آکو بابا لیکن ایسا نہ ہو کہ میں جیسے ہی سالار ٹوگا کے پاس جاؤں اور وہ مجھے دیکھ لے۔ وہ بے حد خطرناک ہے۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا تو وہ مجھے ایک ہی وار میں ہلاک کر دے گا''۔ منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈرو نہیں۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں نے تم دونوں کو ان کی نگاہوں سے غائب کر رکھا ہے۔ وہ تمہیں دیکھ نہیں سکیں گے''۔ آکو بابا نے کہا۔

''تب ٹھیک ہے۔ پھر تو میں پنجے مار مار کر اس کی ویسے ہی بوٹیاں اُڑا دوں گا''۔ منکو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم نے اسے زیادہ زخم نہیں لگانے بس اس کے

سینے پر ہاتھوں اور پیروں کے ناخنوں سے گہرے اور لمبے زخم لگانے ہیں اور بس"۔ آکو بابا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آکو بابا"۔ منکو نے آکو بابا کا سخت لہجہ سن کر سہم کر کہا۔

"ٹارزن اب تم دل ہی دل میں دس تک آہستہ آہستہ گنتی گنو اور آنکھیں کھول دو۔ جیسے ہی تم آنکھیں کھولو گے تم سردار جونگا اور اس کے ساتھ آنے والے شیطان پری زادوں کو آسانی سے دکھائی دے جاؤ گے"۔ آکو بابا نے ایک بار پھر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے آکو بابا"۔ ٹارزن نے کہا۔ آکو بابا نے آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے سردار جونگا کی طرف دیکھنے لگا جو بے حد بے چین دکھائی دے رہا تھا اور انتہائی بے صبری سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ ٹارزن کی آمد کا منتظر ہو۔

"کہاں ہے بوڑھے آدم زاد تمہارا ٹارزن۔ وہ آیا کیوں نہیں اب تک"۔ آکو بابا کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر سردار جونگا نے گرج دار لہجے میں کہا۔

"ابھی آ جاتا ہے"۔ آکو بابا نے مسکرا کر کہا۔ ٹارزن

دل ہی دل میں گنتی گنتا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی دس تک کی گنتی مکمل ہوئی اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں سردار جونگا اور اس کے ساتھی بری طرح سے چونک پڑے اور ان کی نظریں ٹارزن پر جم گئیں جیسے ٹارزن اچانک ان کے سامنے ظاہر ہو گیا ہو اور وہ اسے دیکھ سکتے ہوں۔

"تو یہ ہے وہ سورما ٹارزن جسے تم مجھ سے بچانے کے لئے اب تک چھپائے ہوئے تھے"۔ سردار جونگا نے ٹارزن کی طرف دیکھ کر بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سورما ہی ہے اور تم جیسے شیطان پری زاد کے لئے موت ثابت ہو گا"۔ آکو بابا نے کہا تو سردار جونگا بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا۔ اس کی ہنسی میں غرور اور طنز کی آمیزش تھی۔

"یہ میرے سامنے کسی پدی جیسا بھی نہیں ہے۔ میں اسے کسی مچھر کی طرح مسل کر رکھ دوں گا"۔ سردار جونگا نے کہا اور ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھوں میں موجود تلواروں کو تیزی سے لہرانے لگا۔

"جاؤ ٹارزن بیٹا اور اسے بتا دو کہ تم مچھر ہو یا طاقتور

انسان جو اس جیسے شیطان پری زاد کو فنا کرنے کی طاقت اور حوصلہ رکھتا ہے"۔ آکو بابا نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹارزن نے چٹان سے نیچے چھلانگ لگائی اور پھر ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا نیچے موجود دوسری چٹان پر آ گیا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی اور سردار جونگا کے لئے نفرت کے تاثرات تھے۔ ایک چٹان سے چھلانگ لگا کر وہ دوسری پر آیا اور پھر اس نے دوسری چٹان پر چھلانگ لگا دی اور پھر اسی طرح وہ چٹانوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا یکلخت سردار جونگا کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ سردار جونگا اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غرور کے ساتھ ٹارزن کے لئے نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرے ہاتھوں ہلاک ہونے کی تمہیں بے حد جلدی ہے جو اس طرح چھلانگیں لگاتے ہوئے میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے ہو ٹارزن"۔ سردار جونگا نے ٹارزن کی طرف دیکھ کر حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"مرنے کی کسے جلدی ہے اور کون فنا ہونے والا ہے اس کا فیصلہ تو ہم دونوں کے مقابلے سے ہو گا جونگا۔ میں تمہیں، تمہارے سارے ساتھی پری زادوں سمیت فنا کر

دوں گا‘‘۔ ٹارزن نے جواباً غراتے ہوئے کہا۔ سردار جونگا کی آنکھوں سے آگ نکل رہی تھی۔ وہ بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

’’ٹھیک ہے۔ آؤ پھر دیکھتے ہیں۔ کون کتنے پانی میں ہے‘‘۔ سردار جونگا نے غرا کر کہا اور پھر وہ اچھل کر آگے بڑھا اور اس کی دونوں تلواریں ایک ساتھ حرکت میں آ گئیں۔

بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری کی حالت انتہائی خراب تھی وہ مایوس اور انتہائی دکھی انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ملکہ پری مسند پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ بادشاہ جن اور شہزادی پری پلنگ کے کنارے پر بیٹھے تھے۔ شہزادی پری نے اپنا سر بادشاہ جن کے کاندھے پر رکھا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ بادشاہ جن اور ملکہ پری گہرے خیالوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر ان تینوں نے سر اٹھائے۔ دروازے سے سالار جن داخل ہو رہا تھا۔ اس بار سالار جن کے چہرے پر نا امیدی اور خوف کے تاثرات نہ تھے بلکہ وہ بے حد خوش اور جوش میں دکھائی دے رہا تھا۔

''بادشاہ حضور۔ بادشاہ حضور۔ ایک خوش خبری ہے بادشاہ

حضور“۔ سالار جن نے تیزی سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس قدر مسرور تھا کہ وہ شاہی ادب و آداب بھی بھول گیا تھا اور بادشاہ جن سے اجازت طلب کئے بغیر ہی اندر آ گیا۔

”خوشخبری۔ کیا مطلب۔ کیسی خوشخبری“۔ بادشاہ جن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ملکہ پری اور شہزادی پری بھی حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

”ہماری ریاست پر چھائے ہوئے موت کے سائے چھٹ رہے ہیں بادشاہ حضور“۔ سالار جن نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف بادشاہ جن بلکہ ملکہ پری اور شہزادی پری بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو سالار جن۔ سنہری ریاست پر سے موت کے سائے چھٹ رہے ہیں۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ شیطان پری زاد واپس سیاہ سمندر کے سیاہ جزیرے پر چلے گئے ہیں اور انہوں نے ہماری ریاست پر دھاوا بولنے اور اسے تباہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے“۔ بادشاہ جن نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں بادشاہ حضور۔ وہ واپس نہیں گئے ہیں اور نہ ہی

انہوں نے ایسا کوئی ارادہ کیا ہے کہ وہ ہماری ریاست پر حملہ نہیں کریں گے اور ہمیں تباہ و برباد نہیں کریں گے"۔ سالار جن نے کہا۔

"تو پھر۔ پھر بھلا ہمارے لئے کیا خوشخبری ہو سکتی ہے"۔ بادشاہ جن نے ایک بار پھر مایوس ہوتے ہوئے کہا۔

"شیطان پری زادوں کے بارے میں مجھے جو نئی تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ان کے مطابق وہ زیادہ سے زیادہ تین دن زندہ رہ سکتے ہیں۔ تین دن بعد وہ سب کے سب اپنے سردار جونگا سمیت ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائیں گے"۔ سالار جن نے کہا تو بادشاہ جن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"تین دن۔ صرف تین دن"۔ بادشاہ جن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بادشاہ حضور۔ ان کی ایک ہزار سالہ زندگیاں ختم ہونے والی ہیں اور مجھے اب پتہ چلا ہے کہ وہ اگلے ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ انہیں ہمارے خون سے غسل کی ضرورت تھی اور سردار جونگا کے زندہ رہنے کے لئے ضروری تھا کہ وہ شہزادی حضور

سے شادی کر لے۔ یہ سب ہمیں ابھی ہمارے مخبر جنوں نے بتایا تھا پہلے انہوں نے یہ نہیں بتایا تھا کہ شیطان پری زادوں کو نئی زندگیوں کی ضرورت ہے کیونکہ ان کی زندگیاں اگلے تین دنوں میں ختم ہونے والی ہے۔ اب ہمیں زیادہ عرصہ پرستان سے غائب نہیں رکھنا پڑے گا۔ تین دن بعد یا پھر شاید آج ہی ہم اپنی ریاست کو دوبارہ ظاہر کر سکتے ہیں۔ اب ہمیں اور ہماری ریاست کے باسیوں کو ان شیطان پری زادوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ سالار جن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آج ہی۔ ابھی آپ کہہ رہے تھے کہ تین دنوں بعد شیطان پری زادوں کی زندگیاں ختم ہوں گی تو پھر ہم آج ہی اپنی ریاست کو کیسے ظاہر کر سکتے ہیں"۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شہزادی صاحبہ، شیطان پری زاد اس وقت افریقہ کے جنگلوں میں موجود ہیں۔ وہاں ایک نیک آدم زاد رہتا ہے جس نے شیطان پری زاد سردار جونگا کو افریقہ کے جنگلوں کے بادشاہ ٹارزن سے مقابلہ کرنے کے لئے للکارا ہے۔ نیک آدم زاد جس کا نام آکو بابا ہے نے سردار جونگا سے کہا

ہے کہ اگر وہ ٹارزن کا مقابلہ کرے اور اسے شکست دے
دے تو وہ اسے ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر لے جا سکتا
ہے اور بادشاہ حضور، ٹارزن کوئی معمولی انسان نہیں ہے اس
کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی سب کچھ بتا چکا ہوں۔
آکو بابا نے اس کے جسم میں ایسی طاقتیں بھر دی ہیں کہ وہ
ایک سردار جونگا سے تو کیا ایسے دس سرداروں سے اکیلا لڑ
سکتا ہے۔ ان دونوں کا مقابلہ شروع ہونے والا ہے اور مجھے
یقین ہے کہ ٹارزن سردار جونگا کو یقیناً شکست دینے میں
کامیاب ہو جائے گا اور جیسے ہی سردار جونگا، ٹارزن کے
ہاتھوں فنا ہو گا اس کے ساتھ ہی اس کی ساری فوج بھی
راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گی اور سارے کے
سارے دشمن پری زاد ختم ہو جائیں گے"۔ سالار جن نے کہا
اور پھر وہ انہیں ساری تفصیل بتانے لگا جو اس کے کہنے کے
مطابق اس کے مخبر جنوں نے دی تھی جو غیبی حالت میں دشمن
پری زادوں کے درمیان میں موجود تھے۔ اس کی باتیں سن
کر بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری کے چہرے پر بھی
مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے اور ان کی آنکھوں میں
ایک بار پھر نئی زندگی کی امید کی کرنیں چمکنا شروع ہو گئیں۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم واقعی دشمن پری زادوں کے شر سے محفوظ ہو جائیں گے۔ کاش۔ اے کاش کہ آدم زاد ٹارزن اس شیطان دشمن پری زاد سردار جونگا کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے۔ اے کاش"۔ بادشاہ جن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان کا لہجہ لرز رہا تھا۔

"وہ ضرور کامیاب ہو گا ابا حضور۔ سالار جن نے بتایا ہے کہ ٹارزن کے ساتھ ایک نیک آدم زاد بھی موجود ہے جس نے اپنی طاقت سے اپنے قریب آنے والے تین دشمن پری زادوں کو اچھال کر دور پھینک دیا تھا اور وہ تینوں ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو گئے تھے۔ اگر ایک بزرگ ایک ساتھ تین دشمن پری زادوں کو جلا کر بھسم کر سکتے ہیں تو پھر وہ ٹارزن کے ذریعے کیا نہیں کرا سکتے۔ انہوں نے سوچ سمجھ کر ہی سردار جونگا سے تین شرائط منوائی تھیں اور پھر اس کے بعد ہی وہ ٹارزن کو سردار جونگا کے مقابلے پر لائے ہیں۔ ٹارزن ضرور کامیاب ہو گا ابا حضور۔ ضرور کامیاب ہو گا"۔ شہزادی پری نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ہم ٹارزن اور اس دشمن پری زاد سردار جونگا کی لڑائی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں سالار جن"۔ ایسا انتظام

کرو کہ ہم یہاں بیٹھ کر ٹارزن اور دشمن پری زاد سردار جونگا کو لڑتے اور اسے ٹارزن کے ہاتھوں شکست کھا کر فنا ہوتے ہوئے خود دیکھ سکیں"۔ بادشاہ جن نے کہا۔

"اس کے لئے میں روشن گولا یہاں لے آتا ہوں حضور۔ اس روشن گولے میں آپ یہاں بیٹھ کر آرام سے ٹارزن کے جنگل میں اس کی اور سردار جونگا کی لڑائی دیکھ سکیں گے"۔ سالار جن نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ جلدی لاؤ روشن گولا۔ ہم ہر حال میں یہ لڑائی دیکھیں گے۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ۔ اس سے پہلے کہ ان کی لڑائی ختم ہو جائے ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں"۔ بادشاہ جن نے کہا تو سالار جن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بادشاہ جن، ملکہ پری اور شہزادی پری کے چہروں پر اب مسرت کے تاثرات تھے وہ بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔

"اگر ٹارزن نے سردار جونگا کو شکست دے دی اور اسے فنا کر دیا تو اس کے ساتھ اس کی ساری فوج بھی فنا ہو جائے گی۔ یہ اس آدم ٹارزن کا ہم پر ہی نہیں بلکہ ہماری

ساری سنہری ریاست کے باسیوں پر احسان عظیم ہو گا جسے ہم کبھی نہ بھول سکیں گے اور ہم خود ٹارزن کے جنگلوں میں جائیں گے اور اس کا خصوصی شکریہ ادا کریں گے اور اس پر اپنے خزانوں کے منہ کھول دیں گے"۔ بادشاہ جن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ جنگلوں کا بادشاہ ہے ابا حضور۔ اسے بھلا خزانوں سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے لیکن بہر حال وہ کامیاب ہو گیا تو ہم اس کا شکریہ ادا کرنے اس کے پاس ضرور جائیں گے اور ہم اسے اپنی ریاست میں لا کر اس کی فتح کا جشن اس کے ساتھ مل کر منائیں گے"۔ شہزادی پری نے کہا تو بادشاہ جن اور ملکہ پری نے ایک ساتھ اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ شہزادی پری کی اس بات سے متفق ہوں۔

سردار جونگا کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھی۔ وہ ٹارزن کو انتہائی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں موجود دونوں تلواریں تیزی سے چل رہی تھی۔ ٹارزن بھی اس کے سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اس کا خنجر تھا۔

''میں تمہیں حقیر مچھر کی طرح مسل دوں گا ٹارزن''۔ سردار جونگا نے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور دار چیخ ماری اور اچھل کر دونوں تلواروں سے یکلخت ٹارزن پر حملہ کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ دونوں تلواروں کے وار کر کے ٹارزن کے ٹکڑے کر دے گا۔ ٹارزن فوراً اچھل کر پیچھے ہٹا اور پھر جیسے ہی سردار جونگا تلواریں لہراتا ہوا اس

کے قریب آیا ٹارزن نے یکلخت اونچی چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا لحیم شحیم سردار جونگا کے پہلو کے پاس سے گزرتا چلا گیا۔ اس کے پہلو کے قریب سے گزرتے ہوئے ٹارزن نے اپنے جسم کو موڑا اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے سردار جونگا کے پہلو پر پڑیں۔ سردار جونگا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے پیر زمین سے اکھڑ گئے اور وہ اچھل کر دوسرے پہلو کے بل گرنے ہی لگا تھا کہ اس نے فوراً خود کو سنبھالا اور تیزی سے ٹارزن کی طرف پلٹا اور پھر جیسے بھوکا شیر کسی ہرن پر جھپٹتا ہے۔ سردار جونگا، ٹارزن پر جھپٹا اس نے ایک بار پھر ٹارزن کو تلواروں سے مارنے کی کوشش کی تھی لیکن اسی لمحے ٹارزن نیچے گرا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے سردار جونگا کی ٹانگوں سے ٹکرائے اور سردار جونگا اس بار اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھوں سے تلواریں نکل کر دور جا گریں۔

نیچے گرتے ہی سردار جونگا یوں اچھلا جیسے اس کا جسم ربڑ کا بنا ہوا ہو۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر سیدھا ہوا اور اس نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر ٹارزن کی کمر پر جما دیں۔ ٹارزن ایک لمحے کے لئے لڑکھڑایا لیکن اس نے فوراً ہی خود

کو سنبھال لیا۔ ٹارزن کو سنبھلتے دیکھ کر سردار جونگا نے اس پر چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا ٹارزن کے سر کی طرف آیا۔ اس نے ٹارزن کے نزدیک آتے ہی دونوں ہاتھ پھیلائے جیسے وہ ٹارزن کے سر کے دائیں بائیں پوری قوت سے ہاتھ مار کر اس کا سر کسی ناریل کی طرح توڑ دینا چاہتا ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹارزن کے اوپر آتا ٹارزن نے اپنا جسم کمان کی طرح موڑا اور پہلو کے بل چکر کھاتا ہوا سردار جونگا کے نیچے سے نکلتا چلا گیا۔

سردار جونگا نے اپنا جسم موڑ کر اس کے سر پر ٹانگیں مارنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ٹارزن اچھل کر سیدھا ہوا اور اس نے سردار جونگا کی ٹانگوں پر زور دار لات مار دی۔ سردار جونگا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے آیا۔ اس نے دونوں ہاتھ فوراً آگے کر دیئے تھے ورنہ اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے پوری قوت سے ٹارزن کے سینے پر ٹانگ مارنی چاہی لیکن ٹارزن فوراً ایک پیر پر لٹو کی طرف گھوم گیا اور سردار جونگا کی ٹانگ ہوا میں ہی گھوم کر رہ گئی۔ ٹارزن پیچھے ہٹتا ہوا ایک بار پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ سردار

جونگا نے بھی اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ چند لمحے دونوں ساکت کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہے پھر دونوں نے بیک وقت حرکت کی اور دونوں ایک دوسرے سے پوری قوت سے آ ٹکرائے۔ ان کے ٹکرانے سے یوں دھماکا ہوا جیسے دو وحشی سانڈ ایک دوسرے سے ٹکرائے ہوں۔ سردار جونگا نے ٹکراتے ہی پوری قوت سے ٹارزن کے زیر ناف گھٹنا مارا! اور ٹارزن کی ٹکر پوری قوت سے سردار جونگا کی ناک پر پڑی اور دونوں ہی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے چلے گئے اور پھر ٹارزن نے پیچھے ہٹتے ہی اپنا جسم کمان کی طرح موڑا اور پھر جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے اسی طرح وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اس کے دونوں ہاتھ پلک جھپکنے میں زمین پر لگے اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے سیدھے ہوتے ہوئے سردار جونگا کے سینے پر پڑیں اور سردار جونگا چیختا ہوا پشت کے بل زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ ٹارزن الٹی قلابازی کھا کر ایک لمحے کے لئے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر سردار جونگا کے سر کے پاس آ گیا۔ سردار جونگا کی طرف آتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں نیزوں کی طرح سیدھی ہوئیں۔ سردار جونگا

نے ٹارزن سے خود کو بچانا چاہا لیکن اسی لمحے سردار جونگا کے حلق سے لرزہ خیز چیخیں نکلنے لگیں۔ ٹارزن کی دونوں انگلیاں یکلخت اس کی آنکھوں میں گھس گئیں۔ اس نے پوری قوت سے ٹارزن کو دھکا دے کر اسے نیچے گرا دیا۔

لڑائی کے دوران ٹارزن کے ہاتھ سے اس کا خنجر نکل کر نیچے گر گیا تھا۔ وہ زمین پر پلٹنیاں کھاتا ہوا اپنے خنجر کی طرف بڑھا اور پھر خنجر ہاتھ میں آتے ہی وہ اسے لئے تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سردار جونگا دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے اٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے چھلانگ لگائی اور جھکے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے سردار جونگا کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے عقب میں آ گیا۔ سردار جونگا اندھا ہو چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ اسے اپنے عقب میں ٹارزن کی موجودگی کا پتہ چلتا ٹارزن ایک بار پھر اچھلا اور وہ اچھل کر سردار جونگا کے کاندھوں پر آ گیا۔ دوسرے لمحے اس کی ٹانگیں سردار جونگا کی گردن سے لپٹتی چلی گئیں۔ سردار جونگا بری طرح سے جھٹکا کھا کر اچھلا۔ اس نے ٹارزن کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ٹارزن کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے حرکت میں

آیا اور اس نے خنجر کا دستہ پوری قوت سے سردار جونگا کے سر کے درمیانی حصے پر مارنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ مشینی انداز میں چل رہا تھا اور سردار جونگا نے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے سردار جونگا کا رنگ تیزی سے سرخ ہوتے دیکھا اور پھر جیسے سردار جونگا آگ کے شعلے کے رنگ میں تبدیل ہو گیا۔ وہ ابھی تک گرا نہیں تھا لیکن وہ یوں جھوم رہا تھا جیسے اس نے بے تحاشہ نشے والی جڑی بوٹیاں کھا لی ہوں۔ اس کی ہولناک چیخوں سے سارا جنگل گونج رہا تھا۔ نہ صرف اس کے ساتھی بلکہ جنگل کے جانور جو وہاں آ گئے تھے یہ حیرت انگیز اور خوفناک لڑائی دیکھنے میں مصروف تھے۔

سردار جونگا کا رنگ سرخ ہوتے دیکھ کر ٹارزن نے اس کی گردن سے اپنی ٹانگیں نکالیں اور اچھل کر الٹی قلابازی کھاتا ہوا زمین پر آ گیا۔ سردار جونگا دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے مست ہاتھی کی طرح جھوم رہا تھا۔ اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ یہ دیکھ کر منکو اور تامبا حرکت میں آئے اور پھر چٹانوں سے اتر کر تیزی سے بوڑھے ماگو اور سالار ٹوگا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جو آنکھیں پھاڑے ایک آدم

زاد کے ہاتھوں اپنے طاقتور اور ناقابل شکست سردار جونگا کی درگت بنتے دیکھ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے اچانک تامبا نے آکو بابا کا دیا ہوا خنجر اس کے سینے میں مار دیا۔ بوڑھے ماگو کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ اس کی چیخ سن کر سالار ٹوگا چونکا ہی تھا کہ نظر آنے والے منکو نے اچھل کر پوری قوت سے اس کے سینے پر پنجے مار دیئے۔ سالار ٹوگا کے حلق سے بھی دردناک چیخ نکل گئی۔ اس کے سینے پر لمبے لمبے اور گہرے زخم کے نشان بن گئے۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹے۔ ان کے جسم تیزی سے سرخ ہوئے پھر یکلخت دو شعلے سے بھڑکے اور سالار ٹوگا اور بوڑھا ماگو ایک ساتھ جل کر بھسم ہو کر غائب ہو گئے۔

ٹارزن تیزی سے سردار جونگا کے سامنے آ گیا۔ سالار جونگا کی حالت انتہائی خراب تھی۔ وہ حلق کے بل چیختا چلا جا رہا تھا۔

"بس سردار جونگا اب تمہارا کھیل ختم"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور جنگل سردار جونگا کی تیز اور انتہائی اذیت ناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹارزن نے خنجر اس کے سینے میں دل کے مقام پر

گھونپ دیا تھا۔ سردار جونگا لہرایا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔ وہ کچھ دیر تڑپتا رہا اور پھر اچانک اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی اور اس کی چیخوں میں اضافہ ہو گیا۔ جیسے ہی اس کے جسم میں آگ لگی اسی لمحے ہوا میں معلق سیاہ شیطان اور دشمن پری زادوں کے وجود بھی آگ کی لپیٹوں میں آ گئے اور وہ بھی شعلوں کی طرح جلنے لگے اور پھر جنگل ان سب کی دردناک اور انتہائی ہولناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ چند ہی لمحوں میں سردار جونگا جل کر کوئلہ بن گیا پھر بھک کی آواز کے ساتھ وہ راکھ بن گیا اور اس کے راکھ بنتے ہی ہوا میں موجود لاکھوں کی فوج بھی راکھ بنتی چلی گئی اور یہ راکھ جنگل پر گرتی دکھائی دی۔

"سردار تم کامیاب ہو گئے۔ تم کامیاب ہو گئے سردار۔ تم نے شیطان دشمن پری زادوں کو فنا کر دیا۔ تم جیت گئے سردار۔ ہرا ہرا۔ تم جیت گئے"۔ منکو نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ٹارزن کی طرف دوڑ پڑا۔ ٹارزن کے قریب آتے ہی وہ اچھلا اور پھر وہ ٹارزن کے سینے سے لپٹ گیا۔ اس کا یہ والہانہ انداز دیکھ کر ٹارزن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

آکو بابا کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ تھی۔ تامبا اور جنگل کے جانوروں نے بھی ٹارزن کو گھیر لیا۔ وہ سب ٹارزن کی جیت پر مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔ آسمان سے اب بھی راکھ گر رہی تھی اور جنگل کی ہر چیز اس راکھ سے ڈھکتی چلی جا رہی تھی۔ اس راکھ نے سب جانوروں اور وحشیوں کو بھی سرمئی رنگ کا بنا دیا تھا اور وہ سب کے سب بھوتوں جیسے دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔

''تم نے بے حد عقلمندی سے کام لیا تھا ٹارزن بیٹا۔ جیسا میں نے کہا تھا تم نے ویسا ہی کیا تھا ورنہ ایک بار بھی سردار جونگا اگر تم پر حاوی ہو جاتا تو وہ تمہارے ٹکڑے اُڑا سکتا تھا''۔ آکو بابا نے ٹارزن کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''میری زندگی کا یہ معرکہ بڑا اور انتہائی خوفناک تھا آکو بابا۔ اگر اس میں آپ کی مدد شامل نہ ہوتی تو میں یقیناً اس سردار جونگا کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ سردار جونگا میں واقعی بے حد طاقت تھی۔ مجھے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے پہلی بار احساس ہوا تھا جیسے میں واقعی خود سے دس گنا زیادہ طاقتور مخلوق سے لڑ رہا ہوں''۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ شیطانی ذریات تھی اور شیطانی ذریات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم جیسے بزرگوں کو مدد کے لئے آگے آنا ہی پڑتا ہے۔ سردار جونگا کو تم سے مار کھاتے اور شکست سے دوچار ہوتے دیکھ کر ہوا میں معلق شیطان پری زادوں کو بے حد غصہ آ رہا تھا۔ وہ تم سے سردار جونگا کو بچانے کے لئے تم پر حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں روک رکھا تھا۔ اگر میں یہاں نہ ہوتا تو وہ سب ایک ساتھ تم پر حملہ کر سکتے تھے اس لئے مجھے یہاں رک کر پہلی بار تمہاری لڑائی کا تماشہ دیکھنا پڑا۔ تم واقعی بہادر ہو۔ بے حد بہادر“۔ آکو بابا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹارزن بھی مسکرا دیا۔

”سردار کے ساتھ میں بھی بہادر ہوں آکو بابا۔ میں نے بھی پنجے مار کر ایک طاقتور سالار دشمن پری زاد کو فنا کیا ہے“۔ منکو نے فوراً آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں۔ تم بھی بہادر ہو“۔ آکو بابا نے مسکرا کر کہا۔

”اسی لئے تو میں نے تمہیں بہادر منکو کا خطاب دے رکھا ہے۔ تم بہادر نہ ہوتے تو میں تمہیں بہادر منکو کیوں کہتا“۔ ٹارزن نے کہا تو اپنی تعریف سن کر منکو کا سینہ فخر سے کئی انچ پھول گیا۔ اسے سینہ پھلاتے دیکھ کر وہ سب بے اختیار ہنس

پڑے۔

"تم نے ان شیطان پری زادوں کو فنا کر کے نہ صرف اپنی بلکہ اپنے جنگل کے باسیوں کے ساتھ ساتھ پرستان کی سنہری ریاست کی لاکھوں جنوں، دیوؤں اور پریوں کی بھی جان بچائی ہے ٹارزن۔ وہ بھی تمہارے بے حد ممنون ہیں۔ ان کے پاس ایک روشن گولا تھا۔ اس روشن گولے میں ریاست کے بادشاہ، ملکہ، شہزادی اور وزیر اعظم سمیت بے شمار جنوں اور دیوؤں نے تمہاری اور سردار جونگا کی لڑائی دیکھی تھی۔ وہ تمہاری بہادری سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ چونکہ تمہاری وجہ سے ان سب کی جانیں بھی بچ گئی ہیں اس لئے وہ تم سے بے حد خوش ہیں اور تمہارے احسان مند ہیں۔ جلد ہی بادشاہ جن، ملکہ پری کے ساتھ شہزادی پری عاطفہ بھی یہاں آئے گی۔ وہ تمہارا شکریہ بھی ادا کریں گے اور تمہیں اپنے ساتھ اپنی ریاست میں بھی لے جائیں گے۔ وہ تمہارے ساتھ مل کر اس فتح کا جشن منانا چاہتے ہیں۔ تم ان کے ساتھ جانے سے انکار نہ کرنا۔ اپنے ساتھ منکو اور تامبا کو بھی لے جانا"۔ آکو بابا نے کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر آکو بابا۔ میں ضرور جاؤں گا

اور ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ منکو کے
ساتھ ساتھ تامبا نے بھی بے حد بہادری کا ثبوت دیا ہے۔
اس نے میرے ساتھ مل کر پہلے بھی دو طاقتور دشمن پری
زادوں کو فنا کیا تھا اور ان کے مقابلے پر آنے سے ذرا بھی
نہ گھبرایا تھا۔ میں منکو کی طرح اسے بھی بہادر تامبا کا خطاب
دینا چاہتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا تو تامبا کا رنگ مسرت
سے کھلتا چلا گیا۔

"ہم سب سے زیادہ تم بہادر ہو ٹارزن۔ تم نہ ہوتے تو
ہماری بہادری کسی کام کی نہ تھی۔ تم بہادر ہو بے حد بہادر اور
ہم سب کو اپنے بڑے سردار ٹارزن کی بہادری پر ناز ہے"۔
تامبا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے زور
زور سے بہادر سردار ٹارزن کے نعرے لگانے شروع کر
دیئے۔ اس کے نعروں کے جواب میں سارا جنگل بہادر
سردار ٹارزن کے نعروں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

ٹارزن کی بہادری سے بھرپور ایک نئی کہانی

خاص نمبر

ٹارزن اور کوہ قاف کا طلسم

مصنف ظہیر احمد

ٹارزن = جسے مکاٹو طوطا کوہ قاف کے طلسم کا راز بتانے کے لئے آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹارزن کو تفصیل بتاتا کوہ قاف کے طلسم کی ایک سبز بدروح نے آ کر مکاٹو طوطے کو پتھر کا بت بنا دیا۔

کوہ قاف = جہاں ایک کالے جن نے شاہی محل پر قبضہ کر لیا تھا۔

کالا جن = جس نے کوہ قاف کے بادشاہ، ملکہ اور شہزادی سرخ پری کو قید خانے میں ڈال دیا تھا۔

کالا جن = کیا چاہتا تھا وہ شاہ تاج جن، ملکہ اور شہزادی پر اس قدر ظلم کیوں ڈھا رہا تھا۔

ٹارزن = جس نے کوہ قاف کے باسیوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ مکاٹو طوطے کو اصل حالت میں لانے کے لئے کوہ قاف کے طلسم میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔

وہ لمحہ = جب ٹارزن ایک بلند پہاڑی سے پھسلتا چلا گیا۔ اور پھر ——؟

وہ لمحہ = جب ٹارزن نے کوہ قاف کے طلسم میں موجود کئی سبز بدروحوں سے ایک ساتھ مقابلہ کیا۔

وہ لمحہ == جب ٹارزن نے خود ہی ایک کھائی میں چھلانگ لگادی۔ کیا ٹارزن ہلاک ہو گیا۔ یا ——؟
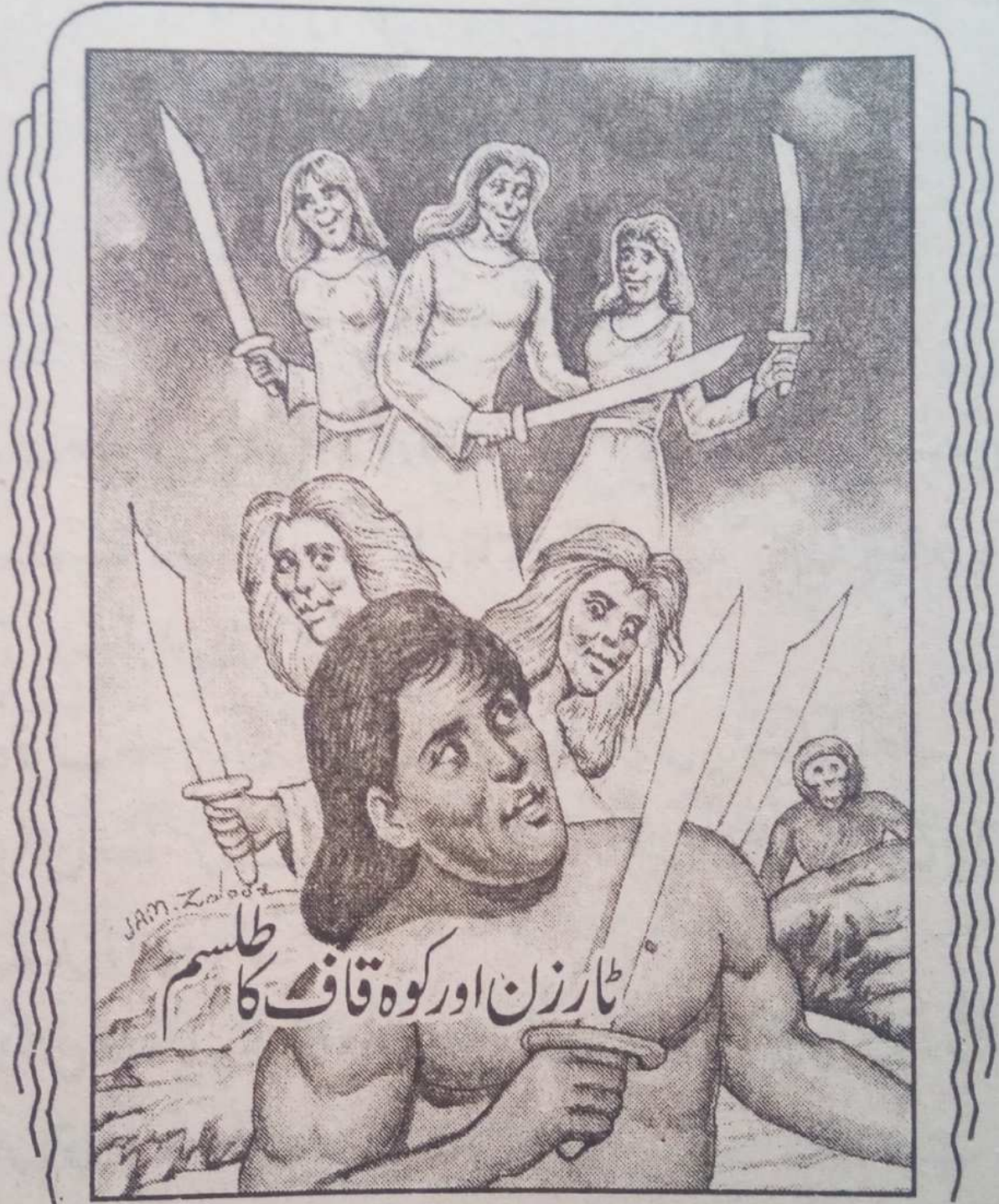
طلسم اور اسرار سے بھرپور ایک نئی اور حیرت انگیز کہانی۔ ایسی کہانی جو آپ نے پہلے کبھی نہ پڑھی ہوگی۔ انتہائی دلچسپ اور تجسس سے بھرپور خاص نمبر جو آپ کے دلوں کو چھو لے گا۔

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں